

RARE BOOK  
NOT TO BE ISSUED

# قوم فارسی

CHECKED

در بیان صرف نحو زبان فارسی

جسکه مرزا شاعر علی بیگ پیشینی فرستاد سر رشته تعلیم ممالک مغربی و شمالی  
مولوی بنارسی خان طالب علم سابق گورنمنٹ کالج اگرہ نے

Checked  
1987

کتب مستند اور معروف سے زبان اردو

تالیف کیا

CHECKED 1900

بعد تصحیح صاحب ڈاکٹر مہاراجا اور سر رشته تعلیم ممالک مغربی و شمالی

۱۸۶۹ عیسوی میں

حکیم جناب نواب لفتننٹ گورنر مہاراجا اور ممالک مغربی و شمالی

گورنمنٹ پریس آباد میں

طبع ہوا



5th EDITION, 5,000 COPIES,

PRICE PER COPY, 5½ ANNAS.

طبع پنجم ... ۵ جلد  
قیمت فی جلد ۵

# فہرست ابواب قواع فارسی

دیباچہ

باب اول

فصل اول در بیان تحقیقات زبان

فصل دوم در بیان حروف تہجی

باب دوم در بیان حروف



۱ بیان اقسام ثلثہ کلمہ اسم فعل حرف

۲ بیان اقسام ثلثہ اسم جامد مصدر مشتق

۳ تقسیم اسم جامد بقید معرفہ و نکرہ

۴ قسم اول معرفہ علم

۵ قسم دوم معرفہ ضمیر

۶ قسم سوم معرفہ اسم اشارہ

۷ قسم چہارم معرفہ اسم موصول

۸ قسم پنجم معرفہ معہ و ذہنی و خارجی

۹ قسم ششم معرفہ اسم مضارع بجاہ

۱۰ کیلئے اقسام پنجگانہ بالا

۱۱ قسم ہفتم معرفہ متنادی و مذکور

۱۲ قسم دوم اسم در بیان مصدر و اقسام آن



قسم سوم مشتق مع اقسام آن

۱۹

اسم فاعل

اسم مفعول

اسم حالیه

حاصل البعد و اقسام آن

۲۰

در بیان قواعد جمع اسما

۲۱

در بیان تمکیر و تانیث

۲۲

در بیان افعال

۲۳

بیان اقسام تشکال فعل ماضی

ماضی مطلق

ماضی قریب

ماضی بعید

ماضی متکسر

ماضی استمراری

ماضی تنانی

۲۴

فعل مضارع

۲۵

حال

۳۱	مستقبل
۳۲	امرونی
۳۳	لازم و متعدی
۳۵	معروف و مجهول
"	مثبت منفی
۳۴	گردان فعل لازمی شدن
۳۹	ایضاً ایضاً بودن
۳۱	ایضاً متعدی پرسیدن
۳۴	ایضاً ایضاً دیدن
۵۳	بیان حرف
۵۹	باب سوم نحو
۴۰	تعریف اسم و فعل و حرف با اعتبار نحو
"	تعریف کلام و اسناد و اقسام کلام
"	بیان موضوع نحو
۴۱	۱ ترکیب اضافی بنحوا اقسام کلام غیر مفید
۴۴	۲ ترکیب توصیفی
۴۸	۳ ترکیب حالیه

Checked  
1987

۱۹	
"	
۲۰	
"	
۲۱	مذاهب اقسام آن
۲۲	
۲۳	
۲۴	
۲۵	
"	مطلق
"	منفی قریب
"	منفی بعید
۲۴	منفی تشکیکی
"	منفی استمراری
"	منفی تنافی
۲۸	
۳۱	



- ۴۸ ۴ ترکیب صلاہ و موصول
- ۷۱ ۵ ترکیب بدل و مبدل منہ
- ۷۲ ۶ ترکیب اسمی غیر مفید
- ۷۳ ۷ ترکیب تفسیری
- ۸ ترکیب اسم اشارہ
- ۹ ترکیب جوفائدہ معنی کثرت کا دیتی ہے
- ۱۰ ترکیب عطفی و اعدادی
- ۱۱ ترکیب اتصالی
- ۱۲ ترکیب ابتزاجی
- ۱۳ ترکیب نسبتی یا شبہی
- بیان مرکب غیر مفید جو فعل و حرف کے ترکیب پائے ہیں
- ایضاً ایضاً جو اسم و حرف کے ترکیب پائے ہیں
- ایضاً ۱ جوفائدہ فاعلیت کا دیتے ہیں
- ایضاً ۲ جوفائدہ نسبت کا دیتے ہیں
- ایضاً ۳ جوفائدہ لیاقت و نزاع کا دیتے ہیں
- ایضاً ۴ جوفائدہ تشبیہ کا دیتے ہیں
- ایضاً ۵ جوفائدہ محافظت کا دیتے ہیں

۴۰۴ ایضاً ۶ جوفائدہ خداوندی کا دیتے ہیں

۴۰۵ ایضاً ۷ جوفائدہ مشارکت کا دیتے ہیں

۴۰۶ ایضاً ۸ جوفائدہ تصغیر کا دیتے ہیں

۴۰۷ ایضاً ۹ جوفائدہ انصاف کا دیتے ہیں

۴۰۸ ایضاً ۱۰ جوفائدہ ظرفیت کا دیتے ہیں

۴۰۹ ایضاً ۱۱ جوفائدہ استننا کا دیتے ہیں

وہ مرکب جو اسم یا اسماء و فعل کے ساتھ ملکر فائدہ دلالت

۴۱۰ ظرفیت و مفعولیت کا دیتے ہیں

۴۱۱ کلام غیر مفید مرکب

۴۱۲ بیان جار و مجرور

۴۱۳ بیان جملہ

۴۱۴ بیان فعل

۴۱۵ بیان فاعل

۴۱۶ بیان تمام مفعول و ذکر مفعول بہ

۴۱۷ مفعول مطلق

۴۱۸ مفعول فیہ

۴۱۹ مفعول کہ

۴۲۰



۸۶	بیان جمله تامة یا مرکب مفید
۸۷	بیان جمله فعلیه
۸۹	بیان جمله اسمیه
۹۱	اقسام جمله
"	۱. متانف
"	۲. مقترضه
"	۳. مسببیه
۹۲	۴. قسمیه
"	۵. شرطیه
"	۶. معلله
"	۷. نتیجیه
"	۸. معطوفه
۹۳	باب چهارم خواص حروف تہجی
"	خواص حروف تہجی
۱۱۹	بیان مقدرات مخدوفات بعض الفاظ فارسی
۱۲۱	بیان الفاظ مخفف
۱۲۳	بیان بعض الفاظ مقدر
۱۲۴	بیان صحت بعض الفاظ فارسی



## ویباہ

یہ رسالہ صرف و نحو فارسی کا اون طلباء کے مدارس ہر کاری کے لیے  
تالیف ہوا ہے کہ جبکہ مدارس میں زبان اردو بیچنے کی جامعہ میں تعلیم کی جاتی ہے  
اور وجہ اردو میں ہونے اس سالہ کی یہ ہے کہ اگرچہ یہ طریقہ تجوزہ رائج ملک سے  
اور اسے اور اردو مولفوں سے مختلف ہے لیکن اس میں استاد اور شاگرد دونوں کی  
تخفیف تکلیف متصور ہے اور پڑھا ہر ہی کہ جو طالب علم اردو پڑھ سکتا ہے وہ باقیات  
اس کتاب کے عرصہ قلیل میں بے تکلف فارسی کی صرف پڑھ سکتا ہے +  
مختصر ہے کہ کمال اختصار و باب تہیہ اس کتاب کے عمل میں آئی ہے اور جو  
مضمون فہم طالب علم سے بعید تصور ہوا شروع کتاب میں درج نہیں کیا گیا اور نہ  
طالب علم کو تکلیف خط یاد کرنے فہرست ایسے الفاظ کی دی گئی ہے کہ جسے ادراک کتاب



دہن اور سکاحاری ہوا اور وہی قواعد اسمین درج کیے گئے ہیں مچھتر رسالوں میں  
 حال کے پائے جاتے تھے اور تالیف میں اس سے پاکہ کی بہت کچھ اعانت  
 منشی بنارسی خان پیشیا ضلع اگر طالب علم سابق اگر کالج اور مرنثار علی بیگ  
 صدر سرشتہ تعلیم ممالک مغربی سے ملی اور مسودہ سالہ مذکور اول سے اکثر تک  
 بنظر صلاح ملاحظہ سے صاحب اگر کٹر بہادر سرشتہ تعلیم ممالک مغربی کے گذرا اور بجا  
 جو جو حاشیہ ضروری معلوم ہوئے منجانب صاحب صوف سالہ مسطور پر ثبت کیے گئے

## اس سالہ میں جاری باب ہیں

باب اول۔ در بیان بان حروف تہجی جن میں دو فصلیں ہیں \*

فصل اول در بیان تحقیقات بان فارسی فصل دوم در بیان حروف تہجی  
 و حرکات و سکنات وغیرہ \*

باب دوم۔ در بیان صرف جسمین تین فصلیں ہیں \*

فصل اول در بیان اسماء فصل دوم در بیان افعال فصل سوم در بیان حرف

باب سوم۔ در بیان نحو \*

باب چہارم۔ در بیان خواص حروف محاورت جو زبان فارسی میں مروج ہیں \*

باب اول۔ در بیان تحقیقات بان حروف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ \*

فصل اول در بیان تحقیقات بان واضح ہو کہ بان فارسی میں سات قسم کی ہیں

چکی تفصیل یں میں لکھی جاتی ہے شعی سکری زبلی ہٹری فارسی پیکلی دہی





جو الفا فارسی میں نہیں آتے تاہا صا و ضا و ط ا عین قاف اور سطرچ  
 چار حرف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ح ز ک سمجھا انھیں جن حرف تہجی کے (و اسی) حروف علت کہلاتے  
 ہیں اور انکو اخوات اعراب بھی کہتے ہیں کس لئے کہ اخوت کہتے ہیں کہ وہ  
 واو کی افزائش کی آواز کے ساتھ بہت مشابہ ہو و علیٰ ذلک کی آواز فتح یا  
 زب کے ساتھ اور سی کی کسر یا زب کے ساتھ اور جب انکے قبل حرکت نہ  
 آتی ہو کہ جس سے لفظ اسکا خوب اظہار کے ساتھ کیا جائے تو انھیں حروف  
 علت کو اور سوقت حروف مدہ کہتے ہیں اور عموماً اعراب کی تین قسمیں ہیں زبر  
 زیر پیش جبکو عربی میں فتح یا نصب کسر یا جزم یا رفع کہتے ہیں جیسے  
 من دل گل اور جس حرف پر فتح نہ ہو اسی سے مفتوح اور جس پر کسر ہو تا ہی اوست  
 مکسور اور جس پر جزم ہو تا ہی اوست مضموم کہتے ہیں اور سو اسی ان عربوں کے  
 فارسی میں کو بھی علامتیں ہیں جنکا جاننا ناگزیر ہے چنانچہ ایک جزم ہی جسکو سکھو  
 بھی کہتے ہیں اور جس حرف پر جزم ہو تا ہی اوست کوئی حرکت نہیں آتی اور اپنے  
 قبل کے حرف کو اوست حرف سے جس پر اسی ملا دیتا ہی اور صورت اوست کی یہیہ  
 ہ یا د اور جس حرف پر یہ علامت ہوتی ہی اوست مجزوم اور ساکن کہتے ہیں دوما  
 تشدید جس سے ایک حرف دوبارہ پڑھا جاتا ہی اور صورت اوست کی یہیہ ہی (د) جسکو  
 لیسین کا کہنا چاہیے جیسے لفظ مشدہ دین ارشدہ اوست کہتے ہیں جیسے پیر تشدید

۱۔ ان حروف کو  
 ۲۔ چار حرف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۳۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۴۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۵۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۶۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۷۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۸۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۹۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۰۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۱۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۲۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۳۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۴۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۵۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۶۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۷۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۸۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۱۹۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 ۲۰۔ حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ



نام لہین تو وہ بھی اسم ذات کہلاو گئے جیسے بلند ہی سختی سختی شیرینی سردی نیکی  
 روشنی زیبائی۔ اور علیٰ ہذا جب ان اسمائے کلمی بیشی بعض حروف غیر صفت  
 کر لیں تو اس وقت انکو بھی اسماء صفت کہنے کے جیسے سنگین پیلا نہ مستانہ ہوائی  
 مردانہ اور جن اسمائیں کہ مخفی صفتی بطور ثبوت قیام کے پائے جاتے ہیں انکو اہل عرب  
 صفت مشبہ کہتے ہیں جیسے میل حسین اور حال جابد شوق اور معرفہ مذکورہ ہونے  
 اسم صفت کا مع قاعدہ جمع وغیرہ بشمول تقسیم قواعد اسم ذات کے بیان کرینگے اور تصریح  
 اسم صفت کی اوسمیں کہ وہی جاہلی از روی تقسیم صرفی مطلق اسم کی تین قسمیں ہیں جابد  
 مصدر مشق اسم جابد اس اسم غیر مشق کو کہتے ہیں کہ نہ اس کے کوئی صبیغہ  
 نہ وہ کسی سے نکلا ہو جیسے سخت زرد شراب وغیرہ جس طرح اسم جابد ہوتا  
 اویسی طرح اسم صفت بھی جابد ہوتا ہے جیسے سرخ سبز زرد نیک بد اسم جابد کی دو قسمیں  
 ایک نکرہ دوم معرفہ نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہیں یعنی اس اسم کو کہتے ہیں جو  
 ہر ایک افراد نوع پر صادق آتا ہو جیسے مرد زن رنگ جان اور اسم صفت  
 ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے جیسے سیاہ زرد خوب زشت۔ معرفہ اس اسم ذات کو  
 ہیں جو دلالت کرے شی معین پر جیسے زید عمر دہلی کلکتہ گنگ قلم نیل  
 اور اسم صفت کبھی معرفہ نہیں ہوتا معرفہ کی کئی اقسام ہیں ایک علم دوم ضمیر  
 سوم اسم اشارہ چہارم اسم موصول پنجم معرفہ ہونی یا خارجی ششم وہ اسم جو  
 مضائب ان اقسام مذکورہ بالا کی طرف ہوتے ہمناد ہی \*



## عَلَم

علم اوس اسم کو کہتے ہیں جو نام کسی شخص یا شیئ معین کا ہو جو دوسرے پر صادق پڑے  
 جیسے زید کہ سوائے ذات اوس شخص کے جس کا نام زید ہی دوسرے پر صادق نہ پڑے  
 انا اور اسی علم کو اسم خاص یا جزئی حقیقی کہتے ہیں اور خطاب اور عرف اور تخلص یہ  
 سب اخل تفریق علم ہیں کس لئے کہ مراد ان سے وہی اشخاص معین ہوتے  
 ہیں جب کا کہ وہ خطاب یا عرف یا تخلص ہوتا ہی اور کفایت بھی ایک قسم کا نام ہی جو اس کا  
 اصلی نام کے بوجہ شتہ داری یا بزرگی یا شجاعت یا سخاوت وغیرہ کے رکھ لیتے ہیں  
 جیسے ابو القاسم ابو عبد اللہ ابو النضر ابو اللیث الغرض اس قسم کے نام عرب میں  
 بیشتر ہوا کرتے ہیں خطاب اوسے کہتے ہیں جو کسی آدمی کو بنظر اوس کی اقرانیں تعظیم و توقیر  
 کسی سرکار دربار سے کوئی نام و صفی عنایت ہو جیسے شرف الدولہ آصف الدولہ صغیر  
 عالیجاہ ذوالقادر اور اسی خطاب کو کبھی لقب کہتے ہیں اور جو نام اصلی سے مختصر ہو کر یا بال  
 نام اصلی سے منفر کو گون میں کوئی کو نام معروف و مشہور ہو جاتا ہی اوسے عرف کہتے  
 ہیں خواہ یہ دوسرا نام بوجہ محبت یا تحقیر یا کسی اور سبب سے ہو جیسے کالیناں کسی کا نام ہو  
 اور اوسے کلن کہیں یا نحر الدین ہو اوسے فخر و کہیں اور نیز جو کسی شخص کو اوس کے ملک  
 یا شہر سے منسوب کر کے پکاریں اوس نام کو بھی عرف کہتے ہیں جیسے حافظ شیرازی  
 مولوی سومی اور تخلص اوس اسم کو کہتے ہیں کہ جو شاعر گوگ اپنا اصلی نام مختصر کر کے  
 ایسی اور لفظ کو بوجہ مناسبت شاعری پسند کر کے اپنے اشعار میں بجا نام درج کیا کہ اسے کہیں

شیخ مصباح الدین شیرازی نے اپنا تخلص سعدی اور حضرت امیر خسرو دہلوی نے خسرو اور  
جلال الدین شیرازی نے عرفی رکھ لیا تھا۔

### قسم دوم معرفہ کی ضمیر

ضمیر اوس لفظ کو کہتے ہیں کہ جو جگہ اسم سابق مذکور شدہ کے لیا جاو جائے  
کہ زید نزد آمد و ادیرشت سخنھا گفت اس مثال میں پنج فعل شست گفت  
کے ایک ایک ضمیر واحد غائب کی تشریح جو راجع ہیں زید کی طرف اگر عبارت فقرہ مذکور  
کو اس طرح تشریح کرتے کہ زید نزد آمد و ادیرشت زید سخنھا گفت تو سب کو  
لفظ زید کے عبارت پہاوردہ اور غیر فصیح ہو جاتی اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر پیشہ قائم مقام  
مرجع یعنی اوس اسم کے ہوا کرتی ہے جسکے لئے وہ ضمیر آتی ہے اور جو جگہ ضمیر کے  
احتیاج کو بیان کرنے مرجع کی نہیں ہو کرتی اور عبارت فصیح و بامحاورہ اور مختصر  
ہی لیکن جب بسبب اس نے ضمیر کے شہد مضمون میں واقع ہو یا مرجع سے ضمیر بہت دور  
پہو تو ایسی صورت میں اوس مرجع کو مکرر لاسے ہیں اور جب کبھی مرجع سے ضمیر قریب  
اوسے ہما قول نزدیک کہتے ہیں جیسے شعر (عرفی) خامرستی خود را بفرہ تو فروخت  
و گر نماز تا عیش و دکان زرگس \* اس شعر میں ضمیر میں اچھ طرف گنس کے ہاں لفظ  
زرگس بعد ضمیر کو کہ واقع ہوا ہے ضمیر میں قسم کی ہو کرتی ہیں ایک ضمیر متصل کہ جو ضمیر  
جزو کلمہ کے ہوا و خود ملحدہ نہ آسکے جیسے میکہ میکہ ضمیر متصل کی بھی قسمیں ہیں ایک  
دوم بار ضمیر کو کہتے ہیں کہ فعل میں کوئی حرف آوے ضمیر کے لایا جاوے اور یعنی ضمیر

لفظ زید کے عبارت پہاوردہ اور غیر فصیح ہو جاتی اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر پیشہ قائم مقام مرجع یعنی اوس اسم کے ہوا کرتی ہے جسکے لئے وہ ضمیر آتی ہے اور جو جگہ ضمیر کے احتیاج کو بیان کرنے مرجع کی نہیں ہو کرتی اور عبارت فصیح و بامحاورہ اور مختصر ہی لیکن جب بسبب اس نے ضمیر کے شہد مضمون میں واقع ہو یا مرجع سے ضمیر بہت دور پہو تو ایسی صورت میں اوس مرجع کو مکرر لاسے ہیں اور جب کبھی مرجع سے ضمیر قریب اوسے ہما قول نزدیک کہتے ہیں جیسے شعر (عرفی) خامرستی خود را بفرہ تو فروخت و گر نماز تا عیش و دکان زرگس \* اس شعر میں ضمیر میں اچھ طرف گنس کے ہاں لفظ زرگس بعد ضمیر کو کہ واقع ہوا ہے ضمیر میں قسم کی ہو کرتی ہیں ایک ضمیر متصل کہ جو ضمیر جزو کلمہ کے ہوا و خود ملحدہ نہ آسکے جیسے میکہ میکہ ضمیر متصل کی بھی قسمیں ہیں ایک دوم بار ضمیر کو کہتے ہیں کہ فعل میں کوئی حرف آوے ضمیر کے لایا جاوے اور یعنی ضمیر



کلام میں آتی ہے جیسے من عاجز م اور تنہا جواب تفہام میں بھی مثل سہم کے آتی ہے  
 جیسے کوئی سوال کرے کہ (درخانہ کدہست) اور اس کے جواب میں کوئی کہے  
 کہ (من) اور مثال ضمیر متصل فاعلی سے معلوم ہوتا ہے کہ سوتے صیغہ واحد غائب کے  
 باقی اور سب صیغوں میں کوئی نہ کوئی لفظ الفاظ مسند خبریل سے نہ ہی یہ م یہ  
 فعل میں لگایا گیا ہے جس سے معنی ضمیر کے پیدا ہوئے ہیں تو معلوم ہوا کہ دراصل  
 ضمیر فاعلی جو صیغہ واحد غائب میں پائی جاتی ہے وہ ضمیر متصل مستتر فاعلی ہے +













مخدومی مکرمی محبتی عزیزمی نورحیثی برخوردار و دست وہ الفاظ جبرجہ کے  
ضمیمہ غائب کے استعمال کیے جاتے ہیں \*

جناب جناب صوف جناب موصوف جناب موصی الیہ جناب محشم الیہ  
حضرت ولی نعمت قبلہ قبلہ مکعبہ موصی الیہ شخص مذکور شخص مذکور  
شخص مسطور شخص مذکور الصدر مشدک الیہ نورحیثم قوت بازو \*

### قسم سوم در بیان اسماء اشارہ

جن اسماء کسی چیز کی طرف اشارہ کریں او کو اسماء اشارہ کہتے ہیں  
اور جب کسی طرف اشارہ کیا جاتا ہی او کو اشارہ کہتے ہیں اور ان کے لیے دو الفاظ  
ہیں ایک این جس سے قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں دوم آن جس سے  
بعید کے واسطے اشارہ کرتے ہیں اور این کی جمع اینان اور آن کی جمع انان  
آتی ہی اور خواص ان کے مثل ضمائر منفصل کے درباب مہج وغیرہ کے ہیں اور  
مہج انکا جائز ہی کہ شئ محسوس ہو جیسے این مہخت یا غیر محسوس فہنی جیسے ان  
خیال این مضمون \*

### قسم چہارم در بیان اسماء موصولہ

اسم موصولہ اسم ہے کہ جس کے لیے ایک جملہ بطور صلہ کے آنا ضروری اور اس  
جملہ میں بیان اس اسم موصول کا ہوتا ہی۔ اور فارسی میں میان صلہ اور

موصول کے کافی صلہ یا نہیں ضرور کیا کرنا ہے جسے طفلی کہہ دیا ہو وہ موصول  
 آکر ہو اور اس مثال میں طفلی سے اسے صفت اسم موصول ہی اور کافی صلہ کا ہی اور  
 ویشب یہ ہر دو دم یہ چیز اور اسکا صلہ ہے۔ صلہ جب اسم نکرہ موصول سے ملتا ہے تو  
 کبھی فائدہ تعریف کا دیتا ہے اور کبھی تشخیص کا جیسا کہ مثال مرقوم القصد واضح ہوا  
 اور جب صلہ نے فائدہ تعریف یا تشخیص کا دیا تو اسم موصول ہم صلہ خالی تمام عرف کیا گیا

## پانچون قسم معرف کی مہود و مہی و مہود خارجی ہر

مہود اور سکھ کہتے ہیں جو ایک شے معین اور مقرر ہو اور مہود و مہی کو جو فرضی نظم  
 یا مخاطب میں معلوم اور معین ہو اور کوئی شخص اس سے وقت نہو جیسے کوئی  
 کہے (دشمن آتا ہے) اور دشمن سے مراد ایک شخص معین یہ ہو کہ جسے مسئلہ اور  
 مخاطب جانتے ہوں تو لفظ دشمن اگر نہ کرے تھا لیکن سبب ہونے مہود و مہی  
 کے معرف ہو گیا۔

اور مہود خارجی وہ کہ سبب تلج یعنی قصہ یا کسی خاص مہر یا خاص صفت کے  
 ایسی اور سکھ و قفان حال پر شہرت ہو کہ جسکے کہنے سے فوراً وہ لوگ اس  
 شخص کی ذات خاص کو سمجھ جاویں۔ جیسے لفظ خلیل سے جسکے معنی دوست  
 کے ہیں حضرت ابوسعید بنی ہاشم سمجھ جاتے ہیں اور اصحاب فیل سے جسکے معنی  
 ہاتھی والوں کے ہیں فوراً ایک قوم خاص سمجھ جاتی ہے کیونکہ اس کے قصص کتب



بھی خطاب ہوتا ہے جیسے واسے نصیب یعنی امی نصیب تیرے حال میں  
 افسوس کرتا ہوں۔ مطلق اسم کی تین قسمیں جو اوپر مذکور ہوئی ہیں ان میں سے  
 ایک قسم جامد کا بیان ہو چکا اب قسم دوم مصدر کا بیان ہوتا ہے +  
 مصدر اوس کل کو کہتے ہیں کہ جو کشتی شوق کے کرنے یا ہونے پر دلالت  
 کرے اور زمانہ اوس میں بنایا جاوے اور جملہ افعال کی اصل عبارت اشتقاق ہو  
 اور علامت اوسکی فارسی میں یہ ہے کہ آخر مصدر میں لفظ دن یا تن ہو جیسے <sup>آں</sup>  
 و گشتن <sup>کرنا</sup> و رفتن <sup>جاننا</sup> اور جس مصدر سے کہ تمام افعال مثل اضی مضارع حا  
 وغیرہ کے مشتق ہوں اور مستقل ہوں اور سے منصرف کہتے ہیں جیسے گردن  
 اذن وغیرہ اور جس مصدر سے بعض صیغے مشتق ہوتے ہوں۔ اور بعض  
 متروک الاستعمال ہوں اور سے مقتضب یعنی ناتمام کہتے ہیں جیسے تختن یعنی سمجھنے  
 کے اور جو مصدر کہ اسے وضع فارسی نے بنایا ہو جیسے گردن و شمر دن و رفتن  
 اور سے وضعی کہتے ہیں اور جو لفظ کہ کسی اور زبان کا ہو اور بتصرف فارسی الون  
 بسبب کمی بیشی بعض الفاظ کے مصدر فارسی بنا لیا جاوے تو اسے جعلی کہتے  
 ہیں جیسے طلب اور فهم الفاظ عربی سے طلبیدن اور فهمیدن مصدر فارسی بنا  
 گئے اور چرا اور چل الفاظ ہندی سے چریدن اور چلیدن مصدر فارسی بنا گئے  
 اور بعض اوقات امر کے صیغے پر علامت مصدر اضافہ کرنے سے بھی مصدر بناتے  
 ہیں اور ایسے مصدر کو مصدر غیر وضعی یا جعلی کہنا چاہیے جیسے مصدر تختن اصل وضعی

لے نعل میں  
 پین پائی جاتی ہیں  
 ایک صفت ہے جیسا  
 کہ ان کی تین قسم  
 دوم اور مستعمل  
 فاعل اور مستعمل  
 صرف صورت ہوتا  
 کہ جو کشتی  
 مصدر یا فعل  
 کے مشتق ہوں  
 اور یا اشتقاق  
 فعل کے مشتق  
 ہوتے ہیں



خواب امر بنا اور پھر خواب سے خوابیدن مصدر بنا لیا تو اسے فرعی یا غیر وضعی ہی کہیں گے مصدر کبھی اسم صفت نہیں ہوتا۔ واضح ہو کہ یہاں تک دو قسموں اسم کلبان چھوٹا اب بیان مشتق قسم سوم اسم کا شروع ہوتا ہی ہے۔

## درسان مشتقات

اسم مشتق اس سے کہتے ہیں کہ جو لفظ بقاعدہ صرفی مصدر سے بنا لیا گیا ہو اور حروف ناوہ یعنی اصلی اس اسم مشتق میں کسی ہی یا تبدیل ہو کر ماقی میں اور اس کی چار قسمیں ہیں اسم فاعل اسم مفعول اسم حالہ ماضی اسم ماضی۔

## بیان اسم فاعل

اسم فاعل اس اسم مشتق کو کہتے ہیں کہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہوا یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو صادر ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہو کہ جس کے مصدر کا فاعل اختیار ہوا۔ قائم ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہو کہ جس کا اختیار فاعل کو نہ ہو جیسے گوشت یہ لفظ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے کہ جس سے فعل اختیاری کہنے کا صادر ہوا اور غیر اختیاری ذات پر دلالت کرتا ہے کہ جس کی ذات سے فعل غیر اختیاری مریض کا قائم ہے۔ اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں ایک قیاسی دوسری سماعی قیاسی اس سے کہتے ہیں کہ جس کے بنائے میں قیاس کو دخل ہوا و سماعی وہ جو محض اہل زبان سے بنا لیا ہو اور قیاس کو اس کے بنائے میں کچھ دخل نہ ہو۔ اور طریقہ قائم بنانے اسم فاعل قیاسی کا یہ ہے کہ جب صیغہ امر حاضر کے آخر بعد دینے کسر کے لفظ مذہ لگا ہوں تو اسم فاعل بن جائے

جیسے گوشت سے گویندہ اور آگ سے آئندہ اور بین سے بیندہ اور طریقہ  
 بنانے اسم فاعل سماعی کا یہ ہے کہ کبھی تو امر حاضر کے آخر الف زیادہ کرنے اسم فاعل  
 بنجاتا ہے جیسے دان سے دانا اور بین سے بینا اور کبھی لفظ کا ر یا ز امر حاضر یا ماضی کے آخر یا  
 کر نیسے اسم فاعل بنجاتا ہے جیسے امر نگار امر سے اور رسکار رس سے اور پروردگار  
 پرورد سے اور نور نور سے اور جو اسم فاعل ترکیبی ہیں اور کتابیان اور موقع پر کیا بنا دیا

## بیان اسم مفعول

اسم مفعول اس شے کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بات پر دلالت کرے جس پر فعل فاعل کا واقع ہو  
 جیسے زدہ اور سزات پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل ماضی کا واقع ہوا تھا اسی طرح دیدہ  
 و شنیدہ و کشتہ و بستہ اور قاعدہ عام اسکے بنانیکا یہ ہے کہ جب ہائے ہوز صیغہ  
 ماضی مطلق میں زیادہ کر دیتے ہیں اسم مفعول بنجاتا ہے جیسے دید سے دیدہ اور شنید سے  
 اور کشت سے کشتہ اور بست سے بستہ اور اسم مفعول ترکیبی کا بیان علیحدہ کیا جا

## بیان اسم حال

اسم حال اس شے کو کہتے ہیں کہ جس سے صد یا وقوع فعل کا بطور اثر  
 و استمرار پایا جاتا ہو جیسے سرایان - خندان - شاعر  
 نوروز شد و فصل بہار ان آمد ببلبل سخن نغمہ سریان آمد اور قاعدہ  
 اسم حال کے بنانیکا یہ ہے کہ صیغہ واحد امر حاضر معرف الف و نون زیادہ کر دیتے  
 ہیں جیسے مہشتان اور تابان اور خیزان جو درخش اور تاب اور خیز سے بنا ہے

اسم مفعول بنانیکا یہ ہے کہ جو ایسی بات پر دلالت کرے جس پر فعل فاعل کا واقع ہو  
 جیسے زدہ اور سزات پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل ماضی کا واقع ہوا تھا اسی طرح دیدہ  
 و شنیدہ و کشتہ و بستہ اور قاعدہ عام اسکے بنانیکا یہ ہے کہ جب ہائے ہوز صیغہ  
 ماضی مطلق میں زیادہ کر دیتے ہیں اسم مفعول بنجاتا ہے جیسے دید سے دیدہ اور شنید سے  
 اور کشت سے کشتہ اور بست سے بستہ اور اسم مفعول ترکیبی کا بیان علیحدہ کیا جا

## بیان حاصل مصدر

حاصل مصدر اوس اسم مشتق کو کہتے ہیں کہ جو کیفیت معنی مصدر پر دلالت کرے اور کوئی مشتق اوس سے بنایا جاوے جیسے خوردن سے خورش حاصل بالمصدر بنا اور یہ کہ کئی طرح سے بنا کر تا ہی اولاشین ساکن صغیہ امر میں لگانے اور حرف قبل تین کے کسو کر نیسے جیسے امر حاضر معروف بین اور دان اور بخشش میں بعد دینے کسوف حرف بغیر کے شن لگایا تو بینش اور دانش اور بخشش بن گیا دوم کہ بھی محض صغیہ امر بھی معنی حاصل دیتا ہی جیسے سوز اور گداز مثال سے اٹھی گریہ آبیاری میں کن کہ شمع وارہ ستور گداز دل میں حد گذشت پسوم صرف صغیہ باضی بھی فائدہ حاصل دیتا ہی جیسے آمد۔ گفت۔ مثال سعدی سے گفت عالم گوش جان بشنو + اور نامد گفتش کردار بہارم لفظ آر صغیہ باضی کے آخرین زیادہ کرنے سے اور اگر ہندو سے بات اور گویا ہوا کا اسم حاصل بالمصدر بنجاتا ہی جیسے گفت سے گفتار اور رفت سے رفتار۔ سعدی مزین نے تامل گفتار دم نہ لگو گوی گرد و گونی چشم پر خم اسم مفعول آخر ابی بات کہ گرد و دین کے کوئی صفت نہ لیں چنانچہ یاب معروف زیادہ کرنے بھی حاصل مصدر بنجاتا ہی۔ لیکن جو باب ہوز کہ آخر مفعول میں ہوتی ہی وہ گاف فارسی سے بل عاتی ہی جیسے سوختہ سے سوختگی مانندہ سے ماندگی افسردہ سے افسردگی ششم امر حاضر معروف کے آخر اک

۱۴۰۰  
۱۴۰۱  
۱۴۰۲  
۱۴۰۳  
۱۴۰۴  
۱۴۰۵  
۱۴۰۶  
۱۴۰۷  
۱۴۰۸  
۱۴۰۹  
۱۴۱۰  
۱۴۱۱  
۱۴۱۲  
۱۴۱۳  
۱۴۱۴  
۱۴۱۵  
۱۴۱۶  
۱۴۱۷  
۱۴۱۸  
۱۴۱۹  
۱۴۲۰  
۱۴۲۱  
۱۴۲۲  
۱۴۲۳  
۱۴۲۴  
۱۴۲۵  
۱۴۲۶  
۱۴۲۷  
۱۴۲۸  
۱۴۲۹  
۱۴۳۰  
۱۴۳۱  
۱۴۳۲  
۱۴۳۳  
۱۴۳۴  
۱۴۳۵  
۱۴۳۶  
۱۴۳۷  
۱۴۳۸  
۱۴۳۹  
۱۴۴۰  
۱۴۴۱  
۱۴۴۲  
۱۴۴۳  
۱۴۴۴  
۱۴۴۵  
۱۴۴۶  
۱۴۴۷  
۱۴۴۸  
۱۴۴۹  
۱۴۵۰  
۱۴۵۱  
۱۴۵۲  
۱۴۵۳  
۱۴۵۴  
۱۴۵۵  
۱۴۵۶  
۱۴۵۷  
۱۴۵۸  
۱۴۵۹  
۱۴۶۰  
۱۴۶۱  
۱۴۶۲  
۱۴۶۳  
۱۴۶۴  
۱۴۶۵  
۱۴۶۶  
۱۴۶۷  
۱۴۶۸  
۱۴۶۹  
۱۴۷۰  
۱۴۷۱  
۱۴۷۲  
۱۴۷۳  
۱۴۷۴  
۱۴۷۵  
۱۴۷۶  
۱۴۷۷  
۱۴۷۸  
۱۴۷۹  
۱۴۸۰  
۱۴۸۱  
۱۴۸۲  
۱۴۸۳  
۱۴۸۴  
۱۴۸۵  
۱۴۸۶  
۱۴۸۷  
۱۴۸۸  
۱۴۸۹  
۱۴۹۰  
۱۴۹۱  
۱۴۹۲  
۱۴۹۳  
۱۴۹۴  
۱۴۹۵  
۱۴۹۶  
۱۴۹۷  
۱۴۹۸  
۱۴۹۹  
۱۵۰۰

کے زیادہ کرنے سے بھی حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے خور سے خوراک پوش  
سے پوشاک اور کبھی ایک اسم اور صیغہ امر حاضر معروف فائدہ حاصل مصدر <sup>نکاح</sup> <sub>کلیت</sub>  
تکلیبی دیتا ہے جیسے قدمبوس یعنی قدمبوسی \*

## قاعدہ در بیان جمع بنائے اسمائے

فاسی میں جمع بنائے اسماء کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ جو اسم ذی سرح  
کے مفرد ہوں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث اس کے آخرین ان زیادہ کر دیں جسے  
پدر سے پدران مادر سے مادران مرغ سے مرغان اور جو ایسے اسم مفرد  
آخر آ یا و آجوبے تو قبل ان کے ی کو زیادہ کر دیں گے جیسے داناس  
دانایان اور خوشخو سے خوشخیان اور اگر ایسے اسماء کے آخر ہا  
مختفی ہووے تو اس ہ کو گاف کے ساتھ بدل دیں گے جیسے بچہ  
سے بچگان بندہ سے بندگان لیکن الفاظ نیاگان طفلگان یارگان  
اس قاعدہ سے مستثنائیں وہ اسم یہ کہ جو اسم غیر ذی سرح کے ہوں اس کے  
آخر میں بالکافیہ جمع بن جاتی ہے جیسے دل سے دلہا اور گل سے گلہا۔

اور اگر ایسے اسماء کے آخر ہاے مختفی ہو گئی تو وہ ہ ساقط ہو جائیگی اور کبھی ان قواعد  
کے خلاف بھی جمع بن جاتی ہے جیسے درخت سے درختان اور ازدر سے ازدر  
سعدی سے برگ درختان سبز و نظر ہوشیار ہر رقی و قدر معرفت کردگار \*  
گرچہ کس بی اجل نخواہد مرد و تو مرد و در دہان اثر دہا \* کبھی خلاف ان قواعد کے

استعمال جمع بن جاتی ہے جیسے درخت سے درختان اور ازدر سے ازدر



جمع الفاظ فارسی کی بطریقہ عربی بنایا کرتے ہیں جیسے نوازش سے  
نوازشات دستور سے دستورات ایل سے ایلات بیکم سے بیگمات دہ  
دہات کارخانہ سے کارخانجات پروانہ سے پروانجات وغیرہ

## در بیان تذکیر و تانیث

زبان فارسی میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ افعال اسماء اشارہ وغیرہ میں  
نہیں ہوتا جو فصل مذکر کے لئے لائے تھے ہیں وہی مؤنث کے لئے بھی بولا جاتا  
ہی اور ایسے ہی اسماء اشارہ یا ضمائر وغیرہ میں فرق تذکیر و تانیث کا نہیں ہوتا

## در بیان تصغیر و تخمین

تصغیر سے مراد وہ ترکیب اسم ہی کہ جس سے تخفیف یا کوتاہی یا خوارگی وغیرہ  
اوس شے کی مراد ہو اور طریقے اوس کے بنانے کے مختلف ہیں ایک دن میں  
یہ ہے کہ جس اسم کے آخر ہائے مخفی نہواو سکے آخر ک زیادہ کر دیتے ہیں  
مروے مروک اسپ سے پیک درخت سے درخشک وغیرہ اور جو آخر  
اسم کے الف محدودہ یا واو محدودہ ہو تو در میان اسم مذکور اور ک سی کوڑ  
لاوینگے جیسے مو سے مویک رو سے رویک اور جا سے جایک  
اور جب کسی اسم کے آخر ہائے مخفی ہو تو بوقت تصغیر وہ ہائے مخفی گ  
سے بدل جاتی ہیں جیسے نامہ سے نامک دوئم اسماء کے آخر چہ لگاتے  
بھی تصغیر کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہی جیسے باغ سے باغچہ سب سے سبوح

اسمار کے آخر واو لگانے سے تصغیر کا مطلب حاصل ہو جاتا ہے جیسے سپر سے سپرو  
 کبھی ان الفاظ تصغیر سے اظہار محبت اور شفقت یا عزت کا مقصود ہوتا ہے۔  
 تصغیر سے مراد بیان ضد تصغیر ہی اور یہ نام اوس ترکیب اسم کا ہے جس سے  
 بزرگی یا عظمت یا کلانی یا بڑائی اوس شے کی پائی جائے جیسے راہ سے شاہ  
 سوار سے شہسوار پر سے شہر نام سے شہنایے گس سے گرس  
 مردم سے دیو مردم کبھی یہ فائدہ لفظ شاہ اور خردیو وغیرہ کے اول میں  
 اسم کے لگانے سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے اوپر مذکور ہوا اور کبھی آخر کلمہ میں حرف  
 یا تے تکثیر لگانے سے بھی یہ مطلب حاصل ہوتا ہے اور اوس سے عظمت اوسکی

ہوتی ہے جیسے زید شخصی است کہ در زمانہ خود لفظ زید از دست  
 زید وہ شخص ہو کہ اپنے زمانہ میں کوئی نظیر نہیں رکھتا ہو

## در بیان افعال

فعل اوس کلمے کو کہتے ہیں کہ جو معنی حدیثی پر تنہا دلالت کرے اور کیا  
 زمانہ نشہ ماضی مستقبل حال میں سے اوس میں پایا جاوے اور مصدر سے  
 مشتق ہو جیسے رفتن سے رفت خواہ رفت میرود اور افعال متصرفہ بابخ  
 قسم کے ہیں ماضی مستقبل حال امر نہی۔

## بیان ماضی

ماضی لغت میں گذرے ہوئے کو کہتے ہیں اور یہ مطلق اہل صرفت  
 اوس فعل کو کہتے ہیں کہ جو زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے اور طریقہ کلیہ اوسکے

در بیان افعال  
 در بیان افعال  
 در بیان افعال

اشتقاق کا مصدر سے یہ ہے کہ نون کو علامت مصدر میں سے حذف کر کے  
 حرف ماقبل کو ساکن کر دیں جیسے گفتن سے گفت اور کردن سے  
 کرد۔ اگرچہ جامہ ماضی موقوف الاخر ہوتے ہیں لیکن اس قاعدہ سے  
 یہ چار ماضی مستقبل ہیں اور نو کے آخر کا حرف ساکن آتا ہے جیسے آمدن سے  
 آمد اور زدن سے زد اور شدن سے شد اور شدن سے شد فعل ماضی  
 کی چھ قسمیں ہیں ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید ماضی شکی یا احتمالی  
 اور اسکی کو ماضی استغنائی بھی کہتے ہیں ماضی استمراری ماضی تنائی یا پرتیبہ  
 ماضی مطلق اس سے کہتے ہیں کہ اس سے زمانہ گذشتہ بلا تصریح قریب بعید  
 مفہوم ہو اور طریقہ اسکے بنائیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنی بعد حذف کر کے  
 نون مصدری اور موقوف کرنے حرف اخیر کے کوئی حرف یا کلمہ بخلاف اوقسام  
 ماضی کے افزودن نہیں کیا جاتا ہے جیسے گفتن سے گفت اور شنیدن سے شنید  
 ماضی قریب اس سے کہتے ہیں کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جو  
 ابھی گزر چکا ہو یعنی زمانہ حال سے متصل ہو اور طریقہ اسکے بنائیکا یہ ہے کہ ماضی  
 کے آخر ہائے سکتہ زیادہ کر کے لفظ است اور بڑھادیں جیسے گفت سے

گفتہ است شنیدہ است  
 کیا ہے کیا ہے

ماضی بعید اس سے کہتے ہیں کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جسکو  
 گزرے ہوئے ایک صدہ گزر چکا ہو یعنی زمانہ حال سے بہت قبل وقوع میں آیا ہو

اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر ہائے سکتہ زیادہ کر کے  
 لفظ بود بڑھا دیں جیسے گفت سے گفتہ بود شنید سے شنیدہ بود +  
 ماضی مشکلی یا استغنائی اوسے کہتے ہیں کہ جس میں ایک قسم کا شک یعنی وقوع  
 فعل پر عہد نہ ہو یا استغناء یا اجاوبے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہ ہے کہ ماضی  
 مطلق کے آخر ہائے سکتہ زیادہ کر کے لفظ باشد زیادہ کر دیں جیسے گفت  
 سے گفتہ باشد شنید سے شنیدہ باشد مثال استغنائی جیسے شعر ایسی دہا  
 اسیری کر یاد رفتہ باشد + درو ام ماندہ باشد صبا و رفتہ باشد + ماضی استمراری  
 اوسے کہتے ہیں کہ جس میں ایک قسم کا استمرار یعنی مداومت یا تکرار وقوع فعل ماضی اجاوبے  
 اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہ ہے کہ لفظ می یا ہی کو ماضی مطلق کے اول یا وہ کو  
 جیسے گفت سے میگفت اور شنید سے ہمشنید اگرچہ یہ ماضی استمراری ہی  
 لیکن کہیں کہیں فائدہ تمنا کا بھی تیا ہی یعنی ایسے فعل کا بھی فائدہ دیتا ہی جو ہنوز  
 وقوع میں نہیں آیا ہو۔ ماضی تنائلی اوسے کہتے ہیں کہ جس میں ایک تنائلی  
 اجاوبے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہ ہے کہ حرف یاے مجہول کو آخر میں یا ماضی مطلق  
 کے بڑھا دیتے ہیں جیسے گفت سے گفتم اور گفتہ سے گفتہ +  
 اور گفتم سے گفتمے اور سوائے ان تین صیغوں احد غائب جمع غائب او  
 واحد متکلم کے اور کسی صیغہ میں یاے تنائلی نہیں آتی اور یہ صیغہ ماضی تنائلی  
 فائدہ استمرار کا بھی تیا ہی جیسے ماضی گفتمے کے در صوت استمرار یہ ہونگے کہ





## فعل مضارع

مضارع لغت میں اول و لڑکھون کو کہتے ہیں کہ جو ایک ذاتی کی چھاتی سے دو وہ پین اور چونکہ فعل مضارع میں بھی زمانہ یعنی حال اور استقبال کے پائے جاتے ہیں اس لئے اسکو بھی اس نام سے موسوم کیا اور جمہور کے نزدیک فعل مضارع ہنی سے بنا کرتا ہی اور علامت اسکی یہ ہے کہ اسکے آخر وال سا کہ اتنی ہی اور فعل مضارع کے بنانیکا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہی اور امتحان اور تلاش سے معلوم ہوا کہ جو صیغہ مضارع ہوتا ہی اسکے حرف آخر کے قبل ان گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ہوگا الف خا ز ا سین ستین ق ا میم نون واو یا کہ جنکے مجموعہ سے یہ فقرہ (شرف سخن آموزی) بنجاتا ہی اور لڑکھوئی قیاس کے فعل مضارع ہنی مطلق سے یا طرح پر بنا کرتا ہی اولاً تبدیل حروف سے خواہ لکھیں کے ساتھ یاد و حرف کے ساتھ دوم بحذف حروف سوم زیادتی حروف چہارم تبدیل کرنے حرکات اور سکناات سے اور مزید بیان یہ قواعد بھی کلیہ نہیں مفسر سامعی ہیں قیاس کو اول میں دخل نہیں ہی اور چونکہ اس جہہ سے ابتدا ہندی کو مضارع بنانے میں وقت معلوم ہوتی ہی اس لئے بنظر دور کرنے دشواری کے ایک نئے ست چند صیغہ نامے مضارع کی مع صیغہ نامے مطلق بمقابل ان حروف کے جو مضارع کے آخر حروف سے پہلے آتے ہیں مع تصریح ہر ایک قاعدہ قیاسی لکھی جاتی ہی \*

الف	حذف	زای مجہ	شین مجہ	لام	ایسی محله	ای مجہ	ف
لا تہ	اوشہ وا	اوشہ وا	زوت	گسیت گسک	نوں	زوت	بامی حد
حذف	اوشہ وا	اوشہ وا	زوت	گسیت گسک	نوں	زوت	بامی حد
زای مجہ	اوشہ وا	اوشہ وا	زوت	گسیت گسک	نوں	زوت	بامی حد
شین مجہ	اوشہ وا	اوشہ وا	زوت	گسیت گسک	نوں	زوت	بامی حد
لام	اوشہ وا	اوشہ وا	زوت	گسیت گسک	نوں	زوت	بامی حد
ایسی محله	اوشہ وا	اوشہ وا	زوت	گسیت گسک	نوں	زوت	بامی حد
ای مجہ	اوشہ وا	اوشہ وا	زوت	گسیت گسک	نوں	زوت	بامی حد
ف	اوشہ وا	اوشہ وا	زوت	گسیت گسک	نوں	زوت	بامی حد







## در بیان امر و نہی

نعت میں امر کے معنی حکم کرنے اور فرمانے کے ہیں اور اس طرح سے  
 نہی کے معنی منع کرنے کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو طلب فعل  
 دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور اور نہی اس سے کہتے  
 ہیں جو ترک فعل پر دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور  
 اور طریقہ بیان نے امر حاضر واحد کا یہ ہے کہ دال علامت مضارع کو صیغہ واحد حاضر مضارع  
 توحہ مضارع مطلق پر یاد دہانی دیتے ہیں جیسے گوئی سے گوی سے گوی سے گوی سے گوی سے گوی سے  
 سے شیر مردہ باش اور یہی دُر یا بُرا یا بانی نائندہ او سپر یا دہ کر دیتے ہیں جیسے گوی  
 برود و سراز بر افکن و قاعدہ زیادہ کرنے بابے موحده کا یہ ہے کہ جب حرف  
 قبل امر واحد حاضر مضموم ہوتا ہے تو ب کو مضموم لاتے ہیں جیسے کہ کن  
 اور جب مفتوح یا کسور ہوتا ہے تو کسور لاتے ہیں جیسے رو برودہ بدہ  
 جبکہ لفظ باید صیغہ مضارع مصدر یا ستن کسی مصدر کے صیغہ واحد غائب  
 ماضی مطلق پر آتا ہے تو فائدہ امر کا دیتا ہے جیسے این کار باید کرد این کتاب باید خوانا  
 اور جب باید صیغہ حال مصدر مذکور کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر آتا ہے  
 تو فائدہ استمرار معنی مصدری کا دیتا ہے جیسے باید خواند یا بد کرد  
 جب لفظ تو ان صیغہ امر مصدر تو اسند کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر

نعت میں امر کے معنی حکم کرنے اور فرمانے کے ہیں اور اس طرح سے  
 نہی کے معنی منع کرنے کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو طلب فعل  
 دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور اور نہی اس سے کہتے  
 ہیں جو ترک فعل پر دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور  
 اور طریقہ بیان نے امر حاضر واحد کا یہ ہے کہ دال علامت مضارع کو صیغہ واحد حاضر مضارع  
 توحہ مضارع مطلق پر یاد دہانی دیتے ہیں جیسے گوئی سے گوی سے گوی سے گوی سے گوی سے گوی سے  
 سے شیر مردہ باش اور یہی دُر یا بُرا یا بانی نائندہ او سپر یا دہ کر دیتے ہیں جیسے گوی  
 برود و سراز بر افکن و قاعدہ زیادہ کرنے بابے موحده کا یہ ہے کہ جب حرف  
 قبل امر واحد حاضر مضموم ہوتا ہے تو ب کو مضموم لاتے ہیں جیسے کہ کن  
 اور جب مفتوح یا کسور ہوتا ہے تو کسور لاتے ہیں جیسے رو برودہ بدہ  
 جبکہ لفظ باید صیغہ مضارع مصدر یا ستن کسی مصدر کے صیغہ واحد غائب  
 ماضی مطلق پر آتا ہے تو فائدہ امر کا دیتا ہے جیسے این کار باید کرد این کتاب باید خوانا  
 اور جب باید صیغہ حال مصدر مذکور کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر آتا ہے  
 تو فائدہ استمرار معنی مصدری کا دیتا ہے جیسے باید خواند یا بد کرد  
 جب لفظ تو ان صیغہ امر مصدر تو اسند کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر

آہی تو یہ بھی فائدہ امر کا بصوت امکانی دیتا ہی جیسے تو ان گفتگو  
 کسنا جب لفظ می صیغہ امر حاضر مطلق پر آہی تو بھی فائدہ تاکید استمرار کا دیتا  
 ہی جیسے میکن یعنی کرتا رہ اور صیغہ مضارع غائب اور مستقیم کا بعینہ صیغہ غائب  
 اور مستقیم کا ہی لیکن لفظ گو کہ باید کہ واجب کہ لازم کہ مناسب کہ اور علی ہذا  
 قسم کے اور الفاظ ہم معنی امر مستقیم اور غائب پر زیادہ کر دیتے ہیں جیسے باید کہ  
 باید کہ بروند باید کہ بروم باید کہ برویم اور طریقہ بنائے نہی کا یہ ہے کہ میمنہی کا  
 اول میں صیغہ امر حاضر کے زیادہ کر دو صیغہ نہی بنجاو گیا جیسے رو سے مرو  
 گو سے لگو اور صیغہ امر غائب اور مستقیم میں تو ان نفی زیادہ کر کے نہی  
 و مستقیم بنجا تا ہی جیسے باید کہ نہروند باید کہ نہروم باید کہ نہرویم

### در بیان فعل لازمی متعدی

جس فعل کا کہ صرف فاعل کے ملنے سے مطلب پورا ہو جائے اور نہ  
 مفعول کی نہ ہے اسے لازمی کہتے ہیں جیسے زید آگے عمر برخواست  
 اور جو فعل کہ سولے فاعل کے مفعول کی بھی خواہش کے اور بے ملنے  
 مفعول کے مطلب پورا نہ ہو اسے فعل متعدی کہتے ہیں جیسے زید آگے عمر  
 خورد عمران را ان مثالوں میں اگر اتنا ہی کہیں کہ زید یاد اور خورد عمر تو ضرور  
 پر چھپ گیا کہ زید نے کس کو یاد اور عمر نے کیا چیز کھائی اور مضمون فقرہ کا بالکل نام  
 اور بعض افعال سے ہیں کہ کبھی استعمال انکا بطور لازمی ہوتا ہی اور کبھی متعدی

یہ لفظ می صیغہ امر حاضر مطلق پر آہی تو بھی فائدہ تاکید استمرار کا دیتا ہی جیسے میکن یعنی کرتا رہ اور صیغہ مضارع غائب اور مستقیم کا بعینہ صیغہ غائب اور مستقیم کا ہی لیکن لفظ گو کہ باید کہ واجب کہ لازم کہ مناسب کہ اور علی ہذا قسم کے اور الفاظ ہم معنی امر مستقیم اور غائب پر زیادہ کر دیتے ہیں جیسے باید کہ باید کہ بروند باید کہ بروم باید کہ برویم اور طریقہ بنائے نہی کا یہ ہے کہ میمنہی کا اول میں صیغہ امر حاضر کے زیادہ کر دو صیغہ نہی بنجاو گیا جیسے رو سے مرو گو سے لگو اور صیغہ امر غائب اور مستقیم میں تو ان نفی زیادہ کر کے نہی و مستقیم بنجا تا ہی جیسے باید کہ نہروند باید کہ نہروم باید کہ نہرویم



در بیان معروف و مجهول

معروف و س فعل کو کہتے ہیں کہ جس کا فاعل معلوم ہو جیسے زیقت  
و عمر رفت ان دونوں مثالوں میں گفت اور رفت دونوں فعلوں کا فاعل یہ  
اور عمر دونوں معلوم ہیں اور مجہول و س فعل کو کہتے ہیں کہ جس کا فاعل معلوم نہ ہو  
زید و اودہ شد عمر گشتہ شد ان مثالوں میں فعل دینے اور اسے کا کوئی فاعل معلوم  
نہیں ہی یعنی کسے دیا اور کسے مارا بلکہ مفعول و ان افعال کے جن کو دیا گیا ہو یا جوڑا  
گیا ہو یعنی زید و عمر مذکور ہیں ایسے فعل کو فعل مجہول و ایسے مفعول کو مفعول  
مستقیم فاعل کہتے ہیں اور طریقہ بنانے فعل مجہول کا فعل معروف یہ ہے کہ جب ماضی کے آخر  
پائے کے زیادہ کے لفظ شد زیادہ کرتے ہیں تو ماضی مجہول بن جاتا ہے جیسے گفتہ شد اور یہ لفظ  
شد زیادہ کرتے ہیں تو صیغہ مضارع مجہول بن جاتا ہے جیسے گفتہ شو لیکن یہی فعل معروف  
ہو گا جو اصل میں متعدی ہو گا اور جو فعل لازمی ہوتا ہو وہ متعدی نہیں ہوتا +

[illegible]

ہوئے وہ نہیں ہوا  
۱۳ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۱۴ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۱۵ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۱۶ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۱۷ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۱۸ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۱۹ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۰ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۱ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۲ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۳ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۴ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۵ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۶ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۷ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۸ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۲۹ ہوئے وہ نہیں ہوا  
۳۰ ہوئے وہ نہیں ہوا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



[illegible][illegible]

نام گران	صیغه اخبار	صیغه اخبار	صیغه اخبار	صیغه اخبار	صیغه اخبار
فعل ننی حاضر	معلوم	مستوف	مستوف	مستوف	مستوف
فعل ننی خطاب	باید که نشود	باید که نشود	باید که نشود	باید که نشود	باید که نشود
فعل امر حاضر	استمراری	میشود	میشود	میشود	میشود
فعل امر خطاب	باید که میشد	باید که میشد	باید که میشد	باید که میشد	باید که میشد
فعل امر مضارع	استمراری	نمیشود	نمیشود	نمیشود	نمیشود
فعل امر خطاب	باید که نمیشد	باید که نمیشد	باید که نمیشد	باید که نمیشد	باید که نمیشد
اسم فاعل	شونده	شوندگان	شوندگان	شوندگان	شوندگان

فعل ننی حاضر  
فعل ننی خطاب  
فعل امر حاضر  
فعل امر خطاب  
فعل امر مضارع  
فعل امر خطاب  
اسم فاعل

15

[illegible]

وہ تھا۔ یہ  
تو تھا۔  
میں تھا۔  
تم تھے۔  
اس وقت  
اور اب بھی  
جو کہ میں  
بودن کی  
گراں شان  
میں جس  
بھٹی نہ  
اوردی جا  
کے کو  
خداوند  
سے غلات

نام کردن	خبر دادن	خبر دادن	خبر دادن	خبر دادن	خبر دادن	خبر دادن
نمی باشد	نباشد	نباشد	نباشد	نباشد	نباشد	نباشد
مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف
اثبات فعل مضارع	میشود	میشود	میشود	میشود	میشود	میشود
دوامی معرفت	میشود	میشود	میشود	میشود	میشود	میشود
نمی باشد	نباشد	نباشد	نباشد	نباشد	نباشد	نباشد
دوامی معرفت	میشود	میشود	میشود	میشود	میشود	میشود
اثبات فعل حال	میشود	میشود	میشود	میشود	میشود	میشود
مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف
نمی باشد	نباشد	نباشد	نباشد	نباشد	نباشد	نباشد
مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف
اثبات فعل مستقبل	خواهد بود	خواهد بود	خواهد بود	خواهد بود	خواهد بود	خواهد بود
مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف
فعل امر حاضر	باش	باش	باش	باش	باش	باش
مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف
فعل امر غائب	باید که باشد	باید که باشد	باید که باشد	باید که باشد	باید که باشد	باید که باشد
مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف
فعل نهی حاضر	مباش	مباش	مباش	مباش	مباش	مباش
مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف
فعل نهی غائب	باید که نباشد	باید که نباشد	باید که نباشد	باید که نباشد	باید که نباشد	باید که نباشد
مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف	مصرف















نام گزیدان	صیغه فاعل	صیغه ماضی	صیغه مضارع	صیغه مستقبله	صیغه تکرار	صیغه جمع	صیغه منفرد
نهی غایت مجهول استمرار	باید که نویسد شده باشند	باید که نویسد شده باشند	باید که نویسد شده باشند	باید که نویسد شده باشند	باید که نویسد شده باشند	باید که نویسد شده باشند	باید که نویسد شده باشند
اسم فاعل	پرسیده	پرسیده	پرسیده	پرسیده	پرسیده	پرسیده	پرسیده
اسم مفعول	پرسیده	پرسیده	پرسیده	پرسیده	پرسیده	پرسیده	پرسیده

گردان فعل متعدی پید

اشبات فعل ضعی	دید	دیدند	دیدیدی	دیدید	دیدیم	دیدیم
مطلق معروف						
اشبات فعل ضعی	دید شد	دید شدند	دیدیدید	دیدیدید	دیدیدید	دیدیدید
مطلق مجهول						
نقی فعل ضعی	ندید	ندیدند	ندیدیدی	ندیدید	ندیدیم	ندیدیم
مطلق معروف						
نقی فعل ضعی	ندید شد	ندید شدند	ندیدیدید	ندیدیدید	ندیدیدید	ندیدیدید
مطلق مجهول						
اشبات فعل ضعی	دید	دیدند	دیدیدی	دیدید	دیدیم	دیدیم
قریب معروف						

۱۰۰ "کھانا کھاؤ" ۱۰۱ "من پر ٹونکھا ہوا" ۱۰۲ "تو نے کھانا کھا کر" ۱۰۳ "تو نے کھانا کھا کر" ۱۰۴ "تو نے کھانا کھا کر" ۱۰۵ "تو نے کھانا کھا کر" ۱۰۶ "تو نے کھانا کھا کر" ۱۰۷ "تو نے کھانا کھا کر" ۱۰۸ "تو نے کھانا کھا کر" ۱۰۹ "تو نے کھانا کھا کر" ۱۱۰ "تو نے کھانا کھا کر"

















## بیان حروف

حروف اوس کلمہ کو کہتے ہیں کہ جسکے معنی مستقل نہوں یعنی بلا ملائے فرد کے  
کلمے کے معنی اوسکے مفہوم نہوں اور نہ اوس میں زمانہ پایا جاوے جیسے  
از اور تا کیونکہ معنی اپنے بغیر ملنے کسی اور اسم یا فعل کے اچھی طرح نہیں  
سمجھے جلتے چنانچہ اس مثال میں کہ (اذا کرۃ مالک آباد رفتم) معنی لفظ از کہ  
مشعر ابتدا کے ہیں اور تا جسکے معنی انتہا کے ہیں بسبب نہ آنے اسم اگرہ  
والک آباد اور فعل رفتم کے اچھی طرح مفہوم نہیں ہوتے ہیں \*

## بیان اوجز فون کا جو ترکیب کلمات میں اعلیٰ دستے ہیں

حروف عاطفہ - حروف عاطفہ اوجز فون کو کہتے ہیں کہ جو درمیان  
دو کلموں یا دو جملوں کے واقع ہوں اور انکو ایک حکم میں شامل کر دیں اور جو کلمہ  
اول آوے اوسے معطوف علیہ اور جو کلمہ کہ بعد حروف عاطفہ آوے اوسے  
معطوف کہتے ہیں اور یہ نو حروف عطف کے لئے زبان فارسی میں مروج ہیں  
واو الف ہائیس پس دیگر اگر ہم نیز جیسے زید و خالد اس مثال میں جو  
نسبت آنے کی نہ ہے ساتھ ہی وہی بسبب حروف عطف کے خالد کے  
ساتھ مجنبہ منسوب ہو گئی الف عطف جیسے رستاخیز یعنی رست خیز ہائے عطف



اور منجملہ ان کے اگر کر واسطے شرط المربعی کے کہتے ہیں اور چون چو ہر گاہ  
 ہر گاہ واسطے المربعی کے کہتے ہیں (مثلاً اگر زید یا محمد بن کارکنم) چون  
 افعال برآید روز شمار پس مثال اول میں آنا زید کا المربعی نہیں ہی اور مثال دوم  
 نقاب کے فرق ہوتا ہے "میں نکلنا نقاب کا المربعی ہی حرف الاول کے واسطے دور کرنے شرط کے آتا ہی اور  
 کہہ اور اگرچہ وارچہ وہر حید واسطے مخالفت اور تضاد ہوئے نیز کہ کہتے  
 ہیں بحرف چہ کہ زیرا کہ زیرا چہ چرا کہ ازین عمر ازین سبب بنا برکذا تا واسطے  
 بیان علت کے آتے ہیں مگر ان حروف میں سے سوائے تک کے قبل از  
 جملوں علت و معلول کے آتا ہی سب در میان و جملوں کے آیا کرتے ہیں جنہیں  
 سے ایک جملہ معلول ہوتا ہی اور دوسرے علت جمکہ قبل از پانچ حرف اول کے آتا ہی  
 اس سے معلول کہتے ہیں اور جو جمکہ بعد اس کے آتا ہی اس سے علت کہتے ہیں جس کا  
 ان مثالوں سے واضح ہی +

ان مثالوں میں جملہ نمبر اول معلول ہی اور جملہ نمبر ثانی علت ہی +

از سجا واپس آمد	چہ خوف در دان بود
ایضاً	یا کہ
ایضاً	زیرا کہ
ایضاً	زیرا چہ
ایضاً	چرا کہ

اور باقی چار حرف بھی منجملہ اون نو حرفوں کے درمیان دو جملوں کے آتے ہیں  
لیکن جملہ اول علت ہوتا ہے اور جملہ ثانی معلول ہے

ایضاً	ازین ممر وایس آدم	انجا خوف دزدان بود
ایضاً	ازین سبب	
ایضاً	بنابر آن	
ایضاً	لہذا	

ان مثالوں میں جملہ نمبر اول علت ہے اور جملہ نمبر دو معلول ہے

یہ حروف اشتنا کے لئے آتے ہیں الا مگر غیر سولے جز بدون  
بدون و رائے اشتنا کے معنی جماعت میں سے ایک جز کے نکالنے  
کے ہیں۔ پس جو چیز کہ نکالی جاتی ہے اسے مستثنیٰ کہتے ہیں اور جس جماعت میں  
اسے نکالتے ہیں اسے مستثنیٰ آمنہ کہتے ہیں جیسے جملہ لشکر آمد الا سپہ سالار  
اس مثال میں سے سپہ سالار مستثنیٰ ہے اور لشکر مستثنیٰ آمنہ ہے اور بعض حرفوں پر اس  
مستثنیٰ کے حرف بر یا پائے اندہ بھی آور لایا کرتے ہیں جیسے بغیر بجز بدون ماوراء  
ماوراء اور لاکن لیکن یک و لیک و لے بھی فائدہ اشتنا کا لے کر  
حروف اشتنا کے تحت ہیں اور بعضوں کے نزدیک یہ فائدہ استدراک کا دیتے  
ہیں اور استدراک کے معنی اخت میں پوچھنے اور معلوم کر نیکی میں یعنی جو شہدہ کہنشا  
کلام سابق میں واقع ہوا ہے یہ دفع کر دیا ہے جیسے پادشاہ آمد ولی وزیرش ہرگز

لیکن تاں اشتنا  
جیسے پادشاہ آمد ولی  
وزیرش ہرگز





واسطے نسبت کے آتے ہیں جیسے سیم سے سیمین زر سے زرین شاہانہ  
 جوانانہ یا ی معروف بھی محض نسبت کا فائدہ دیتی ہے جیسے سگی ہندی اور  
 کبھی لفظ گان بھی نہیں معنی کیوں اسطے استعمال کیا جاتا ہے جیسے خدایگان اور  
 شاہگان سہ گان دو گان اور حرف تہی بنون کسورویا سی معروف فائدہ  
 معنی لیاقت کا دیتا ہے جیسے داؤنی کشتنی سوختنی۔ آلاہان ہین  
 حروف تہیہ کے ہین جنکے استعمال سے مخاطب کو ہوشیار اور آگاہ کرنا  
 ہوتا ہے جیسے سعدی ؎ اللہ انبغلت تخشی کہ نوم۔ حرمت چشم سالار قوم  
 اور زہی تھی مرچا حبذا شاہاش واہ وا یہ حروف تہیہ کے ہین  
 حرف مذہب الف ہے کہ جو اسم کے آخر آتا ہے جیسے حسرتا اور واہی جو قبل اسم  
 کے آگیا کرتا ہے وہ مصیبتا و حسرتا اور جب واسم کے اول لاتے ہیں تو  
 اس کے آخر الف بھی مذہب کا لگا دیتے ہیں اور حرف ہا کے کو بھی آخر میں لیاؤ  
 کر دیتے ہیں جیسے وحسرتاہ و احجباہ۔ اور حروف نفی سوائے نون  
 کے فی نہ تا بی ہین مثلاً بیضرورت ناواقف۔ کاش کاشکے حرف  
 متکا کہلاتے ہیں یعنی جن سے شوق اور تمنا دل کی ظاہر ہوتی ہے جیسے  
 کاش زید آمدے کاشکے عالم شد ہے۔ اور چاہا اور امید احمد حرف  
 تعجب کہلاتے ہیں جیسے چہ قدرت خداست چہ مکان عالیشانست  
 مصرع احمد احمد چہ جامی اس سنجست  
 احمد کیا کرتا اس کو چہ ہی

اسرار غافل  
 اسرار غافل  
 اسرار غافل  
 اسرار غافل

## تیسرا باب نحو فارسی کے نہیں

جن قواعد کے جاننے سے ترتیب کلمات ترکیب مفردات و مرکبات کی حقیقت تمام و کمال معلوم ہو سکے اور قواعد و قواعد خواہ اور ان قواعد کو جاننے کو علم نحو کہتے ہیں اور غرض اصلی علم نحو سے یہ ہے کہ کلمات کی ترتیب اور ترکیب میں خطائے واقع ہوا اور ہر کلمہ اپنے موقع پر استعمال کیا جائے تاکہ سننے والے کو اس کے سمجھنے میں تردد نہ رہے اور سہولت کہنے والے کے کو دریافت کر سکے۔

واضح ہو کہ لفظ اس آواز کو کہتے ہیں جو آدمی کے منہ سے نکلے خواہ وہ یا معانی دار اور معانی دار کو موضوع کہتے ہیں اور بمعنی کو مہمل اور اگر لفظ موضوع بمعنی بمعنی کے معنی بھی مفرد ہوں تو اس سے کلمہ کہتے ہیں اور یہی کلمہ موضوع علم ہے۔ اور اگر لفظ واحد کے کئی معنی ہوں اور ہر ایک معانی کے لئے اسے وضع نے بنایا ہو تو اس سے لفظ مشترک کہتے ہیں جیسے بار جس کے معنی تھیل بوجھہ داخل کے ہیں۔ اور اگر ایک معنی کے لئے وضع نے اسے بنایا ہو اور دوسرے معنی غیر وضعی دلالت کرتا ہو تو دیکھینگے کہ یہ دلالت اس کی بلحاظ نقل عوام کے تو اس سے منقول عرفی کہینگے جیسے دات کہ اصل میں ہر ایک جانور کو کہتے ہیں جو بچہ چلے لیکن اب بوجھہ اور ٹھانیو لے جانور کو کہتے ہیں اور جو دلالت اس کی اعتبار وضع



اور کما سمجھ میں آجائے اور ضرورت ہنسار کسی اور امر کی اس کے معنی سمجھنے میں  
 باقی نہ رہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک جملہ بسیط دوم جملہ مرکب جملہ بسیط اس سے کہتے  
 ہیں کہ جس میں صرف دو کلمہ مع اسناد پائے جائیں اور جملہ مرکب اس سے کہتے ہیں کہ جو  
 کئی جملوں بسیط سے بنا ہو اور علیٰ ہذا کلام غیر مفید کی بھی دو قسمیں ہیں ایک کلام غیر مفید  
 بسیط دوم کلام غیر مفید مرکب بسیط اس سے کہتے ہیں کہ جو دو کلموں سے بلا اسناد  
 کے بنا ہو اور کلام غیر مفید مرکب اس سے کہتے ہیں جو کئی کلام غیر مفید بسیط سے بنا  
 ہو اور کلام غیر مفید ہی کو جملہ کہتے ہیں اور کلام غیر مفید کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔  
 اور کلام مفید بسیط کی دو قسمیں ہیں ایک جملہ اسمیہ دوم جملہ فعلیہ کس لئے کہ اسناد  
 یا دو اسموں میں ہو اگر تہی ہی یا ایک اسم اور ایک فعل میں مگر اسم و حرف فعل و حرف  
 یا حرف و حرف میں نہیں ہو کرتی۔ اور کلام غیر مفید بالعموم جملہ نہیں ہوتا ہمیشہ  
 جزو جملہ مثل کلمہ کے ہوا کرتا ہے۔ اور فائدہ مرکب ناقص کا تعریف تخصیص و توضیح  
 ہے۔ اور کلام غیر مفید کی بہت قسمیں ہیں ایک اون میں سے کہ اضافی ہے یا ناچھ  
 اصطلاح نحو میں میں اضافت ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف بروجہ تفعیل منسوب  
 کرنے کو کہتے ہیں +

اضافت کی قسمیں ہیں۔ تملیکی یہ اضافت ملک ہی مالک کی طرف جیسے  
 اس پر زید یہ اضافت بمعنی لام کے ہے۔ تخصیصی یہ اضافت شخص کی جانب  
 تخصیص ہے جیسے آئینہ پیل رنگ شتر پوست نار اور اضافت سبب کی سبب کی



طرف جیسے کشتہ غم اور اضافت مُسَبَّب کی طرف مُسَبَّب کے جیسے تیغ و تھام  
یہ بھی خلل اضافت تخصیصی اور معنی لائم کے اس میں بھی پائے جاتے ہیں  
اور بوعلی سینا یعنی بوعلی ابن سینا بھی اسی قسم کی اضافت ہے۔ توضیحی یہ اضافت  
موضح کی جانب موضح ہے جیسے شہر نصرہ خطہ بخارا بادشمال روزِ دوشنبہ  
اور اسکو اضافت عام بسوی خاص بھی کہتے ہیں \*

بیانی یا تبیینی جس میں حقیقت اور مادہ مضاف معلوم ہووے جیسے

دیوارِ گل خاتمِ طلا جامہ دیا یہ اضافت معنی از کے ہے۔ تشبیہی یا مجازی  
یہ اضافت ششہ بہ کی ہے جانب ششہ کے جیسے دشمنِ نفس زال دنیا بہارِ قبا  
زرِ گیس خیم۔ توضیحی یہ اضافت موصوف کی ہے جانب صفت کے جیسے  
شیشہ تیز اسب کبود مردِ شجاع \*

مجازی یا استعارہ۔ اس اضافت میں اثبات مضاف کا نسبت مضاف الیہ

بطور فرضی ہوا کرتا ہے جیسے سر ہوش قدم فکر \*

ظرفی۔ اس اضافت میں مظروف مضاف ہوتا ہے اور ظرف مضاف الیہ

یا بالعکس جیسے آہ یا با و صحرائیں گلاب صندوق کتاب \*

اقرانی بعضہ اسے اضافت اقرانی ملامت بھی کہتے ہیں اس اضافت

میں مضاف مضاف الیہ کے معنی کے ساتھ آؤ آن معنوی کہتا ہے جیسے ناعنائت  
یعنی نامہ کہ مقرر و ناعنائت دستِ ادب یعنی دست کہ مقرر و ناعنائت \*

کے لئے یہ اضافت بھی  
موضح کی جانب موضح ہے  
اور اسکو اضافت عام بسوی خاص بھی کہتے ہیں \*

اضافت بادنی ملا بست یعنی ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ تھوڑی  
 سی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایران اور توران سما ظاہر ہے کہ مستحکم اور مضبوط  
 دونوں شخص ایران اور توران کے محلوں میں رہتے ہیں گنگے لیکن مجازاً سب  
 ملک پر اپنی حکومت کا اطلاق کیا۔ اور مضاف فارسی میں کسور آتا ہے اور  
 مضاف الیہ پر مقدم ہوتا ہے۔ اور واضح ہو کہ جن کلمات کے آخر الف یا واو آتا ہے  
 اور سکے آخر واسطے اظہار کسرۃ مضاف کے یاے تحتانی زائدہ کسورہ کہتے ہیں  
 جیسے دانائے زرگار دیباے لطیف اور جن کلمات کے آخر یاء مخفی ہو  
 ہی اور کسورہ کے ساتھ بدل دیتے ہیں جیسے خوشہ انگور بادۃ صاف  
 جب کہ مضاف الیہ کو مضاف سے مقدم لائے ہیں تو کسرۃ مضاف حذف  
 ہو جاتا ہے اور اسکو مضاف مقبول کہتے ہیں جیسے اورنگ زیب یعنی زیب  
 سجاد پسر یعنی پسر سجاد اور علی ہذا نیکو جہان پادشاہ گلاب گردون آفتاب اور  
 چند مقام پر اگرچہ مضاف مضاف الیہ سے مقدم آتا ہے لیکن بسبب کثرت  
 استعمال یا ضرورت شعری یا غلبہ ہیئت کے کسرۃ جو علامت مضافت ہی  
 محذوف ہوتا ہے اور ایسے حذف کسرۃ کو فک مضاف کہتے ہیں اور وہ الفاظ  
 سیمہ ہیں سر صاحب قابل دشمن عاشق پسر مالک بن اور اگر کسرۃ الفاظ  
 کہ جنکے آخر بعد حرف مدہ نون آئے۔ اور وہ الفاظ کہ جنکے آخر یاء مخفی ہو  
 جیسے سرخیل سرگرد صاحب غرض صاحب دل قابل ثنا دشمن جیا عاشق سخن

# طہوری

دین انجمن کسبت عاشق سخن  
 کہ عشقی نور زبد با شعر من  
 (ترجمہ) اس مجلس میں سخن سن کر گاہ گاہی  
 کہ جسکو میرے شعر سے تانہ بخت ہو

پسر قصاب کسب پرست  
 دیر تیرہ ہمدی کہ از خدا پرست  
 (ترجمہ) وہ پورا دوست کہ جس میں گویا  
 ما را ارادت اگر کسی پرست  
 اگر تیرہ تیرہ بھائی جو تیرہ بھائی بھائی ہی

مالک ترقاب

جملہ دین اورتی و غنیق شہنشاہ  
 کوست خلیفہ طہور و مالک ترقاب  
 (ترجمہ) جملہ طہور شہنشاہ کیلئے غنیق و طاز  
 کیونکہ وہ پادشاہ پر ننگان مالک ترقاب ہی

بن تعلق

خدا و عرصہ امیر شاہ بن تعلق  
 (ترجمہ) وہ پادشاہ عرصہ نیا سکھانہ  
 اور کسی مجلس کسبت میں سکھانہ کسبت معلوم ہوتا ہے  
 زبان من شاہ دی اکین  
 اور زبان میری وادی این کی چو دہا ہی

شبان دی

الوری

ضمیر من امیر کبیر جیوان  
 زبان من شاہ دی اکین  
 (ترجمہ) دل کبیر امیر کبیر جیوان  
 اور زبان میری وادی این کی چو دہا ہی

# مولوی وم

پردہ کس

گر خدا خواہد کہ پردہ کس  
 (ترجمہ) اگر خدا تالی کی روشنی اپنی ہو کہ  
 میلش اندر طاعت شہکان  
 تو اس شخص کے دل میں شوق پیدا ہوتا ہے

اور لفظ اول لبس محل میں قطع الاضافت آتا ہی عیسے نظامی فرماتے ہیں  
 چو اول شب آسنگ خواب اورم اور لفظ نسیم بالعموم مجذوب علامت اضافت  
 (ترجمہ) اول شب میں جب میں آسنگ خواب آؤں  
 یعنی کسر استعمال کیا جا تا ہی عیسے سیمروز شب اور لفظ نسیم اور ولی بھی

زبان من شاہ دی اکین

کبھی بحذف کسرۃ ضافت متصل ہوئے ہیں جیسے پس فدا پس ماندہ پس خوردہ  
 پس انگاہ ولیعہد ولی نعمت اور بھی بہت مضاف اور مضاف الیہ ہیں کہ جن میں  
 کسرۃ علامتِ اضافت محذوف ہوتا ہے جیسے مرغابی گلزار بیتا نسر اجا پتہ  
 تبریزین قائم مقام اور جب کوئی اسم ضمیر متصل کی طرف مضاف ہووے  
 جیسے غلام غلامت غلاش گل شان ایسی صورتوں میں ہمیشہ فلک  
 اضافت کرنا لازم ہے۔ اور جو اسم کہ ایسے اسم کی طرف مضاف ہوں کہ جنکے  
 ماقبل الف محذوفہ مثل آب یا مقصودہ مثل اتر داتا ہی وہاں بھی فلک اضافت  
 عمومًا اجازت ہے جیسے سیلاب اور سام اتر د نظامی سے جو اتر د میں نعمتی در فود  
 سپاس اتر د میں جو ن بناید نو د اور جب بھی حرف را یا میں مضاف الیہ مقدم  
 مضاف کے آجاتا ہی وہاں بھی حذف کسرۃ اجازت ہے جیسے عر نو دہ نوشندگان  
 شکیب۔ یعنی رہو د شکیب نوشندگان سے کسا اتر د نوشندگان اندر خیر یعنی  
 ناوک آن کسان در حریر زفت اور کبھی اضافت مستوی میں یعنی جبکہ مضاف مقدم  
 مضاف الیہ پر ہاں بھی حرف اتر د میان آجاتا ہی تو کسرۃ مضاف محذوف ہوجاتا ہی  
 جیسے نگشتری طلا یعنی انگشتری طلا اور بعض اوقات بلا اضافت کے بھی کسرۃ  
 زائد لے آتے ہیں جیسے ظہوی سے بزیر قعر قدش در تہا شاہ سر بہشت  
 عقل دست بالا اور جب کئی اسم بوسطہ حرف عطف کے ایک مضاف الیہ طر  
 مضاف ہوں تو ان میں سے پچھلا اسم جو مضاف الیہ سے متصل ہو کسور ہوگا اور

"عقل دار است کہ  
 وقت ماضی را  
 حق نشاید  
 گسارے"

باقی سب کے آخر ضمہ ہوگا جیسے شتر و سپ پیل ملک اور علیٰ ہذا القیاس جب کئی اسم  
 بواسطہ حرف عطف کے ایک اسم کی طرف مضاف الیہوں تو مضاف الیہ کے آخر ضمہ ہوگا  
 بلکہ کچھ مضاف الیہ اس کے آخر ہوگا جیسے اجتماع ماہ و مہر و شتری اور اگر کئی اسموں  
 تو انکی اضافت پہلے ہی پہلا اسم دوسرے اسم کی طرف اور دوسرے کے کی طرف اور تیسرے  
 چوتھے کی طرف مضاف ہو اور علیٰ ہذا تو ایسی صورت میں آخر کا مضاف تو موقوف <sup>پہلے</sup> آخر  
 ہوگا اور باقی سب مضاف الیہوں کے آخر کسرہ ہوگا جیسے شترۃ حدل نابزیر

بادشاہ روم ایک ان میں سے مرکب توصیفی ہے

### بیان ترکیب توصیفی

جب ایک اسم دوسرے اسم کو صفت کو بیان کرے خواہ وہ وصف اچھا ہو یا  
 تو جس اسم کا وصف بیان ہوتا ہے اسے موصوف اور جو اسم وصف بیان کرتا  
 اسے صفت کہتے ہیں جیسے مرد شجاع اسمین مرد موصوف ہے اور شجاع صفت  
 عموماً اسماء صفت فارسی میں اور ان اسماء کے بعد کسے نہیں کہ جسکی صفت  
 بیان کرنی منظور ہوتی ہے اور ان اسماء موصوف کو کسرۃ اضافت دیکھیں  
 جیسے مرد تنیک مردان تنیک اور اسم صفت کے بعد ظاہر تہ تی تعنی صفتی  
 تین درجے ہوتے ہیں ایک درجہ اولیٰ جیسے شیرین دوم درجہ اوسط جو اولیٰ  
 درجہ سے کسی قدر زیادہ فائدہ و صفت کا دیتا ہو جیسے شیرین تر سوم درجہ <sup>اعلیٰ</sup>  
 جو سب سے زیادہ معنی و صفت کا فائدہ دیتا ہو جیسے شیرین ترین جسکو <sup>کئی</sup>



میں افضل تفضیل کہتے ہیں جیسے حسن سے احسن جب طرح الفاظ فارسی میں جو  
 مدارج تفضیل لگائے جاتے ہیں اسی طرح الفاظ عربی میں بھی بطریق فارسی <sup>بقول</sup>  
 حروف مدارج تفضیل لگاویتے ہیں جیسے غنی سے غنی تر غنی ترین اور سوائے  
 اس طریقہ ایک اور بھی طریقہ پیدا کرنے معانی صیغہ تفضیل کا ہے جیسے این لہذا  
 اور لفظ یہ یا خوب یا خراب یا بد وغیرہ فارسی ولے قبل لفظ از کے لگاتے  
 ہیں جیسا مثال مذکور سے واضح ہے اسی طرح زید خراب از عمر است و عمر خوب  
 از خالد است اور کبھی ان الفاظ ذیل سے بھی تفضیل کا فائدہ حاصل ہوتا ہے  
 خیلے بسیار نیک جیسے (زید خوب است زید بسیار خوب است) (زید بد است - زید  
 نیک بد است) (زید خوب است - زید خیلے خوب است) اور جیسے کہ ایک اسم صفت  
 بطور صفت کے آتا ہے اسی طرح بعض بعض مرکب غیر مفید بھی جو دو اسم  
 مرکب ہوں بجاے صفت کے مستعمل ہوتے ہیں جیسے شانزادہ پری خسار  
 ماہر و سمن بر شکر لب شیر دل اور اسی طرح وہ مرکب کہ جو ایک اسم اور ایک  
 صفت سے ترکیب پائیں وہ بھی بطور صفت لائے جاتے ہیں جیسے خواجہ  
 خوشنوی نیکام بدنہاد اور علی ہذا جملہ مرکب غیر مفید جو فائدہ فاعلیت یا مفعولیت  
 دیتے ہیں بطور صفت لائے جاتے ہیں جیسے گفشان جہان را روح آواز  
 جانفزا سرافراز ظلمت و راحت بخش کامیاب اور اسی طرح سے وہ مرکب  
 غیر مفید جو اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہیں فائدہ صفت کا

بخشتہ ہیں جیسے کم عقل ہنجانہ دریں دہلوی ہفتم سالانہ دانا بنیا دلی  
کشتی ہما آسا ماہ فش دانشور گنجور خواہناک۔ اور جب موصوف صفت  
پہلے آتا ہے تو اسے صفت مستوی کہتے ہیں اور اسی صورت میں جب چند  
صفتیں ایک موصوف کے لیے لائی جاتی ہیں تو پچھلی صفت موقوف الآخر  
ہوتی ہے اور باقی مضموم الآخر ہوتی ہیں اور جب صفت موصوف سے مقدم  
آتی ہے تو جیسے اضافت مقلوب میں کسرۃ اضافت ہو جاتا ہے اسی طرح ہا  
بھی کسرۃ موصوف جنف ہو جاتا ہے جیسے دشمن دوزیر ایک انہیں سے کہ حالیکہ

# بیان ترک حال

جو اسم کہ کیفیت یا حالت یا وضع فاعل یا مفعول کی بیان کرے اسے  
حال اور جسکی حالت بیان کی جائے اسے فاعل و الحال کہتے ہیں جیسے <sup>بہ</sup>زید  
خدا <sup>نہ</sup>میں <sup>نہ</sup>ڈو <sup>نہ</sup>حال ہی اور خدا <sup>نہ</sup>جان <sup>نہ</sup>ایک <sup>نہ</sup>انہیں سے ترکیب

صلہ و موصول ہے۔  
بیان ترکیب صلہ و موصول

اگرچہ پہلے باب صرف میں اسکا بیان ہو چکا ہے لیکن یہاں بھی نظر توجہ  
مقام لکھا جاتا ہے صلہ وہ جماعہ صفت ہے کہ جس سے موصوف کے احوال کی توضیح  
اور اس صفت میں صفت کو صلہ اور موصوف کو موصول کہیں تقبیحی ہے اور اس  
ترکیب صلہ و موصول میں ضرور ہے کہ صفت جماعہ نام ہوا اور وہیں ایک ضمیر موصول کیلئے



موصول صمد سے ملکر مبتدا اور مصرع ثانی اور کسی خبر ہی مثال ضمیر صمد کی کہ جو مبتدا اخذ ہو جائے  
انکہ تم گارست گنہگارست اصل اسکی یہ ہو کہ انکہ او تم گارست یعنی آؤ جوئی ظالم کو گنہگار  
اسی اسم اشارہ موصول کاف صمد لفظ آن موصول قائم مقام لفظ او مبتدا ہی محذوف  
جملہ صمد اور تم گنہگار خبر است حرف ابطہ۔ مبتدا خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ ہو کر صمد ہو  
موصول کا موصول صمد سے ملکر مبتدا ہو اور گنہگارست اسکی خبر ہی مثال ضمیر  
کہ جو جملہ صمد میں مضاف الیہ ہی اور محذوف ہی شعر سعدی کسی اکہ اقبال باشد  
غلام نہ بود میل خاطر لطاعت مدام اصل اسکی یہ ہے کہ کسی کہ اقبال غلام او یا  
کسی اسم موصول کاف صمد یا بشد فعل ناقص کہ اسم خبر کو چاہتا ہی۔ اقبال  
اسم اسکا۔ غلام مضاف مضمیر اور محذوف مضاف الیہ اجمع جانب کس اور اس  
کو حذف کر کے را علامت اضافت کو سبب فاصد کے اس کے موصول کے  
آخر میں ملحق کیا مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر فعل ناقص کو رکھی ہوئی فعل ناقص  
اسے اسم خبر سے ملکر جملہ فعلیہ و یقول جملہ اسمیہ ہو کر صمد موصول کا ہو۔ صمد اپنے  
موصول سے مبتدا ہو اور مصرع ثانی اور کسی خبر ہی مثال ضمیر صمد کہ جو جملہ صمد  
مفعول ہی اور محذوف ہی شعر **آنرا کہ فلک بسند عشق نشاندہ خاکستر**  
دوست ابابالین منیخاں اصل اسکی یہ ہے کہ آنرا کہ فلک اور ابابالین عشق نشاندہ آن اسم  
موصول کاف حرف صمد نشاندہ فعل فلک فاعل او مفعول را علامت مفعول  
او ضمیر کو جو مفعول ہی حذف کر کے موصول کو قائم مقام اس کے گردانا اور را

۱۔ رجب حبیب  
۲۔ کہ اقبال غلام فرما دی  
۳۔ بتا ہی را مادی  
۴۔ کہ بیت میں غفلت  
۵۔ حادث کا ہو کر ہی  
۶۔ رجب  
۷۔ جسک آسمان سے  
۸۔ رہنما مودہ ایضا  
۹۔ عشق کا چھلکا ہوا  
۱۰۔ روانہ درست کی  
۱۱۔ خاک کو اپنے کیونے جانا  
۱۲۔ خاک

کو کہ علامت مفعول کی ہے اس کے آخر میں ملحق کیا۔ جہاں سند مضاف عشق مضاف الیہ  
مضاف مضاف الیہ سے ملکر جار مجرور کا ہوا جار مجرور سے ملکر متعلق فعل کا  
ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا کہ صمد موصول کا  
ہوا۔ موصول صمد سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرعہ ثانی اس کی خبر ہے۔

**فائدہ۔** موصول صمد سے ملکر ہمیشہ حکم ایک کلمہ لکھا ہی اس لیے کبھی  
بتدا ہوتا ہے مثال اس کی اور نگذری اور کبھی فاعل جیسے کہ کسیکہ دشمن ہست  
یعنی آیا وہ شخص کہ دشمن میرا ہی اور کبھی مفعول جیسے یا فتم آن را کہ می جست یعنی  
اوس شخص کو میں نے پالیا جس کو میں ڈھونڈ تھا تھا۔ اور کبھی مضاف الیہ جیسے  
یا فتم غلام آنکہ نامش آیدست۔ یعنی میں نے اوس شخص کے غلام کو جس کا نام  
زیبہ پالیا۔ اور کبھی خبر جیسے پادشاہ کیست کہ عادت یعنی پادشاہ ہے  
کہ عادل ہے ایک اون میں سے ترکیب بدل مبدل منہ ہے۔

### بیان ترکیب بدل مبدل منہ

اور یہ نام اوس ترکیب کا ہے کہ اول کوئی اسم یا اسماء بطور صفت یا تخریف کے  
بیان کریں اور بعد اس کے دوسرا اسم کہ جس کا مصادیق وہی ہو جو پہلے اسم کا ہوتا  
اوس پہلے اسم کو مبدل منہ کہتے ہیں اور دوسرا اسم کو بدل جیسے مولانا فخر الدین  
و مولانا نظام الدین اسمین مولانا جس کے معنی ہمارے سردار کے ہیں بصورت  
ترکیب اضافی مبدل منہ ہے اور فخر الدین اور نظام الدین جو اسم علم ہیں یہ



بدل ہیں اور ظاہر ہو کہ مولانا کا مصداق اس عبارت میں اوسی فہمات پر ہوتا ہی  
جیسے کہ فخر الدین یا نظام الدین کا ہوتا ہی اور علی ہذا وہ سما جو بطور القاب یافت  
یا نقبت کے تحریر ہوا کرتے ہیں اور بعد اونسکے نام مدح کا مذکور ہوتا ہی وہ بھی  
مبدل منہ ہوا کرتے ہیں اور وہ نام بدل ہوتا ہی

بدل کی چار قسمیں ہیں۔ ایک بدل کل۔ دوم بدل بعض۔ سوم بدل اشکال  
چہارم بدل غلط۔ بدل کل وہ ہے کہ کل مفہوم مبدل منہ کا مطابق کل مفہوم بدل  
کے ہو جیسے اورنگ زیب عالمگیر۔ یہاں اورنگ زیب اوسی شخص کی فہمات پر  
صاوق آتا ہی جیسے عالمگیر صاوق آتا ہی۔ اور بدل بعض وہ ہے کہ مصداق بدل جزو  
مصداق مبدل منہ پر دلالت کرے جیسے برین شہ باغ میوے اور یہاں باغ  
مبدل منہ ہی اور میوہ جو جزو مصداق باغ ہی وہ اسکا بدل واقع ہوا ہی۔ اور  
بدل اشکال وہ ہے کہ بدل مبدل منہ کی کسی شے متعلق کا مصداق ہو جیسے ترقی  
گرفت ملک دولت اور۔ یہاں ملک مبدل منہ ہی اور دولت جو متعلق ملک جو  
ملک نے پائی یعنی اورنگی دولت ہے۔ اور بدل غلط وہ ہے کہ متکلم کوئی اہم سبب دو سہ اسم کے غلطی  
کہہ جائے جیسے بشہد مریم شہزاد اس سے معلوم ہوا کہ مشہد مبدل منہ ہی اور شہزاد  
اوسکا بدل غلط کیونکہ اتفاق سے متکلم سبب شہزاد شہزاد شہزاد کو  
کہہ گیا تھا اس لیے اوسکو بدل غلط کہتے ہیں

اور انجملہ ترکیب اسمیہ کی ایک ترکیب ہے کہ جو اسم ایسے لفظ کے ساتھ کہ

لفظ منہ کی فہمات  
مصداق و فہمات  
بدل کل  
بدل بعض  
بدل اشکال  
بدل غلط  
بدل کل  
بدل بعض  
بدل اشکال  
بدل غلط  
بدل کل  
بدل بعض  
بدل اشکال  
بدل غلط

کہ جو ہم معنی لفظ رنگ ہو جیسے سبز رنگ گل رنگ گلگون لالہ زعفران سبز چوہ خبیث  
 از انجملہ ایک مرکب تمیزی ہی۔ مرکب تمیزی اس سے کہتے ہیں کہ جو دو اسم  
 جابد سے مرکب ہو اور ایک اسم جابد دوسرے اسم جابد کے ابہام و شک کو رفع  
 کرے اور یہ ابہام مشترک اعداد و کیل یعنی پیمانہ اور مقدار میں ہوتا ہی جیسے دو  
 درہم سہ سہ چار کس یک من شہد نیم تو کہ فقرہ سے مراد کجواب دو پیمانہ آہ  
 یکت محجہ دوغ ان مثالوں میں اسم دو و سہ و چار و یک من وغیرہ اسم مشترک  
 ہیں اور درہم اور سہ اور کس اور شہد وغیرہ اولی تمیز ہیں \*  
 از انجملہ ایک وہ مرکب ہی جو اسم اشارہ اور اسم مشاؤلیہ سے ترکیب پاوے  
 جیسے این جہان اور آترمان \*

از انجملہ ایک وہ ترکیب اسم جابد ہی جو اسی اسم کی تکرار سے حاصل ہو اور  
 کثرت کا وہ جیسے کوہ کوہ ہامون ہامون دریا دریا صحرا صحرا۔ یاد ہی  
 اسم جابد کسی اسم عدد سے ترکیب پا کر معنی کثرت کے ہے جیسے یکسریک عالم  
 یا کسی اور اسم سے مثل کل یا تمام وغیرہ کے ترکیب پا کر فائدہ تاکید و حصر وغیرہ  
 سے جیسے تمام لشکر آمد جملہ زر تقسیم شد کل زمین آباد شد ان جملوں میں تمام  
 و جملہ و کل الفاظ تاکید و حصر ہیں اور لشکر اور زر اور زمین مؤکد ہیں \*

از انجملہ ایک ترکیب عطفی ہی۔ ترکیب عطفی وہ ہے کہ کئی چیزیں باو اسطہ حروف  
 جمع ہوں جیسے زید و بکر و عمر ملاقات کردم باو اسطہ حروف تردید ایک کی تردید

جیسے زید یا کریم یا چیز سی داد م مثال اول میں تینوں جمع ہیں یعنی زید کریم چیز  
 سے ملاقات ہوئی اور مثال ثانی میں تردید ہے یعنی اگر کوئی چیز زید کو دی ہو تو بکر کو نہیں  
 دی اور اگر بکر کو دی ہو تو زید کو نہیں دی۔ اور ترکیب اعدادی بھی اہل قسم ترکیب  
 عطفی کے ہیں جیسے یازدہ دوازدہ <sup>۱۲</sup> بست <sup>۲۱</sup> ویک <sup>۳۲</sup> وسی <sup>۴۳</sup> دو وغیرہ طریقہ اس کے  
 بنانا یہ ہے کہ جب ایک اسم عدد دوسرے اسم عدد کے ساتھ ترکیب پاتا ہو تو  
 حرف عطف کو کبھی حذف کر دیتے ہیں جیسے ہفتہ و چہارہ و ہشتہ اور کبھی  
 حرف آخر کو بجاے حرف عطف بجا دیتے ہیں جیسے دوازہ اور کبھی مطابقت  
 حرکت ماقبل کے اور الف آخر کو او کے ساتھ یا یا کے ساتھ تبدیل کر کے  
 حرف یا حرف آخر کو اول کو حذف کر دیتے ہیں جیسے نوزدہ سیزدہ شانزدہ <sup>۱۵</sup> <sup>۱۶</sup> <sup>۱۷</sup> <sup>۱۸</sup> <sup>۱۹</sup>  
 اور ہشتہ بتبدیل لہجہ ہیزدہ کہتے ہیں اور بعضے بنظر فصاحت شانزدہ اور یازدہ  
 نوں زیادہ کر کے شانزدہ اور یازدہ کہتے ہیں اور ایک سے تارہ اور باقی سب تین  
 دہائی کی مثلاً بست و سی چہل و پنجاہ و شصت و ہفتاد و ہشتاد و نو و تارہ و اصد و اخل  
 مفردات ہیں اور بست سے اوپر بست و یک و سی و دو میں او عاطفہ کو رہا کرتا ہے  
 اور ایک ترکیب اتصالی ہے۔ ترکیب اتصالی اسے کہتے ہیں جو دو اسم متجانس  
 بواسطہ حرف اتصال کے ملکر کل واحد کے حکم میں ہو جائیں جیسے لباک و شبا  
 نوع بنوع تازہ و تازہ رنگارنگ اور ایک ترکیب امتزاجی ہے ترکیب امتزاجی اسے کہتے  
 ہیں جو دو اسم ملکر نام کسی شے یا آدمی کا بن جائیں جیسے شمس الدین بدر الدین اور ایک

ترکیب ثانی یا تثنیہ ہی جیسے مرقامت خورشید لقا ماہر و بیضا ضیا یعنی مرقا  
 ہجور و لقا ہجور خورشید ر و ہجور ہجور ضیا ہجور بیضا ایسے مرکبات میں اسم دوم کو  
 مشبہ اور اسم اول کو مشبہ بہ کہتے ہیں اور لفظ تثنیہ یعنی ہجور محذوف ہوتا ہی دوسرے  
 وہ مرکبات غیر مفید ہیں جو ترکیب فعل و حروف سے حاصل ہوں جیسے انا و بنیا و  
 امر دان اور میں سے زیادتی حرف الف کے مرکب ہوتے ہیں اور ایسی ترکیب کو  
 ترکیب فاعلی کہتے ہیں۔ تیسرے وہ مرکبات غیر مفید ہیں جو اسم و حروف سے  
 حاصل ہوں اور انکی بہت اقسام ہیں۔ اول ان میں سے وہ مرکبات ہیں جو فائدہ  
 معنی فاعلیت کا دیتے ہیں جیسے آہنگر جو اسم آہن اور ملنے حرف گ سے فائدہ  
 معنی فاعلیت کا دیتا ہی اور علی ہذا اسم کار جو اسم کار اور حرف گ سے ملکر معنی فاعلیت  
 کے دیتا ہی دوم وہ جو فائدہ معنی نسبت کا دیتے ہیں جیسے زرین زمین زمین ہندی  
 کا بلخی خدا یگان کروگان یگان دوکان مناک ماہانہ سالانہ ان انہیں ایک اسم ہی اور ایک  
 حرف جیسے زرین میں بن ہندی میں بنی خدا یگان میں گان مناک میں ک  
 سالانہ میں انہ پس یہ اسم ان حروف سے ملکر فائدہ نسبت کا دیتے ہیں۔ سوم  
 جو فائدہ لیاقت و سنراوری کا دیتے ہیں جیسے ولونی و کشتنی شاہور یعنی  
 لائق دینے اور لائق مار ڈالنے اور لائق شاہ کے یہ مرکبات دراصل مصدر  
 دادن اور کشتن سے بعد اضافہ حرف یا کے معروف کے بتے ہیں۔ اور شاہ  
 لفظ شاہ اور وار حرف تثنیہ سے بنا ہی۔ چہارم وہ جو فائدہ تثنیہ کا دینے اور حروف

تثنیہ مع مثال کے بیان کیے جاتے ہیں جیسے ماں حرف تثنیہ سے لفظ  
آسمان بنا اور سان سے شیر سان اور وان سے پہلوان اور کسا سے ہما کسا  
اور ولس سے حور ولس اور ووش سے حور ووش اور فش سے ماہ فش اور وار  
پر یوار اور وند سے پولاد وند اور آوند سے خوشیا وند۔ پچھم وہ جو فائدہ محافظت  
اور نگہبانی کا دیتے ہیں جیسے ساربان اور دربان فیلبان۔ چنانچہ ان میں  
حرف بان نے ہم کے ساتھ ترکیب پا کر فائدہ محافظت کا دیا ہے۔ ششم وہ جو فائدہ  
خداوندی اور صاحبی کا دیتے ہیں جیسے خرد مند اور ہوشمند و نشور بخور و ظاہر  
کہ ان مثالوں میں ایک ایک سم ہے جو حروف متناور کے ساتھ ترکیب پانے سے  
فائدہ صاحبیت یا مالکیت کا دیتا ہے۔ ہفتم وہ جو فائدہ مشارکت کا دیتے ہیں جیسے  
ہمراہ ہمدل ہمرازان مثالوں میں حرف ہم ہم کے ساتھ ملکر فائدہ مشارکت کا  
دیتا ہے۔ ششم وہ جو فائدہ تصغیر کا دیتے ہیں جیسے طفلک و ترک بچہ و گیکہ و مشکیزہ  
و شیرہ و مشکیزہ اصل میں مشکیزہ تھا جیم فارسی کوڑے مجھ سے بدل لیا ہے۔ ہفتم وہ مرکب  
جو حروف اتصافی سے ملکر فائدہ اتصاف یعنی صفت کا دیتے ہیں جیسے ناک سے  
خوایاک آگین سے طرب آگین گین سے شرمگین سار سے شرمسار سے سوار  
و ہفتم وہ جو حروف ظرفیت سے ملکر فائدہ ظرفیت کا دیتے ہیں جیسے سار سے  
شمسار کو ہمسار لائح سے سنگلاخ ناز سے گلزارستان سے گلستان بوستان  
وان سے نمکدان تابدان کدہ سے سیکدہ بار سے دربار و دبارمان سے خانمان



دو دو مان وند سے آوند۔ یہی مثل اقسام اوس مرکب غیر مفید کی ہیں جو اسم اور حرف  
 سے ترکیب پاتا ہی۔ انرا بھلا ایک کیب استثنائی ہی اور یہ نہ ترکیب ہی کہ ایک مجموعہ  
 میں سے کوئی چیز نکالی جاوے تو اوس مجموعہ کو مستثنیٰ امنہ اور چون کہ مستثنیٰ کہتے  
 ہیں اور مستثنیٰ بعد لفظ استثناء کے واقع ہوتا ہی اور ہمیشہ مستثنیٰ احکم مستثنیٰ امنہ میں داخل  
 اور لفظ استثناء فارسی میں مکر اور خبر و اور لا وغیرہ ہی جیسے ہم قوم آمد لا زید قوم مستثنیٰ  
 ہی زید و اسمین داخل تھا مگر اب لفظ لا سے مستثنیٰ ہوا پس معلوم ہوا کہ ساری قسم کے  
 ملاقات ہوئی مگر یہ سے کہ اوس قسم میں داخل تھا ملاقات نہ ہوئی ترکیب ہی آدھ فعل ہوا  
 مستثنیٰ امنہ۔ الآخر استثناء زید مستثنیٰ مستثنیٰ امنہ سے مگر فاعل ہو فاعل فعل

ملک و جمہ فعلیہ ہوا

استثنائی دو قسمیں ہیں ایک استثنائی متصل دوم استثنائی منفصل۔ متصل  
 اوس سے کہتے ہیں کہ مستثنیٰ مستثنیٰ امنہ کی جنس میں سے ہو جیسے قوم آید زید یا  
 معلوم ہوتا ہی کہ زید اوس قسم کا ایک شخص ہی اور استثنائی منفصل اوس سے کہتے ہیں کہ  
 مستثنیٰ مستثنیٰ امنہ کی قسم میں داخل نہ ہو جیسے کہین کہ بادشاہ خلعت فرمود مگر جاگیر کو  
 ہوا کہ خلعت جاگیر کا جنس نہیں ہی۔ اور اقسام غیر مفید میں سے ایک وہ مرکب ہی جو اسم  
 یا اسماء فعل کے ساتھ مرکب ہوا اور یہ مرکب اکثر فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی جیسے  
 شکر آتش گلچین روز نامہ نویس۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب ہم جابلہ حاضر کے ساتھ  
 ترکیب پاتا ہی تب تو کبھی فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی اور کبھی مفعولیت کا دیتا ہی جیسے

و لہذا یہ کہ کبھی مصدر کا دیتا ہے جیسے قد برکت یعنی قد برکتی اور کبھی فائدہ اسم کا دیتا ہے  
 جیسے قطر ن قطر کہ جاروب یا کوثر اور کبھی ظرف کا دیتا ہے جیسے زیر انداز یہہ مرکبات  
 داخل قسم مفرد ہیں۔ اور کلام غیر مفید مرکب اسے کہتے ہیں کہ جو کئی کلام غیر مفید  
 سے مرکب ہوا ہو جیسے ترکیب اصفانی اور توصیفی سے مثلاً استسکین شاہ اور علی ہذا دوا  
 یا زیادہ مرکب غیر مفید بسیط سے بنا ہوا جیسے زیرید سترم الطبع مروجان بہان بن یسین <sup>نسخہ</sup> <sup>۱۱</sup> قصہ  
 ہیں یعنی بعد ترکیب اصفانی و وصفی مبدل منہ بدل ہوا قائل زیرید خیر بک بہان <sup>۱۲</sup> بعد ترکیب  
 و صفی کے کمال فرما حال زیرید سترم <sup>۱۳</sup> مرکب است غول سوران انسان بانگ کہ کسی <sup>۱۴</sup> فرما  
 شادان فرحان ہیرفت بعد ترکیب و صفی اصفانی کے موصول صمد و ظرف مکانی فرمائی  
 و مشتئی و مشتئی منہ و حال فرما حال مرکب عطفی ہے۔

یہاں تک بیان اونی کہ بات غیر مفید کا ہو جو خود بلا تعلق دیگرے مثلاً فاعل یا  
مفعول یا مبتدا یا خبر وغیرہ ہونی کی کہتے ہیں لیکن ایک مرکب غیر مفید وہ ہیں جو خود مثلاً  
فاعل وغیرہ ہونی کی نہیں کہتے لیکن اسم فاعل مفعول میصدر کے ساتھ متعلق ہو کر  
اس قسم کی صلاحیت پیدا کر لیتے ہیں اور بیشتر فعل کے ساتھ متعلق ہو کر فائدہ نظر  
یا اکیس یا اتصال وغیرہ کا دیتے ہیں چنانچہ ایسے مرکبات کو عربی میں جابجور کہتے ہیں  
واضح ہو کہ حسب طرح سے عربی میں جن دوں جابرہ سما پرکتے ہیں اور انکو جابر اور سما  
مجبور کہتے ہیں یہی طرح اس کے ترجمہ کو فارسی میں حروف جابرہ کہتے ہیں اور حروف  
جابرہ ہیں براے بہر فی ہمتی براے اور ان تینوں پر اگر کوئی لکھ دے بھی آتا ہی جیسے از خدا

دو کلمہ تین باد تھانہ  
کے تھے سوا دسے خوش  
ادواردس وقت کی میں  
جو روحی کار اور سودا  
بھروسہ میں کہ موتی ہر پتھر  
پہلے تھی ان کی قوت

واز بہر خدا و از پی تو جز اس لفظ پر کبھی بابے موصدہ زائدہ بھی آتی ہے جیسے

بجز من۔ چو و چون کہ بمعنی تشبیہ ہی بابے موصدہ در و اندر برابر یا با

را بمعنی برابرے اور جار مجبور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل سے متعلق ہوتا ہے اور ہمیشہ

اسم مصدر یا اسم فاعل یا اسم مفعول کا نام ہی جیسے آدم بر ہی تو و ندیدم خبر تو و نظر

در کاری و زید نویندہ بہت بقلم خود و زید در خانہ بہت آدم فعل یا فاعل و بر اسمی جار

و تو مجبور جار مجبور ملکہ متعلق فعل کا ہوا فعل اپنے فاعل متعلق سے ملکہ حجازیہ ہو

اور ترکیب نظر کردم در کاری کی سیہ ہے کہ کردم فعل یا فاعل نظر مفعول و جار کار

مجبور جار مجبور ملکہ متعلق فعل کا ہوا فعل فاعل مفعول متعلق سے ملکہ حجازیہ ہو

اور ترکیب زید نویندہ بہت بقلم خود کی سیہ ہے کہ زید مبتدا اور نویندہ خبر است

حرف ربط نشان جملہ اسمیہ با جار قلم مجبور جار مجبور سے ملکہ متعلق شبہ فعل یعنی

نویندہ کا ہوا ابتدا خبر و متعلق سے ملکہ جملہ اسمیہ ہوا۔

واضح ہو کہ جار مجبور سے ملکہ ہمیشہ سوائے متعلق ہونیکے لیاقت فاعل

یا مفعول یا خبر یا مبتدا ہونیکے نہیں کہتا اور جہاں کوئی فعل یا شبہ فعل موجود نہ ہو

فعل یا شبہ فعل متقدّر مانا جاتا ہے جیسے زید در خانہ بہت زید مبتدا و جار خانہ مجبور

جار مجبور سے ملکہ متعلق موجود شبہ فعل محذوف کا ہوا اور بہت حرف ربط جار مجبور

متعلق موجود کے ہو کر خبر مبتدا کی ہوا ابتدا خبر سے ملکہ جملہ اسمیہ ہوا اور جار مجبور سے

فعل سے متعلق ہوا ہی ہمیشہ اس جار مجبور فعل کے معنی یا ہم کو بطور تہنیں لندا اگر

فعل شفعی ظاہر میں موجود ہوں یا جو دہوں یا جو دہوں کے اور معنی جابو مجبور کے اور معنی بوجھنا سکھانے  
 اور صورتیں اور فعل یا شفعی تلاش کرنے یا ضرر پہنچانے اور مخفی نہ ہے کہ کبھی جواور چون مشرک  
 معنی میں آتا ہے اور مثل اسم کے مصداق ہو کر خبر واقع ہوتا ہے اور یہ صورتیں جواور میں نہیں آتا  
 جیسے زید چون شیر مست

یہاں تک بیان مرکب غیر مفید کا ہوا اور اب یہاں سے بیان مرکب مفید جو کہ کیا جاتا ہے  
 اور چونکہ ترکیب جملہ کی یاد اور اسموں کے مرکب کو کہتی ہے یا ایک اسم اور ایک فعل سے جیسا کہ اوپر ذکر کیا  
 ہے اس لیے قبل از بیان جملہ مرکب مفید بیان فعل اور فعل مفعول وغیرہ کا کیا جاتا ہے

## بیان فعل

جو کہ صلاحیت مسند ہونے کی رکھے اور معنی مستقل بر دلالت کرے اور تین مالون  
 میں سے کوئی نام نہ اور اسکے ساتھ یا اجاڑے اور سے فعل کہتے ہیں اور فعل باعتبار مفعول  
 فاعل مفعول و قسم کا ہوتا ہے ایک لازمی دوم متعدی لازمی ہے کہ تنہا فاعل تمام ہوتا ہے  
 اور مفعول کا محتاج نہ ہو جیسے من ختم و اوامد و زید نشست و خالد بنیاست ابن بنیالوید  
 من اور اوامد و زید اور خالد مسند لایہ یعنی فاعل ہیں اور ختم و اوامد و نشست  
 فعل لازمی مسند ہیں یعنی مبنی مفعول کے صرف فاعل تمام ہو جاتے ہیں اور متعدی  
 اور فعل کو کہتے ہیں کہ فاعل سے گذر کر مفعول تک پہنچے جیسے ختم و اوامد و نشست  
 یا فاعل ہی اور تر مفعول یہ ہی زید عمر رازد فعل زید فاعل عمر مفعول بر راعلا  
 مفعول اور یہ ثابت صرف فعل متعدی معنی میں ہوتی ہے اور فعل مفعول میں فاعل معلوم

ہوتا ہی اور مفعول بہ فاعل کا قائم مقام ہو کر فعل کا مسند الیہ ہو جاتا ہی اور سی با  
 فاعل کی ضمیر متصل بھی اس کے وسط آتی ہی جیسے میں گفتہ شد <sup>میں کہنا</sup> و تو خواندہ شدی <sup>تو پڑھا</sup>  
 و طعام خوردہ شد و سخن گفتہ شد عربی میں ایسی مفعول کو جو فاعل کے قائم مقام ہو  
 لکھا گیا <sup>لکھا گیا</sup> ہی مفعول کا اسم فاعل کہتے ہیں اور علامت بھی وہی فاعل کی ہوتی ہی  
 فعل متعدی معروف بھی آتا ہی اور مجهول بھی و فعل لازمی صرف معروف آتا ہی  
 مجهول نہیں آتا اور فعل متعدی کبھی ایک مفعول کو چاہتا ہی جیسے مثال اس کی اور اگر  
 اور کبھی دو مفعول کو جیسے فقیر ازب و داود اور جب فعل متعدی بیک مفعول <sup>بیک مفعول</sup> <sup>بیک مفعول</sup>  
 بنایا جائے تو مفعول مسند الیہ ہو جاتا ہی اور فعل مجهول مسند جیسے زید گفتہ شد زید <sup>زید</sup>  
 مسند الیہ ہی اور گفتہ شد مسند اور جب فعل متعدی بدو مفعول <sup>بدو مفعول</sup> <sup>بدو مفعول</sup> بنایا جاتا ہی تو  
 صورت میں ایک مفعول و دو مفعولوں میں سے محمول بنا دیا جاتا ہی وہ مسند الیہ اور  
 دوسرے مفعول شمول فعل مسند بہ تصور کیا جاتا ہی جیسے فقیر زید داودہ شد یہاں فقیر <sup>فقیر</sup> <sup>فقیر</sup>  
 الیہ ہی اور زید داودہ شد مسند ہی۔ متعدی بدو مفعول سے مراد یہ ہی کہ مفعول کے  
 بغیر ملنے دو نون مفعولوں کے تمام نون۔ اور قاعدہ حوالہ <sup>حوالہ</sup> <sup>حوالہ</sup> متعدی بیک  
 دو مفعول کا یہ ہے کہ جو افعال حوالہ میں ہوں صرف ایک مفعول کو چاہتے ہیں اور  
 افعال عطا و نطق و فہم و حمل ہیں ضرورت مفعول کی رکھتے ہیں اور افعال حوالہ  
 وہ ہیں کہ اعضاء بدن سے تعلق رکھتے ہیں جیسے بسن اور زدن اور پھرن <sup>پھرن</sup>  
 و خوردن و نشیندن وغیرہ۔ اور افعال عطا وہ ہیں کہ افادت و افاضت یعنی دود



سے علاقہ رکھتے ہیں جیسے داؤن بخشن اور افعال نطق اور  
 کہتے ہیں کہ جو کہنے اور فہمائش کرنے سے تعلق رکھتے ہیں گفت و گفتی و سرود  
 اور افعال ختم وہ ہیں کہ جو علم و اور اک سے علاقہ رکھتے ہیں جیسے اُسن و اُکارت  
 و فمیدن و شرون۔ افعال جعل وہ ہیں کہ جو صنعت و تغیر اور تبدیل علاقہ رکھتے  
 ہیں جیسے ساختن کردن نمودن اور گردانیدن اور کبھی فعل جوہ و مفصول  
 چاہتے ہیں ایک مفعول پر بھی گفتا کرتے ہیں جیسے خطا کردم۔ اور بعض افعال  
 متعدی تین مفعول کی خواہش رکھتے ہیں جیسے اُکاتا اُسنم زدن اُکاتا اُسنم زدن اور بعض  
 مصدر ایسے بھی ہیں کہ لازمی اور متعدی دونوں طرح پر عمل ہوتے ہیں جیسے  
 اوقفیل اس قسم کے مصدر کی باب ف میں گزری اور مجملہ اقسام فعل کے ایک قسم  
 کے وہ افعال لازمی ناقصہ ہوتے ہیں کہ نہ خواہش فاعل رکھتے ہیں نہ مفعول بلکہ  
 بجائے فاعل کے اسم اور بجائے مفعول خبر کو چاہتے ہیں جیسے بودن و شدن  
 اور انھیں کے معنیوں میں گشتن و گردیدن ہیں اور ہست و نیست بھی افعال ناقصہ  
 میں سے ہیں۔ اور جو لوگ جوہ و جملہ اسمیہ کے زبان فارسی میں قائل ہیں وہ ہست کو  
 حرف البطلہ یا بین مثبت و خبر کے کہتے ہیں اور ہست در اصل افعال تامہ میں سے ہے  
 یعنی اسم و خبر کو نہیں چاہتا مگر جب کبھی ہست فعل ناقص کے معنی میں متعمل ہوتا ہے  
 تو وہ بھی فعل ناقص کہلاتا ہے جیسے زید تو اُنکر شد و زید تو اُنکر گشت و زید تو اُنکر گردید  
 و زید تو اُنکر ہست و زید و انا ہست و زید و انا نیست ان سب مثالوں میں

اور اُنکر ہست و اُنکر نیست

زید اسمی اور تو انکر اور دانا خبر۔ اور شد اور گشت اور گردید اور است اور بود اور  
 است اور نیست افعال ناقصہ ہیں سب فعلوں کی طرح ہست نیست اور است بھی صحیح  
 صیغہ مستعمل ہیں مثال ہست مستند ہستی ہستید ہستم ہستیم نیست نیستی  
 نیستید نیستیم است اند اسی اید ام ایم

## بیان فعل

تعریف فاعل کی بموجب بیان نحو کے یہ ہے کہ جس سے فعل صادر ہو یا  
 اس کی ذات سے قائم ہو یعنی فعل کے ضد یا قیام کی نسبت اس کی طرف کیجا  
 اور کہا جائے کہ فعل اس کی ذات سے قائم ہو یا اس سے صادر ہو اور اس فعل کے  
 یہی معنی ہیں

فاعل اور اسم فاعل میں فرق یہ ہے کہ فاعل سند الیہ محکوم علیہ فعل کا ہوتا ہے  
 اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو ہر فاعل فعل پر اس مصدر کے جس سے وہ اسم فاعل  
 مشتق ہوا ہے دلالت کرے مثلاً زید آمد و عمر خواہد آمد و بکر نہی آید ان میں زید  
 عمر بکر بیون فاعل ہیں کیونکہ فعل آمدن کا ان کی ذات سے قائم ہو اور آمدن کی آیت  
 ان کی طرف ثابت و متحقق ہے اور اسم فاعل اس فعل کا کہ لفظ آئندہ ہے ان افعال  
 ہر ایک فاعل یعنی زید و عمر و بکر پر برابر صادق آتا ہے خود لفظ آئندہ فاعل و  
 افعال کا نہیں ہے فارسی میں فاعل کوئی علامت ظاہری نہیں لکھا صرف مقتضا مقام  
 اور معنی عبارت اور ترکیب نحو سے دریافت ہو جاتا ہے اور فاعل کبھی فعل سے

آتا ہے اور کبھی مؤخر اور کبھی فاعل اپنے فعل سے فاصلہ واقع ہوتا ہے اور کبھی لا محاذ  
مثلاً زید کا اس مثال میں فاعل متصل ہے اور زید بکیر اس مثال میں فاعل مؤخر  
اور مثال فاعل مقدم بفاصلہ کی یہ ہے سعدی ابن مخیرمیر گناہ انگھختندہ پنج نازہ  
و عقل ناتمام مثال فاعل مؤخر بفاصلہ عمر فی حمار شستی خود را بغیر توفروخت دیگرا  
مستعیش و کو ان گشت ہر فعل میں کنی ضمیر سربار ضرور ہوئی ہے اگر فاعل فعل کے بعد  
متصل واقع ہو تو ضرورت ضمیر کی نہیں جو فی تاقی تینوں صورتوں میں ہمیشہ ضمیر قائم مقام  
ہو کر مرجع اس کا مسند الیہ یعنی فعل کو کہتا ہوتا ہے چنانچہ کنی کو فی دونوں احوال کے یہاں ملتا ہے اور اخیر کی  
میں فاعل فعل بفاصلہ واقع ہو گیا تھا فاعل ان کے ذکر کے بعد میں جان نہیں اور فاعلی میں کہتا ہوتا ہے

بیان مفصل

مفعول یا قیسم کا کہتا ہے مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول کہ

مفعول بہ ہی حسنیٰ فاعل کا قح ہو جسے زوزید عمر ادا دزید بکر ادا دزید طحام خود  
 انشاؤن میں عمر اور بکر ادا طحام مفعول ہیں کیونکہ اوپر فعل واقع ہوا اور اعلات  
 مفعول بہ کی ہی لیکن اگر مفعول بلا اعلات آتا ہی اور مثل فاعل کبھی فعل سے مقدم  
 آتا ہی اور کبھی آخر اور مقتضا مقام اور ترکیب نحوی کے فاعل مفعول میں تفریق حاصل ہوتی  
 اور یہاں مفعول انسان ہو تا ہی وہاں اکثر آتا ہی خواستہ اوپر کی مثالوں کے ظاہر ہی مناد

اور منسوب باج محمد بن علی فعل مفعول بہ کا محذوف ہے ہاں جیسے اسی نے دیکھا ہے  
یہاں جہت نہ اور مذنیہ یعنی اسی اور لطف درغیا بجائے میخونم و میگیریم فعل محذوف ہیں اور اسناد

کے دلدار اور کس کے چہرے پر ہنسنا  
دو دنیاؤں کا تفریق ہے نہ  
میں کہیں اپنے عزیز سے جدا  
نہ کہیں اپنے عزیز سے دور

اور منسوب او کے مفعول بہ میں اور بیان حرف اندازہ کا باب و میں مفصل بیان  
 ہو چکا۔ تخریر کے مفعول بہ میں سائیدن یعنی ڈرانے کے ہیں اور اصطلاح میں اس کلمہ کا  
 نام ہی کہ مخاطب کو ڈرانے اور ہتھیار کرنے کی واسطے لکھ کر کہا جاوے مثلاً دزد و زنیار کا  
 یعنی جو چور یا سانپ سانپ مفعول اس کے یہ ہے کہ جس کے نفس خور اور دزد اور زنیار  
 اور یہاں فعل مفعول محذوف ہے اور کرنا اسم تخریر کا یہی فعل اس کی ہی کہ فعل اس مفعول کا  
 مع فاعل محذوف ہے

## بیان مفعول مطلق

جو مصدر یا حاصل مصدر یا مرفوع اور مصدر کا کہ بجائے مفعول اس فعل کے  
 واقع ہو اور کلام مفعول مطلق ہی اور مفعول مطلق سے فائدہ آگیا اور بیان نوع و  
 وضع فاعل کا حاصل ہوتا ہے مثلاً شمس تشریف علیا یعنی بیٹھیا میں بیٹھیا علیا  
 شمس علیا کی یعنی عالم کی وضع بیٹھا اور کبھی اسے شمار کے آتا ہے جیسے شمس  
 شمس یعنی بیٹھیا میں ایک شمس یہاں شمس یعنی شمس  
 ہی ضربی یا زبرن یعنی ایک چوڑے کے یہاں جو ہم جیسے مفعول مطلق واقع ہوا

## بیان مفعول فیہ

فعل جس میں واقع ہو اور کلام مفعول فیہ ہی اور مفعول فیہ دو کلمات ہیں ایک  
 مکانی اور دوسرا زمانی اور اکثر مفعول فیہ کے اول میں دریا یا آہا ہی یا اسے موجود  
 یعنی دریا کے آتی ہی مثلاً دیشب برتخت ختم وقت مغرب یا از ختم اور بھی

مفعول فیہ پڑھو نہ کو نہیں کہتے ہیں مثلاً شب کجا بودی اور مفعول فیہ کو  
ظرف ثانی یا ظرف مکانی بھی کہتے ہیں بعضوں کے نزدیک اس مقام پر اتنا اختلاف  
ہی کہ جن مفعول فیہ کے اول حروف تیار و غیرہ آتے ہیں ان کو جابجور کر کے متعلق  
فعل وغیرہ کہتے ہیں اور لفظ مفعول فیہ کا وسیع اطلاق نہیں کرتے اور جن مفعول فیہ  
کے اول کوئی حرف حروف مذکورہ سے نہیں آتا اس کو مفعول فیہ کہتے ہیں \*

## بیان مفعول لہ

جو شئی فعل کی علت اور سبب واقع ہو اسے مفعول لہ کہتے ہیں جیسے  
ابن طحل ان دم زید فخرہ انعام ذات او فارسی میں علامت مفعول لہ کی یہ ہے کہ او  
قبل معنی پر اسے یا بحت پسند یا بنا بر وغیرہ کے مفہوم ہوں \*

## بیان جملہ نامہ یا مرکب مفید

جملہ نامہ کی نسبت بیان بالا کے دو قسم ہیں ایک جملہ تام بسیط و دوم جملہ تام مرکب  
جملہ تام بسیط میں کم سے کم دو کلمہ کا ہونا ضروری اور اس کے اجزائیں ایک علاقہ ہونا  
کہ بدون اس علاقہ کے مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور اسی علاقہ کا نام نسبت حکم اور  
اور یہ نسبت حکم صرف دو قسم یا ایک قسم اور ایک فعل میں پائی جاتی ہے اس لیے ہم  
اور مسند بہ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل صرف مسند بہ ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا  
اور حرف نہ مسند الیہ ہو سکتا ہے نہ مسند بہ \*

اور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل کا متعلق ہوتا ہے مثلاً زید عادلت یہاں زید مسند الیہ



یا محکوم فعلیہ یا مبتدای اور عادل جسکی نسبت نیر سے لگیتی ہی مسند بہ یا محکوم یعنی  
 خبر ہی اور است حرف رابطہ ہی۔ اس مثال میں دو ہمون سے جملہ مرکب ہو ہی اور  
 جہان اسم او فعل سے جملہ بنا کر تہا ہی او سکی مثال یہ ہے کہ زید کا وہ سین زید مسند الیہ  
 یا فاعل ہی اور او فعل ماضی مسند ہی اور یہاں نسبت آنے کی جو زید کی طرف ہو اور  
 نام نسبت حکمیہ ہی۔ اور کبھی دونوں خبر و جملہ فعلیہ کے مذکور ہو بہ تہا ہی اور کبھی ایک خبر  
 مذکور ہو تہا ہی اور ایک مستر۔ اسم مستر کی مثال جیسے یا اور تقدیر فعل کی مثال جیسے  
 اسی زید یا (امر حاضر و سین ضمیر حاضر یعنی لفظ تو پوشیدہ ہی وہی ضمیر مستر فعل مذکور کی  
 مسند الیہ ہی اور دوسری مثال میں امر حرف ندا میخو اہم کا قائم مقام ہی بیان فعل  
 پوشیدہ ہی اور اس مسند بہ اور محکوم ہر کو مختصر کہ صرف مسند و محکوم کہتے ہیں جملہ  
 کی دو تہیں ہیں ایک جملہ فعلیہ دوم جملہ اسمیہ جملہ فعلیہ اس سے کہتے ہیں جو فعل اور فاعل  
 سے ملکر جملہ تمام ہو اور جملہ اسمیہ اس سے کہتے ہیں جو مبتدای اور خبر سے ملکر جملہ تمام ہو۔

### بیان جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ ہے کہ فعل اور اسم سے ترکیب پاوے جب فعل لازم ہو تو فعل  
 فاعل کے ساتھ ملکر جملہ تمام ہو جتا ہی جیسے زید آمد و طال دھرت اور جب فعل متعدی ہو  
 تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوتا ہی مثلاً زید میرا جس جملہ میں فعل ضمری  
 یا حال یا استقبال ہو او سکو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہیں اور جملہ خبریہ وہ ہی جس میں اجتنال  
 صدق اور کذب کا ہو اور اگر فعل امر یا نہی ہو او سکو جملہ انشائیہ کہتے ہیں مثلاً یا ماکڑ

این کار اور وزن زید را بیا اور بیا فعل فاعل ملکہ جملہ فعلیہ ہیں اور فاعل او کا  
 ضمیر مقدر یعنی تو ہی اور ملکہ بھی فعل فاعل ہی و این کار کتب غیر مفید فعل ملکہ ہی  
 اور اس طرح تہذیب مفعول فعل وزن ہی اور اس خلاصہ مفعول۔ اول کی دونوں کونین  
 فعل اپنے فاعل سے ملکہ اور آخر کی مثالوں میں فاعل مفعول ملکہ جملہ فعلیہ انشائیہ  
 جہاں قرینہ موجود ہو جملہ فعلیہ کا فعل حذف بھی ہو جاتا ہی مثلاً کسی نے پوچھا  
 کہ کم آمد اور اسکے جواب میں کہا جاوے کہ زید یعنی زید آمدہ است فعل آمدہ  
 یہاں محذوف ہی۔ اور کہیں بقریہ سؤل فعل فاعل دونوں حذف کیے جاتے  
 مثلاً کسی نے پوچھا زید کرازد اور اسکے جواب میں کہا جاوے کہ کبر را یہاں  
 زید فعل مع فاعل کے محذوف ہی اور کہیں تمام جملہ محذوف ہو ہی مثلاً شمع  
 میکہ ام کی کتاب امحذوف ہی اس مصرعہ میں (نام جہاندار جان آفرین کے سرے  
 بسبب اپنے جانے قرینہ بابے ابتدا کے یا مثلاً کسی نے پوچھا کتاب آوردہ  
 اور مخاطب نے اسکے جواب میں کہانی یعنی نیا آوردہ ہم اور منادی میں بھی  
 فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں اور جملہ انشائیہ کے بعد ایک اور جملہ کا  
 ضروری جو جواب واقع ہو۔ مثلاً اسی زید یا در حیا رحم کن اسی حرف نداء زید منادی  
 حرف نداء آؤسی ملکہ قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہو۔ بیا فعل امر مع فاعل فعل فاعل  
 سے ملکہ جملہ فعلیہ ہو کر جواب نداء کا ہوا۔ جملہ قسمیہ کا بھی فعل مع فاعل محذوف ہی  
 مثلاً بخدا یعنی قسم بخورم بخدا اس جملہ کی اسطرح بھی ایک اور جملہ کا ہونا ضروری ہو جاتا

قسم کھاتا ہی مثلاً بخیر اجتناب خواہم کرد یعنی قسم منجورم بخیر کہ چنین ختم کرو۔  
ترکیب با جابر لفظ خدا مجبور و جابر مجبور و ملکہ متعلق فعل محذوف یعنی قسم منجورم کا ہوا

فعل محذوف اپنے فاعل و متعلق سے ملکہ جملہ فعلیہ ہوا خواہم کرد فعل مع فاعل۔  
چنین مفعول۔ فعل اپنے فاعل و مفعول سے ملکہ جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم کا ہوا قسم اپنے  
جواب سے ملکہ جملہ قسمیہ ہوا۔ جملہ شرطیہ بھی بدون و جملہ کن کے تمام نہیں ہوتا چنانچہ

پہلے جملہ کا نام شرط ہوتا ہی اور دوسرے کا جزا مثلاً اگر رفتی جان سلامت رہی  
اگر تو گیا سلامتی سے جان بچا لیگا

ترکیب۔ اگر حرف شرطی فعل مع فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور حرف شرط سے  
ملکہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔ جان مفعول مقدم با جابر سلامت مجبور و جابر مجبور و ملکہ  
ہوا فعل بروی کا فعل اپنے فاعل و مفعول و متعلق سے ملکہ جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوا شرط

اپنی جزا سے ملکہ جملہ شرطیہ ہوا۔ بعض وقت جزا محذوف ہوتی ہی مثلاً شہرہ ملاحظہ  
عرصہ اندیشہ تنگست + تراگرا بتضایا ای تنگست + یہاں جزا یعنی جنگ بکن محذوف

## بیان مسئلہ اسمیہ

جو لوگ کہ وجود جملہ اسمیہ کے فارسی میں قائل ہیں کہتے ہیں کہ جملہ اسمیہ دو قسم  
ہوتا ہے جن میں باہم سناد ہوتی ہی اور کبھی حروف بظاہر ہمیں بند کرتے ہیں اور کبھی تشریح  
اوس اسم کو جس کی طرف سناد عائد کیا جاتی ہی اوس سے مستلکیر یا مبتدا کہتے ہیں اور دوسرے  
اسم کو جو اس اسم کی طرف سناد کیا جاتا ہی خبر مہند۔ الغرض سند الکیہ کہبت کہتے ہیں اس سند کو  
خبر جملہ اسمیہ میں ہمیشہ کوئی حرف بظاہر نہ لکھتے محذوف ضرور ہوا اگر تا ہی اور وحدت و جمعیت

ملکہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔ جان مفعول مقدم با جابر سلامت مجبور و جابر مجبور و ملکہ  
ہوا فعل بروی کا فعل اپنے فاعل و مفعول و متعلق سے ملکہ جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوا شرط  
اپنی جزا سے ملکہ جملہ شرطیہ ہوا۔ بعض وقت جزا محذوف ہوتی ہی مثلاً شہرہ ملاحظہ  
عرصہ اندیشہ تنگست + تراگرا بتضایا ای تنگست + یہاں جزا یعنی جنگ بکن محذوف



تو یہاں حال مبتدای محذوف ہے اور پس سام ترکیب اضافی خبر اور استحقاق البطلان  
جملہ کی معنی کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں۔ اول مستأنفہ کہ جواب تہا کے کلام

میں واقع ہو۔ مثلاً علم خرمہ نسبت مقفل دوم معترضہ جو مبتدای خبر فاعل فاعل خبر  
کے بیچ میں آجاء کے اور اوس مبتدای خبر فاعل فاعل کے کچھ علامہ نہ رکھتا ہو

دوست من خدا بیش بیامرز و خوب بود یہاں خدائش بیامرز و جملہ معترضہ ہے  
اور دوست من مبتدای اور خوب بود خبر کے درمیان میں واقع ہوا ہے سوم جملہ خبریہ

جو بطور تفسیر کلمہ کلام مجمل کے واقع ہو اور اوس جملہ پر کاف بیانیہ بھی آتا ہے۔ اگر یہ  
جملہ اسم معین کی ذات کی تفسیر ہو تو مبتدای او کا محذوف ہوتا ہے مثلاً زید کہ فاعل

کجا است یعنی زید کہ او فاضلت کجا است کاف حرف بیان اور فاضل خبر یہ  
او کی جو مبتدای محذوف ہے اور است حرف البطلان پس مبتدای محذوف اپنی

خبر و حرف ربط سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر بیان ہو زید اسم مبتدای کا مبین بیان  
ملکہ مبتدای ہو اور کجا خبر اور است حرف ربط مبتدای اپنی خبر اور حرف البطلان

ملکہ جملہ اسمیہ ہوا۔ اور اگر یہ جملہ بیانیہ اسم مبتدای کی ذات کا بیان کرے بلکہ اس کے  
کسی متعلق کا بیان کرے تو محذوف مبتدای کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جملہ بیانیہ میں

ایک ضمیر مبتدای کی طرف عائد ہونی کافی ہے۔  
مثلاً دوست من طالب علمیت کہ کتابش خوب است (ترکیب) دوست مضاف

من مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکہ مبتدای ہو اور طالب مضاف علم مضاف

میں خبریہ جملہ خبریہ



مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوا اور ہست حرکت ابطہ لیکن دست دراصل مبین تھا  
 کہ جسکے متعلق کی تفسیر کے لئے جماد بعد کہ (کتابش خوبست بطور بیان کے واقع  
 ہوا اور ترکیب اس جملہ بیدہ کی یہی ہے۔ کتاب مضاف ضمیر مضاف الیہ کی جو طالع  
 کی طرف لہجہ ہے مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ہوا اور خوب خبر ہست حرکت  
 رالطہ ہے۔ واضح ہو کہ جس طرح جملہ بیدہ اسمیہ ہوا کرتا ہے اسی طرح فعلیہ بھی ہوتا ہے  
 مصرع شنیدم کہ خبر ویشیروہ گفت (ترکیب) کا بیان یہ گفت فعل خبر و فاعل با  
 جار شیروہ مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق فعل ہوا فعل اپنے فاعل و متعلق سے  
 ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا این اسم اشارہ مخذوف کا اسم اشارہ ہدین اپنے بیان  
 ملکر مفعول ہوا فعل شنیدم کا فعل شنیدم اپنی ضمیر متصل سے جو فاعل ہی اور مفعول  
 سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ چہارم جملہ قسمیہ جیسے (بغیر اگر جب آئے تو آخر از کردن)  
 پنجم جملہ شرطیہ جیسے (و اگر می آئی اگر خوارم کرد) اور مثالین اور بیان ان دونوں کا  
 منفصل اور پند کہ ہو گیا ہے ششم جملہ معللہ جملہ معللہ اس سے کہتے ہیں کہ جملہ  
 کلام سابق کا واقع ہو جیسے از اسناد پس آدم کہ خوف دروان بود اب یہاں یہ  
 جملہ کہ خوف دروان بود علت کلام ابن یعنی پس آدم کی یہ ہفتہ نتیجہ اس جملہ کو کہتے  
 ہیں کہ جو نتیجہ کلام سابق کا واقع ہو جیسے عالم متغیر است و ہر متغیر حادث است پس  
 عالم حادث است یہ جملہ نتیجہ کی اٹھویں جملہ معطوفہ جملہ معطوفہ اس سے کہتے ہیں کہ جو طالع  
 علت کے جملہ اول معطوف ہو جیسے یاد آمد و حادث است اس میں حال رفت جملہ معطوفہ ہو

کیا ہے  
 کتاب مضاف  
 ضمیر مضاف  
 الیہ کی جو  
 طالع کی طرف  
 لہجہ ہے  
 مضاف اپنے  
 مضاف الیہ سے  
 ملکر مبتدا ہوا  
 اور خوب خبر  
 ہست حرکت  
 رالطہ ہے  
 واضح ہو کہ  
 جس طرح  
 جملہ بیدہ  
 اسمیہ ہوا  
 کرتا ہے  
 اسی طرح  
 فعلیہ بھی  
 ہوتا ہے  
 مصرع  
 شنیدم کہ  
 خبر ویشیروہ  
 گفت (ترکیب)  
 کا بیان یہ  
 گفت فعل  
 خبر و فاعل  
 با جار  
 شیروہ  
 مجرور جار  
 مجرور سے  
 ملکر متعلق  
 فعل ہوا  
 فعل اپنے  
 فاعل و متعلق  
 سے ملکر  
 جملہ فعلیہ  
 ہو کر بیان  
 ہوا این اسم  
 اشارہ  
 مخذوف کا  
 اسم اشارہ  
 ہدین اپنے  
 بیان ملکر  
 مفعول ہوا  
 فعل شنیدم  
 کا فعل  
 شنیدم اپنی  
 ضمیر متصل  
 سے جو فاعل  
 ہی اور مفعول  
 سے ملکر  
 جملہ فعلیہ  
 ہوا۔ چہارم  
 جملہ قسمیہ  
 جیسے (بغیر  
 اگر جب آئے  
 تو آخر از  
 کردن) پنجم  
 جملہ شرطیہ  
 جیسے (و اگر  
 می آئی اگر  
 خوارم کرد)  
 اور مثالین  
 اور بیان ان  
 دونوں کا  
 منفصل اور  
 پند کہ ہو  
 گیا ہے ششم  
 جملہ معللہ  
 جملہ معللہ  
 اس سے کہتے  
 ہیں کہ جملہ  
 کلام سابق  
 کا واقع ہو  
 جیسے از اسناد  
 پس آدم کہ  
 خوف دروان  
 بود اب یہاں  
 یہ جملہ کہ  
 خوف دروان  
 بود علت  
 کلام ابن  
 یعنی پس  
 آدم کی یہ  
 ہفتہ نتیجہ  
 اس جملہ کو  
 کہتے ہیں کہ  
 جو نتیجہ  
 کلام سابق  
 کا واقع ہو  
 جیسے عالم  
 متغیر است  
 و ہر متغیر  
 حادث است  
 پس عالم  
 حادث است  
 یہ جملہ  
 نتیجہ کی  
 اٹھویں  
 جملہ معطوفہ  
 جملہ معطوفہ  
 اس سے کہتے  
 ہیں کہ جو  
 طالع علت  
 کے جملہ  
 اول معطوف  
 ہو جیسے  
 یاد آمد و  
 حادث است  
 اس میں  
 حال رفت  
 جملہ معطوفہ  
 ہو

مخفی رہے کہ حسب طر سے فعل متعدی فاعل مفعول دونوں کی خواہش کھتا ہے  
 اسی طرح افعال ناقصہ اسم و خبر کی خواہش کھتے ہیں اور وہ اسم بجائے او  
 فاعل کے ہو کر آتا ہے اور خبر بجائے مفعول کے جیسے شذریذ عالم اس جگہ  
 شد فعل ناقص ہی اور زید اس کا اسم اور عالم اس کی خبر ہے پس شد فعل ناقص اپنے  
 اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ہے۔

زبان فارسی میں فاعل کبھی فعل سے اول اور کبھی آخر بفاصلہ یا بیفاصلہ آتا ہے  
 اور وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم میں فعل کا فاعل کے ساتھ اتحاد  
 شرط ہے مگر جب غیر ذی سوح فاعل واقع ہو تو اس کے لیے کبھی فعل واحد لایا جائے  
 کبھی جمع جیسے سخنہا در میان آمد و سخنہا در میان آمدند۔

اور زبان فارسی میں تقدیم و تاخیر مرجع کا کچھ بگاڑ نہیں ہوتا بخلاف زبان عربی کے  
 کہ وہاں مؤخر لانا مرجع کا ممنوع ہے۔

# باہم اس حروف تہجی کے بیان الف

الف فارسی میں چند معانی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے خواجہ قسم  
اوسکی مع مثال ہر ایک کے ذیل میں لکھی جاتی ہیں \*

کثرت۔ جیسے بسا و خوشا شعر سعدی ۷۷ بسا پادشاہان سلطان نشان  
بسا پہلوانان کشورستان \*

مصدر۔ پھٹا اور ازا اور بعضوں نے اس الف کو الف تہجی بھی لکھا ہے \*

اتصال۔ اور الف اتصال مہم جو دو ہمجنس کلموں کے درمیان میں

واسطے ملائے فہم دگر کے واقع ہونے کا شائبہ لبالب دروارہ شعر

لبالبست زخون جگر پیا کہ ما دم نخست چنین شد مگر حاکم آباد \*

قسم۔ حق اور با شعر سعدی ۷۷ تھا کہ با عقوبت وزخ برابر است \*

رفق با یزدی ہمسایہ در بہشت \*

مستکم۔ مستحکم اور ملاؤاد \*

زائد۔ اسم کے ساتھ جیسے شتم و اشتکام کہ اصل میں شتم و اشتکام تھا

اور مکنو را و رستم کا زائد فعل کے ساتھ جیسے گفتا اور رفتا \*

عطف۔ شباروزی \*

الف فارسی میں چند معانی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے خواجہ قسم اوسکی مع مثال ہر ایک کے ذیل میں لکھی جاتی ہیں کثرت۔ جیسے بسا و خوشا شعر سعدی ۷۷ بسا پادشاہان سلطان نشان بسا پہلوانان کشورستان مصدر۔ پھٹا اور ازا اور بعضوں نے اس الف کو الف تہجی بھی لکھا ہے اتصال۔ اور الف اتصال مہم جو دو ہمجنس کلموں کے درمیان میں واسطے ملائے فہم دگر کے واقع ہونے کا شائبہ لبالب دروارہ شعر لبالبست زخون جگر پیا کہ ما دم نخست چنین شد مگر حاکم آباد قسم۔ حق اور با شعر سعدی ۷۷ تھا کہ با عقوبت وزخ برابر است رفق با یزدی ہمسایہ در بہشت مستکم۔ مستحکم اور ملاؤاد زائد۔ اسم کے ساتھ جیسے شتم و اشتکام کہ اصل میں شتم و اشتکام تھا اور مکنو را و رستم کا زائد فعل کے ساتھ جیسے گفتا اور رفتا عطف۔ شباروزی

دعا کنا ووشواو

اصلی۔ الف اصلی وہ ہے کہ جس کے حذف کر نیے لفظ بمعنی رہ جائے

مثلاً بروہی و باد

وَصَلَّى - الف وصلی وہ ہے کہ جسکے حذف ہونے سے معنی لفظ کے برقرار رہیں

مثلاً ابرو اپنے بعضی سروے پر:

۱۱۔ محمدین۔ جسے سلطان تیا دوروشیا۔

۱۲۔ خداوند خسر واد

نذیر - دروا دریا حسترا

تمام و مختصار۔ سرائی و مسرہ۔

بدل۔ بدل الف کا کئی حرفوں کے ساتھ مہمائی وال کے ساتھ

بابین و بدین ہ کے ساتھ جیسے اچند و ہر حید و سنگنی را و سنگنی راہ یا

ساتھ جسے آرمغان ویرمغان

۱۶ ریح جماع ساکنین جیسے ساتھ اندو کر دے اندو گفتہ ام و نہادہ ام

۱۷  
محذوف۔ اور اور اُفتادہ و قنادہ۔

۱۸  
تنویر - جسے یقیناً و معاً

۱۹  
اشباع۔ جیسے تابانا و درخسانا۔

فاحلی۔ وانا وینا

اور ازل سے جس کے ہاں  
جہان کی ساری باتیں  
کیا ہیں ان کے پاس  
میرے لئے جو کچھ ہے  
وہ میری طرف ہے





حذف۔ جیسے شعر سعدیؒ سے غمگاہی کہنے پر در دل حلقہ میزنند ساقی  
 بلکہ کہ سیکدہ راز و رفت در گو کنند رفت و ب کی جگہ رفت در واقع ہوا اور با ظر  
 و قسم و استعانت بھی محذوف ہو جاتی ہے مثلاً خانہ میزم۔ اسی خانہ میزم و جان تو  
 چنین خواہم۔ اسی بیان تو چنین خواہم کہ در۔ و این کتاب دست خود نوشتہ ام  
 ای دست خود نوشتہ ام اور اہل فارس کے نزدیک یہ حذف کرنا بے کافصیح و  
 عوض۔ جیسے شعر سعدیؒ سے لغز بود لغز و غنشدن بسیم کہ ہم آتش فقر تم  
 مقدار۔ جیسے شعر سعدیؒ سے بیچم بچید کہ سلطان ستم دار و زور و لشکر آتش از رخ  
 تو دل۔ جیسے شعر سعدیؒ سے خدا یا سچ بنی فاطمہ کہ قبول بیان کنم خانہ

۹۷  
 صحت - شعر - عقل گشتم ہمسفریک کوچہ ہا بنجودی + شد ریشہ ریشہ  
 و ہنم از خاں است لالہ ماہ  
 ۹۸  
 قسم - شعر نظامی - بیزدان کہ ہنرش شہنت + بزرشت کو ضم کہہ  
 برای - شعر سعدی ہر کہ آمد عمارت نو ساخت + رفت منزل گیری بخت  
 استعانت - شعر سعدی - بشکر توان کرد این کار زانو گزند چہ بخیر دانیک  
 زاد - ماضی پر شعر سعدی - گجھا فو از مجال نہاند + چہ پیم کہ نیروی بال نہاند  
 باے زاد مضاع اور اور اسم پر جیسے بخاہد و بکن و بغیر اور جو بے قابل  
 دریا بر آتی ہی وہ بھی آمد ہوتی ہی جیسے شعر سعدی - بدتر یاد و نافع بشمار  
 اگر خواہی سلامت بر کنارت +  
 ۹۹  
 حذف - جیسے شعر سعدی - غمٹھای کہنہ بر در دل حلقہ فرزند سانی  
 بگو کہ سیکہ رازت درو کند + رفت و روبر کی جگہ رفت مروج ہوا اور باظر  
 و قسم و استعانت بھی محذوف ہو جاتی ہی مثلاً خانہ میرم - امی خانہ میرم و جان تو  
 چنین خواہم - امی بیان تو چنین خواہم کرد - و این کتاب دست خود نوشتہ ام  
 ای دست خود نوشتہ ام اور اہل فارس کے نزدیک یہ حذف کتابے کا فصیح  
 ۱۰۰  
 عوض - جیسے شعر سعدی - لغو شد و بفر و غنڈن سیم کہ ہم کش فقر و تنگ  
 ۱۰۱  
 مقدار - جیسے شعر سعدی - سیم بھید کہ سلطان شہم و اور بہرہ بشکر نشانی از من  
 ۱۰۲  
 توسل - جیسے شعر سعدی - خدا یا جمعی بنی فاطمہ کہ قبول بیان کہنہ خاتہ

ابدا جیسے شعر سعدی ۱۸  
 و ساطت ۱۹ شعر ہنر کہ یافیت ہر تمام بد و تختا نے بر اور د نام  
 مثل ۲۰ شعر بیالای و در جهان نیست ۲۱ بگیتی کس امر ہم اور نیست  
 ترجمہ من یعنی اور شعر غنیمت ۲۲ لبسا گفت کامی مار چاہی من و اسامین پیش تو حیرا  
 ترجمہ علی العینی بر ۲۳ ہی چشم درخت دخی باز ہر ہر ہر یار ان کرد نفس از  
 مقابلہ ۲۴ شعر سعدی ۲۵ بدشت کہ آب یار در برغت محل ثریا بر د  
 ظرف ۲۶ شعر سعدی ۲۷ در گڑھ کہ تم عدم در برد و زانجا بصر اسے محشر برد  
 وقت ۲۸ شعر نظامی ۲۹ کہ کنون کی بغیر شادمانی کنم ۳۰ پیرا نہ جوین جوانی کنم  
 مطابق ۳۱ شعر سعدی ۳۲ تو نیز از بیدی بینی اندر سخن ۳۳ بخلق جهان آفرین کار کن  
 معنی مفعول ۳۴ شعر نظامی ۳۵ بخوابند کان سخن زماں مکن ۳۶ کہ از بازادون سایہ مخ  
 بدل ۳۷ اور حرف بے کبھی او سے بل یا جا با ہی جیسے سیو و سیب اور بھی  
 میم سے جیسے غلب و غرم اور کبھی فاس سے جیسے تب و ثقب ۳۸  
 بریز ۳۹ شعر نظامی ۴۰ چنین تا بقدر ہنقا و فر ۴۱ بہ تیغ آمد از رویان و بر ۴۲  
 اضافی ۴۳ شعر مصرع ۴۴ و زرد واری زبرد محتاج نہ ۴۵  
 لیاقت ۴۶ شعر صائب ۴۷ صائب کنون کہ در دیدارن بنامد ہست آن کہ راہ چاہد و پیر  
 جب فعل مضموم الال ۴۸ ہے اتنی ہی تو مضموم ہوئی ہو و گرنہ مضموم نہ لیا کہ کنون  
 و چین اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی اور باسی فارسی کا کبھی فاس کے ساتھ بدل ہوئی

[illegible]

اور کبھی بابے موحده کے ساتھ جیسے پیروزہ و فیروزہ و پیل و فیل و سپید  
و سفید و برودہ و پرودہ \*

## حرف التاء

تاء کے معنی لغت میں خمیر سر جو ش کے ہیں اور استعمال فارسی میں ضمیر  
واحد حاضر مفعولی اضافی کی ہے جیسے گفت و دولت اور جب ابتدائیں مضموم آتی ہیں اور  
اوسکے بعد کوئی اور لفظ نہ ملے تو اس تمام لفظ کی واسطے واو معدولہ اوسکے بعد زیادہ  
کیا جاتا ہے اور یہ واو کبھی تلفظ میں آتا ہے اور کبھی نہیں آتا۔ اول کی مثال شعر سعدی  
سے دوستان را کجا کنی محروم تو کہ بادشمنان نظر داری۔ واو معدولہ مکتوب غم لفظ  
جیسے شعر سعدی سے تو اصل وجود آمدی از نخست ہو و اگر ہم یہ وجود شد فرست  
اور جب یہ تاء دوسرے کلمہ سے ملتی ہے تو ضرورت زیادہ کرنے داو  
کی نہیں ہوتی جیسے (رست) و ترا اور آخر کلمہ میں ساکن آتی ہے جیسے شعر  
سعدی سے خدایت ثنا گفت تجیل کردہ زمین بوسق تو جیریل کردہ تہا  
نہرند زبان بستہ دار بہ تات نگونہد گوزنہا را۔ اور کبھی بمعنی خود کے آتی  
ہے شعر نظامی سے چنان گرم کن غم را کہ تو بہ کہ خرقہ الیم جو ایم ہو تو اور یہ شعر  
گیرم کہ غمت نیست غم با ہم نیست۔ اور کبھی ابتدائی ہے جیسے فراموش فراموش  
سے زبانش کرد پاخ را فراموش۔ ہا و از موحی بڑیدہ گشت۔ اور تاء لفظ  
ہیت و انت کبھی زیادہ بمعنی خمیر و زہی کے آتی ہے اور کبھی ضاف الیہ کی آتی ہے اور

اور کبھی ابتدائی ہے جیسے فراموش فراموش  
سے زبانش کرد پاخ را فراموش۔ ہا و از موحی بڑیدہ گشت۔ اور تاء لفظ  
ہیت و انت کبھی زیادہ بمعنی خمیر و زہی کے آتی ہے اور کبھی ضاف الیہ کی آتی ہے اور



کی مثال مصرع <sup>۱</sup> اینت <sup>۲</sup> بستر آنت <sup>۳</sup> بشتر بنام <sup>۴</sup> مضاف الیہ کی مثال شعر <sup>۵</sup> آہنت  
 بخشودن آنت <sup>۶</sup> بخشیدن <sup>۷</sup> آہنت <sup>۸</sup> پوشیدن <sup>۹</sup> آنت <sup>۱۰</sup> پوشیدن <sup>۱۱</sup> او کبھی تے جیم  
 نازی سے بدلی جاتی ہے <sup>۱۲</sup> جیسے تاراج و تارک <sup>۱۳</sup> شعر <sup>۱۴</sup> برفرق <sup>۱۵</sup> فرشت <sup>۱۶</sup> لڑکھات <sup>۱۷</sup> \*  
 تاتا ہمسر و تارات <sup>۱۸</sup> \* اور کبھی ال سے <sup>۱۹</sup> جیسے فوت <sup>۲۰</sup> اور فوت <sup>۲۱</sup> اور گنبت <sup>۲۲</sup> اور گنبت <sup>۲۳</sup> اور  
 زرتشت <sup>۲۴</sup> اور زرتشت <sup>۲۵</sup> - اور جوئے الف کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے اور  
 کسی معنی ہوتے ہیں \*

ابتدا۔ جیسے شعر <sup>۱</sup> تاؤ رفتی ز برم ای گل <sup>۲</sup> لبان <sup>۳</sup> بد <sup>۴</sup> طفل شکست <sup>۵</sup> بیاٹی  
 بیامان پدر \*

انتہا۔ جیسے شعر <sup>۱</sup> حدی <sup>۲</sup> کہ تا بفلک <sup>۳</sup> تا <sup>۴</sup> و خورشید <sup>۵</sup> ہست <sup>۶</sup> درین <sup>۷</sup> فرشت <sup>۸</sup> کہ جاوید  
 شرو۔ جیسے شعر <sup>۱</sup> تا <sup>۲</sup> جامع <sup>۳</sup> کمان <sup>۴</sup> موجب <sup>۵</sup> نہشتند <sup>۶</sup> مروت <sup>۷</sup> تعین <sup>۸</sup> نہشت <sup>۹</sup> اطلاق <sup>۱۰</sup> اعم  
 علت۔ جیسے شعر <sup>۱</sup> الا <sup>۲</sup> اذت <sup>۳</sup> کم <sup>۴</sup> پرری <sup>۵</sup> \* کہ امید <sup>۶</sup> داری <sup>۷</sup> کہ زور <sup>۸</sup> زور  
 زینہار۔ جیسے شعر <sup>۱</sup> سعد <sup>۲</sup> ز <sup>۳</sup> صاحب <sup>۴</sup> فضل <sup>۵</sup> تا سخن <sup>۶</sup> نشنوی <sup>۷</sup> \* کہ <sup>۸</sup> کار <sup>۹</sup> بند <sup>۱۰</sup> شہان <sup>۱۱</sup> شو  
 عدد۔ جیسے شعر <sup>۱</sup> مولوی <sup>۲</sup> وم <sup>۳</sup> کہ <sup>۴</sup> بگویم <sup>۵</sup> شرح <sup>۶</sup> این <sup>۷</sup> بیخود <sup>۸</sup> و <sup>۹</sup> ثنوی <sup>۱۰</sup> نہفتا <sup>۱۱</sup> و <sup>۱۲</sup> کا <sup>۱۳</sup> کا <sup>۱۴</sup> شو  
 اور علی <sup>۱۵</sup> ہذا <sup>۱۶</sup> و <sup>۱۷</sup> تا <sup>۱۸</sup> و <sup>۱۹</sup> تا <sup>۲۰</sup> و <sup>۲۱</sup> تا <sup>۲۲</sup> و <sup>۲۳</sup> تا <sup>۲۴</sup> و <sup>۲۵</sup> تا <sup>۲۶</sup> و <sup>۲۷</sup> تا <sup>۲۸</sup> و <sup>۲۹</sup> تا <sup>۳۰</sup> و <sup>۳۱</sup> تا <sup>۳۲</sup> و <sup>۳۳</sup> تا <sup>۳۴</sup> و <sup>۳۵</sup> تا <sup>۳۶</sup> و <sup>۳۷</sup> تا <sup>۳۸</sup> و <sup>۳۹</sup> تا <sup>۴۰</sup> و <sup>۴۱</sup> تا <sup>۴۲</sup> و <sup>۴۳</sup> تا <sup>۴۴</sup> و <sup>۴۵</sup> تا <sup>۴۶</sup> و <sup>۴۷</sup> تا <sup>۴۸</sup> و <sup>۴۹</sup> تا <sup>۵۰</sup> و <sup>۵۱</sup> تا <sup>۵۲</sup> و <sup>۵۳</sup> تا <sup>۵۴</sup> و <sup>۵۵</sup> تا <sup>۵۶</sup> و <sup>۵۷</sup> تا <sup>۵۸</sup> و <sup>۵۹</sup> تا <sup>۶۰</sup> و <sup>۶۱</sup> تا <sup>۶۲</sup> و <sup>۶۳</sup> تا <sup>۶۴</sup> و <sup>۶۵</sup> تا <sup>۶۶</sup> و <sup>۶۷</sup> تا <sup>۶۸</sup> و <sup>۶۹</sup> تا <sup>۷۰</sup> و <sup>۷۱</sup> تا <sup>۷۲</sup> و <sup>۷۳</sup> تا <sup>۷۴</sup> و <sup>۷۵</sup> تا <sup>۷۶</sup> و <sup>۷۷</sup> تا <sup>۷۸</sup> و <sup>۷۹</sup> تا <sup>۸۰</sup> و <sup>۸۱</sup> تا <sup>۸۲</sup> و <sup>۸۳</sup> تا <sup>۸۴</sup> و <sup>۸۵</sup> تا <sup>۸۶</sup> و <sup>۸۷</sup> تا <sup>۸۸</sup> و <sup>۸۹</sup> تا <sup>۹۰</sup> و <sup>۹۱</sup> تا <sup>۹۲</sup> و <sup>۹۳</sup> تا <sup>۹۴</sup> و <sup>۹۵</sup> تا <sup>۹۶</sup> و <sup>۹۷</sup> تا <sup>۹۸</sup> و <sup>۹۹</sup> تا <sup>۱۰۰</sup> و <sup>۱۰۱</sup> تا <sup>۱۰۲</sup> و <sup>۱۰۳</sup> تا <sup>۱۰۴</sup> و <sup>۱۰۵</sup> تا <sup>۱۰۶</sup> و <sup>۱۰۷</sup> تا <sup>۱۰۸</sup> و <sup>۱۰۹</sup> تا <sup>۱۱۰</sup> و <sup>۱۱۱</sup> تا <sup>۱۱۲</sup> و <sup>۱۱۳</sup> تا <sup>۱۱۴</sup> و <sup>۱۱۵</sup> تا <sup>۱۱۶</sup> و <sup>۱۱۷</sup> تا <sup>۱۱۸</sup> و <sup>۱۱۹</sup> تا <sup>۱۲۰</sup> و <sup>۱۲۱</sup> تا <sup>۱۲۲</sup> و <sup>۱۲۳</sup> تا <sup>۱۲۴</sup> و <sup>۱۲۵</sup> تا <sup>۱۲۶</sup> و <sup>۱۲۷</sup> تا <sup>۱۲۸</sup> و <sup>۱۲۹</sup> تا <sup>۱۳۰</sup> و <sup>۱۳۱</sup> تا <sup>۱۳۲</sup> و <sup>۱۳۳</sup> تا <sup>۱۳۴</sup> و <sup>۱۳۵</sup> تا <sup>۱۳۶</sup> و <sup>۱۳۷</sup> تا <sup>۱۳۸</sup> و <sup>۱۳۹</sup> تا <sup>۱۴۰</sup> و <sup>۱۴۱</sup> تا <sup>۱۴۲</sup> و <sup>۱۴۳</sup> تا <sup>۱۴۴</sup> و <sup>۱۴۵</sup> تا <sup>۱۴۶</sup> و <sup>۱۴۷</sup> تا <sup>۱۴۸</sup> و <sup>۱۴۹</sup> تا <sup>۱۵۰</sup> و <sup>۱۵۱</sup> تا <sup>۱۵۲</sup> و <sup>۱۵۳</sup> تا <sup>۱۵۴</sup> و <sup>۱۵۵</sup> تا <sup>۱۵۶</sup> و <sup>۱۵۷</sup> تا <sup>۱۵۸</sup> و <sup>۱۵۹</sup> تا <sup>۱۶۰</sup> و <sup>۱۶۱</sup> تا <sup>۱۶۲</sup> و <sup>۱۶۳</sup> تا <sup>۱۶۴</sup> و <sup>۱۶۵</sup> تا <sup>۱۶۶</sup> و <sup>۱۶۷</sup> تا <sup>۱۶۸</sup> و <sup>۱۶۹</sup> تا <sup>۱۷۰</sup> و <sup>۱۷۱</sup> تا <sup>۱۷۲</sup> و <sup>۱۷۳</sup> تا <sup>۱۷۴</sup> و <sup>۱۷۵</sup> تا <sup>۱۷۶</sup> و <sup>۱۷۷</sup> تا <sup>۱۷۸</sup> و <sup>۱۷۹</sup> تا <sup>۱۸۰</sup> و <sup>۱۸۱</sup> تا <sup>۱۸۲</sup> و <sup>۱۸۳</sup> تا <sup>۱۸۴</sup> و <sup>۱۸۵</sup> تا <sup>۱۸۶</sup> و <sup>۱۸۷</sup> تا <sup>۱۸۸</sup> و <sup>۱۸۹</sup> تا <sup>۱۹۰</sup> و <sup>۱۹۱</sup> تا <sup>۱۹۲</sup> و <sup>۱۹۳</sup> تا <sup>۱۹۴</sup> و <sup>۱۹۵</sup> تا <sup>۱۹۶</sup> و <sup>۱۹۷</sup> تا <sup>۱۹۸</sup> و <sup>۱۹۹</sup> تا <sup>۲۰۰</sup> و <sup>۲۰۱</sup> تا <sup>۲۰۲</sup> و <sup>۲۰۳</sup> تا <sup>۲۰۴</sup> و <sup>۲۰۵</sup> تا <sup>۲۰۶</sup> و <sup>۲۰۷</sup> تا <sup>۲۰۸</sup> و <sup>۲۰۹</sup> تا <sup>۲۱۰</sup> و <sup>۲۱۱</sup> تا <sup>۲۱۲</sup> و <sup>۲۱۳</sup> تا <sup>۲۱۴</sup> و <sup>۲۱۵</sup> تا <sup>۲۱۶</sup> و <sup>۲۱۷</sup> تا <sup>۲۱۸</sup> و <sup>۲۱۹</sup> تا <sup>۲۲۰</sup> و <sup>۲۲۱</sup> تا <sup>۲۲۲</sup> و <sup>۲۲۳</sup> تا <sup>۲۲۴</sup> و <sup>۲۲۵</sup> تا <sup>۲۲۶</sup> و <sup>۲۲۷</sup> تا <sup>۲۲۸</sup> و <sup>۲۲۹</sup> تا <sup>۲۳۰</sup> و <sup>۲۳۱</sup> تا <sup>۲۳۲</sup> و <sup>۲۳۳</sup> تا <sup>۲۳۴</sup> و <sup>۲۳۵</sup> تا <sup>۲۳۶</sup> و <sup>۲۳۷</sup> تا <sup>۲۳۸</sup> و <sup>۲۳۹</sup> تا <sup>۲۴۰</sup> و <sup>۲۴۱</sup> تا <sup>۲۴۲</sup> و <sup>۲۴۳</sup> تا <sup>۲۴۴</sup> و <sup>۲۴۵</sup> تا <sup>۲۴۶</sup> و <sup>۲۴۷</sup> تا <sup>۲۴۸</sup> و <sup>۲۴۹</sup> تا <sup>۲۵۰</sup> و <sup>۲۵۱</sup> تا <sup>۲۵۲</sup> و <sup>۲۵۳</sup> تا <sup>۲۵۴</sup> و <sup>۲۵۵</sup> تا <sup>۲۵۶</sup> و <sup>۲۵۷</sup> تا <sup>۲۵۸</sup> و <sup>۲۵۹</sup> تا <sup>۲۶۰</sup> و <sup>۲۶۱</sup> تا <sup>۲۶۲</sup> و <sup>۲۶۳</sup> تا <sup>۲۶۴</sup> و <sup>۲۶۵</sup> تا <sup>۲۶۶</sup> و <sup>۲۶۷</sup> تا <sup>۲۶۸</sup> و <sup>۲۶۹</sup> تا <sup>۲۷۰</sup> و <sup>۲۷۱</sup> تا <sup>۲۷۲</sup> و <sup>۲۷۳</sup> تا <sup>۲۷۴</sup> و <sup>۲۷۵</sup> تا <sup>۲۷۶</sup> و <sup>۲۷۷</sup> تا <sup>۲۷۸</sup> و <sup>۲۷۹</sup> تا <sup>۲۸۰</sup> و <sup>۲۸۱</sup> تا <sup>۲۸۲</sup> و <sup>۲۸۳</sup> تا <sup>۲۸۴</sup> و <sup>۲۸۵</sup> تا <sup>۲۸۶</sup> و <sup>۲۸۷</sup> تا <sup>۲۸۸</sup> و <sup>۲۸۹</sup> تا <sup>۲۹۰</sup> و <sup>۲۹۱</sup> تا <sup>۲۹۲</sup> و <sup>۲۹۳</sup> تا <sup>۲۹۴</sup> و <sup>۲۹۵</sup> تا <sup>۲۹۶</sup> و <sup>۲۹۷</sup> تا <sup>۲۹۸</sup> و <sup>۲۹۹</sup> تا <sup>۳۰۰</sup> و <sup>۳۰۱</sup> تا <sup>۳۰۲</sup> و <sup>۳۰۳</sup> تا <sup>۳۰۴</sup> و <sup>۳۰۵</sup> تا <sup>۳۰۶</sup> و <sup>۳۰۷</sup> تا <sup>۳۰۸</sup> و <sup>۳۰۹</sup> تا <sup>۳۱۰</sup> و <sup>۳۱۱</sup> تا <sup>۳۱۲</sup> و <sup>۳۱۳</sup> تا <sup>۳۱۴</sup> و <sup>۳۱۵</sup> تا <sup>۳۱۶</sup> و <sup>۳۱۷</sup> تا <sup>۳۱۸</sup> و <sup>۳۱۹</sup> تا <sup>۳۲۰</sup> و <sup>۳۲۱</sup> تا <sup>۳۲۲</sup> و <sup>۳۲۳</sup> تا <sup>۳۲۴</sup> و <sup>۳۲۵</sup> تا <sup>۳۲۶</sup> و <sup>۳۲۷</sup> تا <sup>۳۲۸</sup> و <sup>۳۲۹</sup> تا <sup>۳۳۰</sup> و <sup>۳۳۱</sup> تا <sup>۳۳۲</sup> و <sup>۳۳۳</sup> تا <sup>۳۳۴</sup> و <sup>۳۳۵</sup> تا <sup>۳۳۶</sup> و <sup>۳۳۷</sup> تا <sup>۳۳۸</sup> و <sup>۳۳۹</sup> تا <sup>۳۴۰</sup> و <sup>۳۴۱</sup> تا <sup>۳۴۲</sup> و <sup>۳۴۳</sup> تا <sup>۳۴۴</sup> و <sup>۳۴۵</sup> تا <sup>۳۴۶</sup> و <sup>۳۴۷</sup> تا <sup>۳۴۸</sup> و <sup>۳۴۹</sup> تا <sup>۳۵۰</sup> و <sup>۳۵۱</sup> تا <sup>۳۵۲</sup> و <sup>۳۵۳</sup> تا <sup>۳۵۴</sup> و <sup>۳۵۵</sup> تا <sup>۳۵۶</sup> و <sup>۳۵۷</sup> تا <sup>۳۵۸</sup> و <sup>۳۵۹</sup> تا <sup>۳۶۰</sup> و <sup>۳۶۱</sup> تا <sup>۳۶۲</sup> و <sup>۳۶۳</sup> تا <sup>۳۶۴</sup> و <sup>۳۶۵</sup> تا <sup>۳۶۶</sup> و <sup>۳۶۷</sup> تا <sup>۳۶۸</sup> و <sup>۳۶۹</sup> تا <sup>۳۷۰</sup> و <sup>۳۷۱</sup> تا <sup>۳۷۲</sup> و <sup>۳۷۳</sup> تا <sup>۳۷۴</sup> و <sup>۳۷۵</sup> تا <sup>۳۷۶</sup> و <sup>۳۷۷</sup> تا <sup>۳۷۸</sup> و <sup>۳۷۹</sup> تا <sup>۳۸۰</sup> و <sup>۳۸۱</sup> تا <sup>۳۸۲</sup> و <sup>۳۸۳</sup> تا <sup>۳۸۴</sup> و <sup>۳۸۵</sup> تا <sup>۳۸۶</sup> و <sup>۳۸۷</sup> تا <sup>۳۸۸</sup> و <sup>۳۸۹</sup> تا <sup>۳۹۰</sup> و <sup>۳۹۱</sup> تا <sup>۳۹۲</sup> و <sup>۳۹۳</sup> تا <sup>۳۹۴</sup> و <sup>۳۹۵</sup> تا <sup>۳۹۶</sup> و <sup>۳۹۷</sup> تا <sup>۳۹۸</sup> و <sup>۳۹۹</sup> تا <sup>۴۰۰</sup> و <sup>۴۰۱</sup> تا <sup>۴۰۲</sup> و <sup>۴۰۳</sup> تا <sup>۴۰۴</sup> و <sup>۴۰۵</sup> تا <sup>۴۰۶</sup> و <sup>۴۰۷</sup> تا <sup>۴۰۸</sup> و <sup>۴۰۹</sup> تا <sup>۴۱۰</sup> و <sup>۴۱۱</sup> تا <sup>۴۱۲</sup> و <sup>۴۱۳</sup> تا <sup>۴۱۴</sup> و <sup>۴۱۵</sup> تا <sup>۴۱۶</sup> و <sup>۴۱۷</sup> تا <sup>۴۱۸</sup> و <sup>۴۱۹</sup> تا <sup>۴۲۰</sup> و <sup>۴۲۱</sup> تا <sup>۴۲۲</sup> و <sup>۴۲۳</sup> تا <sup>۴۲۴</sup> و <sup>۴۲۵</sup> تا <sup>۴۲۶</sup> و <sup>۴۲۷</sup> تا <sup>۴۲۸</sup> و <sup>۴۲۹</sup> تا <sup>۴۳۰</sup> و <sup>۴۳۱</sup> تا <sup>۴۳۲</sup> و <sup>۴۳۳</sup> تا <sup>۴۳۴</sup> و <sup>۴۳۵</sup> تا <sup>۴۳۶</sup> و <sup>۴۳۷</sup> تا <sup>۴۳۸</sup> و <sup>۴۳۹</sup> تا <sup>۴۴۰</sup> و <sup>۴۴۱</sup> تا <sup>۴۴۲</sup> و <sup>۴۴۳</sup> تا <sup>۴۴۴</sup> و <sup>۴۴۵</sup> تا <sup>۴۴۶</sup> و <sup>۴۴۷</sup> تا <sup>۴۴۸</sup> و <sup>۴۴۹</sup> تا <sup>۴۵۰</sup> و <sup>۴۵۱</sup> تا <sup>۴۵۲</sup> و <sup>۴۵۳</sup> تا <sup>۴۵۴</sup> و <sup>۴۵۵</sup> تا <sup>۴۵۶</sup> و <sup>۴۵۷</sup> تا <sup>۴۵۸</sup> و <sup>۴۵۹</sup> تا <sup>۴۶۰</sup> و <sup>۴۶۱</sup> تا <sup>۴۶۲</sup> و <sup>۴۶۳</sup> تا <sup>۴۶۴</sup> و <sup>۴۶۵</sup> تا <sup>۴۶۶</sup> و <sup>۴۶۷</sup> تا <sup>۴۶۸</sup> و <sup>۴۶۹</sup> تا <sup>۴۷۰</sup> و <sup>۴۷۱</sup> تا <sup>۴۷۲</sup> و <sup>۴۷۳</sup> تا <sup>۴۷۴</sup> و <sup>۴۷۵</sup> تا <sup>۴۷۶</sup> و <sup>۴۷۷</sup> تا <sup>۴۷۸</sup> و <sup>۴۷۹</sup> تا <sup>۴۸۰</sup> و <sup>۴۸۱</sup> تا <sup>۴۸۲</sup> و <sup>۴۸۳</sup> تا <sup>۴۸۴</sup> و <sup>۴۸۵</sup> تا <sup>۴۸۶</sup> و <sup>۴۸۷</sup> تا <sup>۴۸۸</sup> و <sup>۴۸۹</sup> تا <sup>۴۹۰</sup> و <sup>۴۹۱</sup> تا <sup>۴۹۲</sup> و <sup>۴۹۳</sup> تا <sup>۴۹۴</sup> و <sup>۴۹۵</sup> تا <sup>۴۹۶</sup> و <sup>۴۹۷</sup> تا <sup>۴۹۸</sup> و <sup>۴۹۹</sup> تا <sup>۵۰۰</sup> و <sup>۵۰۱</sup> تا <sup>۵۰۲</sup> و <sup>۵۰۳</sup> تا <sup>۵۰۴</sup> و <sup>۵۰۵</sup> تا <sup>۵۰۶</sup> و <sup>۵۰۷</sup> تا <sup>۵۰۸</sup> و <sup>۵۰۹</sup> تا <sup>۵۱۰</sup> و <sup>۵۱۱</sup> تا <sup>۵۱۲</sup> و <sup>۵۱۳</sup> تا <sup>۵۱۴</sup> و <sup>۵۱۵</sup> تا <sup>۵۱۶</sup> و <sup>۵۱۷</sup> تا <sup>۵۱۸</sup> و <sup>۵۱۹</sup> تا <sup>۵۲۰</sup> و <sup>۵۲۱</sup> تا <sup>۵۲۲</sup> و <sup>۵۲۳</sup> تا <sup>۵۲۴</sup> و <sup>۵۲۵</sup> تا <sup>۵۲۶</sup> و <sup>۵۲۷</sup> تا <sup>۵۲۸</sup> و <sup>۵۲۹</sup> تا <sup>۵۳۰</sup> و <sup>۵۳۱</sup> تا <sup>۵۳۲</sup> و <sup>۵۳۳</sup> تا <sup>۵۳۴</sup> و <sup>۵۳۵</sup> تا <sup>۵۳۶</sup> و <sup>۵۳۷</sup> تا <sup>۵۳۸</sup> و <sup>۵۳۹</sup> تا <sup>۵۴۰</sup> و <sup>۵۴۱</sup> تا <sup>۵۴۲</sup> و <sup>۵۴۳</sup> تا <sup>۵۴۴</sup> و <sup>۵۴۵</sup> تا <sup>۵۴۶</sup> و <sup>۵۴۷</sup> تا <sup>۵۴۸</sup> و <sup>۵۴۹</sup> تا <sup>۵۵۰</sup> و <sup>۵۵۱</sup> تا <sup>۵۵۲</sup> و <sup>۵۵۳</sup> تا <sup>۵۵۴</sup> و <sup>۵۵۵</sup> تا <sup>۵۵۶</sup> و <sup>۵۵۷</sup> تا <sup>۵۵۸</sup> و <sup>۵۵۹</sup> تا <sup>۵۶۰</sup> و <sup>۵۶۱</sup> تا <sup>۵۶۲</sup> و <sup>۵۶۳</sup> تا <sup>۵۶۴</sup> و <sup>۵۶۵</sup> تا <sup>۵۶۶</sup> و <sup>۵۶۷</sup> تا <sup>۵۶۸</sup> و <sup>۵۶۹</sup> تا <sup>۵۷۰</sup> و <sup>۵۷۱</sup> تا <sup>۵۷۲</sup> و <sup>۵۷۳</sup> تا <sup>۵۷۴</sup> و <sup>۵۷۵</sup> تا <sup>۵۷۶</sup> و <sup>۵۷۷</sup> تا <sup>۵۷۸</sup> و <sup>۵۷۹</sup> تا <sup>۵۸۰</sup> و <sup>۵۸۱</sup> تا <sup>۵۸۲</sup> و <sup>۵۸۳</sup> تا <sup>۵۸۴</sup> و <sup>۵۸۵</sup> تا <sup>۵۸۶</sup> و <sup>۵۸۷</sup> تا <sup>۵۸۸</sup> و <sup>۵۸۹</sup> تا <sup>۵۹۰</sup> و <sup>۵۹۱</sup> تا <sup>۵۹۲</sup> و <sup>۵۹۳</sup> تا <sup>۵۹۴</sup> و <sup>۵۹۵</sup> تا <sup>۵۹۶</sup> و <sup>۵۹۷</sup> تا <sup>۵۹۸</sup> و <sup>۵۹۹</sup> تا <sup>۶۰۰</sup> و <sup>۶۰۱</sup> تا <sup>۶۰۲</sup> و <sup>۶۰۳</sup> تا <sup>۶۰۴</sup> و <sup>۶۰۵</sup> تا <sup>۶۰۶</sup> و <sup>۶۰۷</sup> تا <sup>۶۰۸</sup> و <sup>۶۰۹</sup> تا <sup>۶۱۰</sup> و <sup>۶۱۱</sup> تا <sup>۶۱۲</sup> و <sup>۶۱۳</sup> تا <sup>۶۱۴</sup> و <sup>۶۱۵</sup> تا <sup>۶۱۶</sup> و <sup>۶۱۷</sup> تا <sup>۶۱۸</sup> و <sup>۶۱۹</sup> تا <sup>۶۲۰</sup> و <sup>۶۲۱</sup> تا <sup>۶۲۲</sup> و <sup>۶۲۳</sup> تا <sup>۶۲۴</sup> و <sup>۶۲۵</sup> تا <sup>۶۲۶</sup> و <sup>۶۲۷</sup> تا <sup>۶۲۸</sup> و <sup>۶۲۹</sup> تا <sup>۶۳۰</sup> و <sup>۶۳۱</sup> تا <sup>۶۳۲</sup> و <sup>۶۳۳</sup> تا <sup>۶۳۴</sup> و <sup>۶۳۵</sup> تا <sup>۶۳۶</sup> و <sup>۶۳۷</sup> تا <sup>۶۳۸</sup> و <sup>۶۳۹</sup> تا <sup>۶۴۰</sup> و <sup>۶۴۱</sup> تا <sup>۶۴۲</sup> و <sup>۶۴۳</sup> تا <sup>۶۴۴</sup> و <sup>۶۴۵</sup> تا <sup>۶۴۶</sup> و <sup>۶۴۷</sup> تا <sup>۶۴۸</sup> و <sup>۶۴۹</sup> تا <sup>۶۵۰</sup> و <sup>۶۵۱</sup> تا <sup>۶۵۲</sup> و <sup>۶۵۳</sup> تا <sup>۶۵۴</sup> و <sup>۶۵۵</sup> تا <sup>۶۵۶</sup> و <sup>۶۵۷</sup> تا <sup>۶۵۸</sup> و <sup>۶۵۹</sup> تا <sup>۶۶۰</sup> و <sup>۶۶۱</sup> تا <sup>۶۶۲</sup> و <sup>۶۶۳</sup> تا <sup>۶۶۴</sup> و <sup>۶۶۵</sup> تا <sup>۶۶۶</sup> و <sup>۶۶۷</sup> تا <sup>۶۶۸</sup> و <sup>۶۶۹</sup> تا <sup>۶۷۰</sup> و <sup>۶۷۱</sup> تا <sup>۶۷۲</sup> و <sup>۶۷۳</sup> تا <sup>۶۷۴</sup> و <sup>۶۷۵</sup> تا <sup>۶۷۶</sup> و <sup>۶۷۷</sup> تا <sup>۶۷۸</sup> و <sup>۶۷۹</sup> تا <sup>۶۸۰</sup> و <sup>۶۸۱</sup> تا <sup>۶۸۲</sup> و <sup>۶۸۳</sup> تا <sup>۶۸۴</sup> و <sup>۶۸۵</sup> تا <sup>۶۸۶</sup> و <sup>۶۸۷</sup> تا <sup>۶۸۸</sup> و <sup>۶۸۹</sup> تا <sup>۶۹۰</sup> و <sup>۶۹۱</sup> تا <sup>۶۹۲</sup> و <sup>۶۹۳</sup> تا <sup>۶۹۴</sup> و <sup>۶۹۵</sup> تا <sup>۶۹۶</sup> و <sup>۶۹۷</sup> تا <sup>۶۹۸</sup> و <sup>۶۹۹</sup> تا <sup>۷۰۰</sup> و <sup>۷۰۱</sup> تا <sup>۷۰۲</sup> و <sup>۷۰۳</sup> تا <sup>۷۰۴</sup> و <sup>۷۰۵</sup> تا <sup>۷۰۶</sup> و <sup>۷۰۷</sup> تا <sup>۷۰۸</sup> و <sup>۷۰۹</sup> تا <sup>۷۱۰</sup> و <sup>۷۱۱</sup> تا <sup>۷۱۲</sup> و <sup>۷۱۳</sup> تا <sup>۷۱۴</sup> و <sup>۷۱۵</sup> تا <sup>۷۱۶</sup> و <sup>۷۱۷</sup> تا <sup>۷۱۸</sup> و <sup>۷۱۹</sup> تا <sup>۷۲۰</sup> و <sup>۷۲۱</sup> تا <sup>۷۲۲</sup> و <sup>۷۲۳</sup> تا <sup>۷۲۴</sup> و <sup>۷۲۵</sup> تا <sup>۷۲۶</sup> و <sup>۷۲۷</sup> تا <sup>۷۲۸</sup> و <sup>۷۲۹</sup> تا <sup>۷۳۰</sup> و <sup>۷۳۱</sup> تا <sup>۷۳۲</sup> و <sup>۷۳۳</sup> تا <sup>۷۳۴</sup> و <sup>۷۳۵</sup> تا <sup>۷۳۶</sup> و <sup>۷۳۷</sup> تا <sup>۷۳۸</sup> و <sup>۷۳۹</sup> تا <sup>۷۴۰</sup> و <sup>۷۴۱</sup> تا <sup>۷۴۲</sup> و <sup>۷۴۳</sup> تا <sup>۷۴۴</sup> و <sup>۷۴۵</sup> تا <sup>۷۴۶</sup> و <sup>۷۴۷</sup> تا <sup>۷۴۸</sup> و <sup>۷۴۹</sup> تا <sup>۷۵۰</sup> و <sup>۷۵۱</sup> تا <sup>۷۵۲</sup> و <sup>۷۵۳</sup> تا <sup>۷۵۴</sup> و <sup>۷۵۵</sup> تا <sup>۷۵۶</sup> و <sup>۷۵۷</sup> تا <sup>۷۵۸</sup> و <sup>۷۵۹</sup> تا <sup>۷۶۰</sup> و <sup>۷۶۱</sup> تا <sup>۷۶۲</sup> و <sup>۷۶۳</sup> تا <sup>۷۶۴</sup> و <sup>۷۶۵</sup> تا <sup>۷۶۶</sup> و <sup>۷۶۷</sup> تا <sup>۷۶۸</sup> و <sup>۷۶۹</sup> تا <sup>۷۷۰</sup> و <sup>۷۷۱</sup> تا <sup>۷۷۲</sup> و <sup>۷۷۳</sup> تا <sup>۷۷۴</sup> و <sup>۷۷۵</sup> تا <sup>۷۷۶</sup> و <sup>۷۷۷</sup> تا <sup>۷۷۸</sup> و <sup>۷۷۹</sup> تا <sup>۷۸۰</sup> و <sup>۷۸۱</sup> تا <sup>۷۸۲</sup> و <sup>۷۸۳</sup> تا <sup>۷۸۴</sup> و <sup>۷۸۵</sup> تا <sup>۷۸۶</sup> و <sup>۷۸۷</sup> تا <sup>۷۸۸</sup> و <sup>۷۸۹</sup> تا <sup>۷۹۰</sup> و <sup>۷۹۱</sup> تا <sup>۷۹۲</sup> و <sup>۷۹۳</sup> تا <sup>۷۹۴</sup> و <sup>۷۹۵</sup> تا <sup>۷۹۶</sup> و <sup>۷۹۷</sup> تا <sup>۷۹۸</sup> و <sup>۷۹۹</sup> تا <sup>۸۰۰</sup> و <sup>۸۰۱</sup> تا <sup>۸۰۲</sup> و <sup>۸۰۳</sup> تا <sup>۸۰۴</sup> و <sup>۸۰۵</sup> تا <sup>۸۰۶</sup> و <sup>۸۰۷</sup> تا <sup>۸۰۸</sup> و <sup>۸۰۹</sup> تا <sup>۸۱۰</sup> و <sup>۸۱۱</sup> تا <sup>۸۱۲</sup> و <sup>۸۱۳</sup> تا <sup>۸۱۴</sup> و <sup>۸۱۵</sup> تا <sup>۸۱۶</sup> و <sup>۸۱۷</sup> تا <sup>۸۱۸</sup> و <sup>۸۱۹</sup> تا <sup>۸۲۰</sup> و <sup>۸۲۱</sup> تا <sup>۸۲۲</sup> و <sup>۸۲۳</sup> تا <sup>۸۲۴</sup> و <sup>۸۲۵</sup> تا <sup>۸۲۶</sup> و <sup>۸۲۷</sup> تا <sup>۸۲۸</sup> و <sup>۸۲۹</sup> تا <sup>۸۳۰</sup> و <sup>۸۳۱</sup> تا <sup>۸۳۲</sup> و <sup>۸۳۳</sup> تا <sup>۸۳۴</sup> و <sup>۸۳۵</sup> تا <sup>۸۳۶</sup> و <sup>۸۳۷</sup> تا <sup>۸۳۸</sup> و <sup>۸۳۹</sup> تا <sup>۸۴۰</sup> و <sup>۸۴۱</sup> تا <sup>۸۴۲</sup> و <sup>۸۴۳</sup> تا <sup>۸۴۴</sup> و <sup>۸۴۵</sup> تا <sup>۸۴۶</sup> و <sup>۸۴۷</sup> تا <sup>۸۴۸</sup> و <sup>۸۴۹</sup> تا <sup>۸۵۰</sup> و <sup>۸۵۱</sup> تا <sup>۸۵۲</sup> و <sup>۸۵۳</sup> تا <sup>۸۵۴</sup> و <sup>۸۵۵</sup> تا <sup>۸۵۶</sup> و <sup>۸۵۷</sup> تا <sup>۸۵۸</sup> و <sup>۸۵۹</sup> تا <sup>۸۶۰</sup> و <sup>۸۶۱</sup> تا <sup>۸۶۲</sup> و <sup>۸۶۳</sup> تا <sup>۸۶۴</sup> و <sup>۸۶۵</sup> تا <sup>۸۶۶</sup> و <sup>۸۶۷</sup> تا <sup>۸۶۸</sup> و <sup>۸۶۹</sup> تا <sup>۸۷۰</sup> و <sup>۸۷۱</sup> تا <sup>۸۷۲</sup> و <sup>۸۷۳</sup> تا <sup>۸۷۴</sup> و <sup>۸۷۵</sup> تا <sup>۸۷۶</sup> و <sup>۸۷۷</sup> تا <sup>۸۷۸</sup> و <sup>۸۷۹</sup> تا <sup>۸۸۰</sup> و <sup>۸۸۱</sup> تا <sup>۸۸۲</sup> و <sup>۸۸۳</sup> تا <sup>۸۸۴</sup> و <sup>۸۸۵</sup> تا <sup>۸۸۶</sup> و <sup>۸۸۷</sup> تا <sup>۸۸۸</sup> و <sup>۸</sup>

## حرف الثام

ثا۔ لغت میں یعنی نرم چیز یعنی چشپنم خم کے ہی اور آٹھ حروف مخصوصہ با  
عربی میں سے ہی اور لغت میں جو (ٹے) آیا ہی تو یہ لفظ ترکی ہی کہ نام پڑ  
اور سیاب کا تھا اور کیموت میں کاف فارسی اور ثاقوفانی ہی نہ تھے مثلاً

## حرف الحمیم

حیم لغت میں یعنی شترست ہی اور فارسی میں را سے معراج اور شین منقوطہ اور کا  
فارسی سے بی جاتی ہی جسے باج و باز شترے پر بیلاز دست شاہان طبرستان  
برغان ہوا اور تالاج و کاج و کاش شتر محمودہ جمال خود ایاز زوی نہان کرد  
نگاہی بیشش محو ای کاج و اور کاف فارسی سے تبدیل ہوا ہی جسے کیلا  
و جیلان و گوہر و جوہر اور تالے مثلاً ثاقوفانیہ سے تبدیل ہوا ہی جسے تالاج  
و تارات اور حیم فارسی کبھی کاف تانی سے تبدیل ہوتی ہی جسے زاک و زاک و اور  
گجینی اسے بھر سے جسے زچہ و زہ و چیشک و زیشک و اور کبھی شین منقوطہ  
جسے کاجی و کاشی و آخر کلمہ میں مفتوحہ مع ہائے خفیفی تصغیر کا فائدہ دیتی ہی  
دیگ و گیچہ و مور و مورچہ اور کبھی یائے تختانی اور کالے یا قبل زیادہ کی جاتی ہی جسے باخیم  
و کلیچہ و دریچہ و شکیرہ و دوشیرہ کہ ہل میں یہ دونوں لفظ شکیچہ و دوشیچہ تھے بعد  
چ ز سے تبدیل ہو گئی اور چ کبھی تعظیم کے واسطے آتی ہی جسے ع  
الدرد چہ بابے این سخت و اور کبھی واسطے حقارت کے آتی ہی جسے مصرعہ

ش  
لغت میں یعنی شترست  
عربی میں سے ہی اور  
تالاج و کاج و کاش  
برغان ہوا اور تالاج  
و کاج و کاش شتر  
محمودہ جمال خود  
ایاز زوی نہان کرد  
نگاہی بیشش محو  
ای کاج و اور کاف  
فارسی سے تبدیل  
ہوا ہی جسے کیلا  
و جیلان و گوہر  
و جوہر اور تالے  
مثلاً ثاقوفانیہ  
سے تبدیل ہوا ہی  
جسے تالاج و  
تارات اور حیم  
فارسی کبھی کاف  
تانی سے تبدیل  
ہوتی ہی جسے  
زاک و زاک و اور  
گجینی اسے بھر  
سے جسے زچہ و  
زہ و چیشک و  
زیشک و اور  
کبھی شین  
منقوطہ جسے  
کاجی و کاشی  
و آخر کلمہ میں  
مفتوحہ مع ہائے  
خفیفی تصغیر  
کا فائدہ دیتی  
ہی دیگ و گیچہ  
و مور و مورچہ  
اور کبھی یائے  
تختانی اور کالے  
یا قبل زیادہ  
کی جاتی ہی جسے  
باخیم و کلیچہ  
و دریچہ و شکیرہ  
و دوشیرہ کہ ہل  
میں یہ دونوں  
لفظ شکیچہ و  
دوشیچہ تھے  
بعد چ ز سے  
تبدیل ہو گئی  
اور چ کبھی  
تعظیم کے  
واسطے آتی  
ہی جسے ع  
الدرد چہ  
بابے این  
سخت و اور  
کبھی  
واسطے  
حقارت  
کے آتی  
ہی جسے  
مصرعہ



ہی کسی چیز شستنی چہ رہا شستنی + اور کبھی معنی خوب کے آتی ہے جیسے شعر  
چہ خرم کسی کو ہنگام دی + ہم آتش نہ پیش ہم مرغ دی +

بمعنی علت جیسے شعر چو شعلہ خساران وفائی چہ آتش نہ باشد ہزار آتش  
بمعنی سہما مخفف چہ چیز شعر یہ لیم بیدل مرلج نہ یج بودن ساز کوہ از عدم  
میسو شوم اسجام چہ داغ از کوہ اور کبھی معنی حسرت کے آتی ہے جیسے - اگر فلک یازم  
بودے چہ خوش بودے + اور جب ایک مصرع یا ایک شعر میں کرر واقع ہو تو  
قائدہ معنی تسو یہ یعنی برابری کا دیتی ہے جیسے مصرع سعدی سے چہ بخت مرون  
چہ بر صی خاک + اور جب جن شعر طے کے بعد واقع ہو تو استننا ضرور لازم آتا ہے  
استنناے لفظی جیسے شعر کہ چہ چہاں جگہ بیدی چوروزہ + ایک جہاں بیڈ  
نگشتی ہنوزہ + اور استنناے تقدیری جیسے شعر سعدی رہا اگر پیش خرمندہ  
بوقت مصلحت آن کہ در سخن کوشی + یہاں مصرعہ آگاہی سے پر لفظ لیکن کا مقدر  
ہی اور کبھی معنی ختصاص پر کے مستعمل ہوتی ہے جیسے ہر چہ و انجہ + مصرع  
ہر چہ یازد دست میر سدنیکوت +

## حرف الحار

لغت میں حاک کے معنی زن تیز زبان کے ہیں اور یہ حرف بھی بھجہ حرف  
ہشکارہ مخصوصہ زبان عربی ہی و نیز و حال جو فارسی میں مستعمل ہیں اصل میں  
ہیز و مال تھا +

لغت میں حاک کے معنی زن تیز زبان کے ہیں اور یہ حرف بھی بھجہ حرف  
ہشکارہ مخصوصہ زبان عربی ہی و نیز و حال جو فارسی میں مستعمل ہیں اصل میں  
ہیز و مال تھا +

## حرف الحاء

خا کے معنی لغت میں ہو کے گردن و موئے سرین ہیں اور امری خا  
کا اور جب آخر کلمہ میں آہی تو اسم فاعل ترکیبی ہو جاتا ہے جیسے یولاد خا و شکر خا  
وزن خا اور غین مجرہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے تاخ و تاغ و کین و کینغ اور قات  
بدل ہوتا ہے جیسے چخاق و چھاق اور ہا سے ہوز سے جیسے خجیر و ہجر اور سا  
و نوخت و پروخت و دوخت و سوخت وغیرہ کے مضارع میں زائے  
مجرہ سے تبدیل ہو جاتا ہے \*

## حرف اللال

لال لغت میں بمعنی زن بہ اندام کے ہے اور آخر کلمہ میں علامت مضارع کی  
ہی جیسے سازد و پروازد اور تالے فوفانی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے تراخ  
و تراج و شوید و شویت اور جب دو دالین متصل واقع ہوں ایک حذف ہو جاتی  
ہی جیسے سپید یو اور گرد ہن کہ اصل میں سپید یو اور گرد ہن تھا شعر  
سپید یو از تو ہلاک آمدہ است \* مرا ہم ز تو رو بجا ک آمدہ است \* اور جبکہ تالے  
فوفانی سے متصل ہوتی ہے تو واسطے رفع ثقالت کے حذف کر دیتے  
ہیں جیسے ز تو دیگر کہ اصل میں ز تو دیگر تھا اور کبھی سطا کلامہ اور آخر کلمہ میں  
ساقط ہو جاتی ہے جیسے شاد باش ہر کہ اصل میں شاد باش ہر فر د تھا اور کبھی  
لال مجرہ سے تبدیل ہوتی ہے جیسے آور و آذر و بنید و بنید \*

خ

و  
مرا ہم ز تو رو بجا ک آمدہ است \*  
سپید یو از تو ہلاک آمدہ است \*

## حرف الدال

ذال لغت میں بمعنی تاج خروس یعنی مرغ کے کس کو کہتے ہیں۔ یہ حرف ہشتاسے درمیان کلمہ کسی کلمہ فارسی کے اول یا آخر میں نہیں آتا جیسے گذشت و پذیرفت اور ذال دال سے بدل جاتی ہے جیسے استاد و استاد و کاغذ و کاغذ اور قاعدہ وال اور ذال پڑھنے کا اس باعی میں مندرج نہیں باعی آنا کلمہ لغوی سخن میرا نندہ و در معرض ذال ذال را بنشانند۔ قبل می آسا کن جز برای بود و دست و گردنہ وال معجم خوانند۔ اہل بلخ و غرغین کے نزدیک ذال معجمہ مطلق فارسی میں نہیں آتا اور بے تکلف قافیہ وال ذال جمع ہو جاتا ہے۔

## حرف الراء

راء لغت میں بمعنی کفچہ خرد اور مرد کینہ ور کے آیا ہے اور فارسی میں لازم تبدیل ہو جاتا ہے جیسے چار و چہال اور نیلوافر اور نیلوعل اور علامت کی ہے جیسے شعر سعدی دوستان اکجا کنی محروم ہو کہ بادشمنان نظرداری اور کبھی فائدہ معنی ضاقت کا دیتا ہے جیسے شعر کسان افشدا وک اندر حیرت اگر گفتی بدوزند سندان تیرہ اور کبھی علامت مفعول حذف ہو جاتی ہے جیسے مصرع۔ کو حاجت لب آئیں باکر کن اور بعد از آمعجہ اور از اور برای اور از پی کے آواز بد ہوتا ہے جیسے شعر محرم لزدل شیدا می جو کہ کس نمی بخیم خاص عام گھر چن بازی سوز است رحمت تو از پی این روز است بمعنی برای عمر خدا اکین یک نظر سوے ما

فادہ معنی کفچہ خرد  
کے کس کو کہتے ہیں  
اور ذال دال سے بدل جاتی ہے  
جیسے استاد و استاد  
اور قاعدہ وال اور ذال  
پڑھنے کا اس باعی میں  
مندرج نہیں باعی آنا  
کلمہ لغوی سخن میرا  
نندہ و در معرض ذال  
ذال را بنشانند۔ قبل  
می آسا کن جز برای  
بود و دست و گردنہ  
وال معجم خوانند۔ اہل  
بلخ و غرغین کے نزدیک  
ذال معجمہ مطلق  
فارسی میں نہیں آتا  
اور بے تکلف قافیہ  
وال ذال جمع ہو جاتا  
ہے۔

اور کبھی حرف را آخر اسم سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے پس خفت پس اور د  
خفت و شتر مصرعہ مثیر و کم دنت اور آب سیاہ

## حرف الزا

زا کے معنی لغت میں مرد بسیار خوار وزن بد خو کہ میں اور فارسی میں  
چند معنی کے واسطے آتا ہے تبخیص جیسے مردی از رویان چنین گفت  
جیسے از خوف دشمنان با گریہ و ستم بایں جیسے تخت اظلا و فرج از گھر  
ابتدا جیسے از ہند تا سند رقم یعنی یہ جیسے غلان انفس خود خلی میکہ یعنی  
استغاثت جیسے کا عظیم از دست تو نظام یافت یعنی جنس جیسے شرف و شہا  
رومی ہزاران پرندہ زنجاب قائم گویم کہ چند و بعضی واسطہ جیسے نالہ عود  
از نفس مجہرست و پنج خوار زاحت پالا گریست اور جیم تازی اور جیم فارسی اور  
سین مملہ اور کبھی غنیمت سے تبدیل ہوتی ہے جیسے باز و باج پر شک و شک و یا  
وایاس و گریز و گریغ شرف و شک گریغ افادہ کشتہ بر تیغ و گریغ نایم لشکر  
اور کبھی حذف کیجاتی ہے جیسے آواز و آواہ اور زا امر زائیدن ہی اور زافاری  
جیم تازی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے کار و کاج ولا زور و ولا جورد

## حرف سین

لغت میں یعنی فرہ اور مؤسوف کے ہی اور فارسی میں را بھر اور جی  
مبجرا کہ کبھی صا مملہ اور کبھی ای ہے تو ز اور کبھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایس

وایاز و فرستہ و فرشتہ و کستی و کشتی و قفص و قفس و شست و شست و سد  
 و صد و آماہ و کاماس و خروس و مخروط و خروج اور آراست اور پیر است  
 کے مضارع میں یاے تھانی سے اور پیوست اور بست اور شکست کے  
 مضارع میں نون سے اور خواست اور کاست اور جست اور رست کے  
 مضارع میں ہاے ہوتے سے اور جست اور رست کے مضارع میں واو سے  
 اور گست کے مضارع میں لام سے بدل جاتی ہے اور زیست اور گز  
 کے مضارع میں حذف ہو جاتی ہے :

## حرف شین

لغت میں بمعنی مرد و دوزخ ہے اور اسماء فارسی میں جیم تازی اور سین مہملہ  
 بدلا جاتا ہے جیسے کاج کاش مشک مسک اور آخر کلمہ میں شین یا کن ضمیر مہملہ  
 واحد غائب کی ہے شعر (سعدی) یفرمود یفر و خندش بسیم کہ حم آمدن بن خیر تیم  
 اور کبھی ضاف الیہ ہوتا ہے شعر (سعدی) کسی اکہ خصلت تجر بود و شیرین خور  
 از تصور بود بمعنی خود (شعر) تہذو بہ طرث امی تارش و مگر لان پر قوی  
 سگارش و اور آخر صیغہ امر میں جب قبل شین کا کسور ہو تو افادہ حاصل ہو سکتا ہے  
 جیسے امیرش و آفریش و بخشایش و آمرزش اور زائد بھی ہوتا ہے جیسے شعر  
 (سعدی) کلاہ سعادت کی بر برش \* گلہ شیم تفاوت کی در برش \*

یہاں لفظ شین کے ساتھ  
 کلاہ سعادت کی بر برش  
 گلہ شیم تفاوت کی در برش  
 اور کبھی ضاف الیہ ہوتا ہے  
 از تصور بود بمعنی خود  
 سگارش و اور آخر صیغہ امر میں  
 جب قبل شین کا کسور ہو تو  
 افادہ حاصل ہو سکتا ہے  
 جیسے امیرش و آفریش و  
 بخشایش و آمرزش اور زائد  
 بھی ہوتا ہے جیسے شعر  
 (سعدی) کلاہ سعادت کی  
 بر برش \* گلہ شیم  
 تفاوت کی در برش \*

ش



## حرف صا و مہملہ

یہ حرف بھی منجملہ حروف ہشگنانہ مخصوصہ بان ع بی ہی اور صا و کرا گنا یہ صحیح  
کہنے سے اور استعارۃ صا و کو انگہ سے نسبت دیتے ہیں \*

## حرف ضا و

ضا و کے لغوی معنی مرغ آواز دہندہ اور خصوصاً کرسکے ہیں اور یہ حرف  
بھی منجملہ حروف ہشگنانہ عربی ہی \*

## حرف طا

طا کے لغوی معنی مرد حریص کہ ہیں اور یہ بھی حرف ہشگنانہ عربی  
میں سے ہی اور ادا ل مہملہ سے ملا جاتا ہے جیسے خطبہ و خدشہ و خرا و خرا  
(شعر) فرزا و استعاش خرا و رنہ کردہ است کجرونی نہاد \*

## حرف ظا

ظہا میں معنی زن کلان پستان کہ ہے اور منجملہ حروف عربی ہی \*

## حرف عین

عین کے لغوی معنی ناف شتر اور بیل اور ماوری اور پداری کہ ہیں اور  
علاوہ اسکے اور بہت سے معنی ہیں اور منجملہ حروف ہشگنانہ عربی ہی \*

## حرف غین

بمعنی ابرسیاہ کہ ہے اور کاف فارسی اور زائرجہ سے بل جوتا ہے جیسے لغام

ص

ض

ط

ظ

ع

غ

اس ترجمہ خزانہ فیوض استقامت بادشاہ کے کجروی کو خیرین کی ذات سے رندہ کردیا ہے یعنی در در دیا ہے



نیت در دھب کار کر او	نیت در خلق دل آزار کر او	مثل (شعر)
بنزویک من صلح بہتر کہ جنگ	اگر پیل زوری و گر شیر جنگ	نقی (شعر سعد)
کہ بخشش کرد و وہ باز نہ	مکافات دشمن کالش مکن	بلکہ (شعر سعد)
رفق بیا پر دی ہمسایہ در	حقاکہ باحقوبت فرخ بر بر	جواب تم (شعر سعد)
اسی ل نیش فستہ آخر کہہ ا	دینہ ہم ازینہ برین چہ جو	تسبیح (شعر سعد)
الا تاندار ہی رشتنن باک	گر شرع فتویٰ بد بہ ہلاک	بمعنی ہر (شعر سعد)
کہ رنگ جان ہیند	اسی سباست سز رو کہ	عطف (شعر سعد)
بفضلت کہ باران رحمت	خدا یا لربن بیت نامدار	دعا تہ (شعر سعد)
گر مرغ کہا بست کہ بال پر کر	ہر شہنشاہ جانی کہ بست شیر	سئلہ مخابا (شعر سعد)
<p>اول کاف اس شعر میں صلح کا ہی اور دوسرے مفاجات کا اور بعضوں نے کاف ثانی کو ہم کے معنی میں کہا ہی اور کاف صد کہ کاف تفسیر بھی کہتے ہیں اور مفاد کو توضیح داتر لے ہی۔ اسم موصوف موصول اگر نکرہ ہو اور اس کے بعد یہ کاف اس کے لئے تعریف و تخلص کا فائدہ دے گا اور اسم معرفہ ہو تو مفاد توضیح کا بخشش کا تردید کے معنی میں بھی آتا ہی جیسے یارب اینجا یا شتم کہ وہم اور زائدہ بطور ترکیب کے بھی آتا ہی اور ایسا کاف اکثر فعل کے بعد دو جملوں کے درمیان میں بھی آتا ہی اور کچھ دخل معنی میں نہیں کھتا مثلاً اور گفتہ کہ بیابنا و کثافت کن بعد اسم کے فائدہ تصغیر و فاعلیت و مفعولیت اور صد کی دیتا ہی اور کاف تصغیر بھی ترجمہ کو اس کے</p>		

نیت در دھب کار کر او  
بنزویک من صلح بہتر کہ جنگ  
کہ بخشش کرد و وہ باز نہ  
رفق بیا پر دی ہمسایہ در  
اسی ل نیش فستہ آخر کہہ ا  
الا تاندار ہی رشتنن باک  
کہ رنگ جان ہیند  
بفضلت کہ باران رحمت  
گر مرغ کہا بست کہ بال پر کر

نیت در خلق دل آزار کر او  
اگر پیل زوری و گر شیر جنگ  
مکافات دشمن کالش مکن  
حقاکہ باحقوبت فرخ بر بر  
دینہ ہم ازینہ برین چہ جو  
گر شرع فتویٰ بد بہ ہلاک  
اسی سباست سز رو کہ  
خدا یا لربن بیت نامدار  
ہر شہنشاہ جانی کہ بست شیر

مثل (شعر)  
نقی (شعر سعد)  
بلکہ (شعر سعد)  
جواب تم (شعر سعد)  
تسبیح (شعر سعد)  
بمعنی ہر (شعر سعد)  
عطف (شعر سعد)  
دعا تہ (شعر سعد)  
سئلہ مخابا (شعر سعد)

اول کاف اس شعر میں صلح کا ہی اور دوسرے مفاجات کا اور بعضوں نے کاف ثانی کو ہم کے معنی میں کہا ہی اور کاف صد کہ کاف تفسیر بھی کہتے ہیں اور مفاد کو توضیح داتر لے ہی۔ اسم موصوف موصول اگر نکرہ ہو اور اس کے بعد یہ کاف اس کے لئے تعریف و تخلص کا فائدہ دے گا اور اسم معرفہ ہو تو مفاد توضیح کا بخشش کا تردید کے معنی میں بھی آتا ہی جیسے یارب اینجا یا شتم کہ وہم اور زائدہ بطور ترکیب کے بھی آتا ہی اور ایسا کاف اکثر فعل کے بعد دو جملوں کے درمیان میں بھی آتا ہی اور کچھ دخل معنی میں نہیں کھتا مثلاً اور گفتہ کہ بیابنا و کثافت کن بعد اسم کے فائدہ تصغیر و فاعلیت و مفعولیت اور صد کی دیتا ہی اور کاف تصغیر بھی ترجمہ کو اس کے



اول ضمیر احد تکلف فاعلی اور میثم نامی مفعولی کی مثال ہو اور ضمیر اضافی کی مثال  
 یہی (شعر عربی) حالتی یا ہم کہ تکلفی من کا فرزند ہو کر او را از با ہم لیس فی تقی  
 اور ہم اور خود کے معنی بھی آتا ہے جیسے (شعر) اسی مرزبانی اعمال نو میدی  
 دوم از حسن عمل چون رسیدی از نگاہ بہ پیشال ہستم کے معنی کی ہو اور خود  
 معنی کی مثال یہی (شعر) چو من نام مردم بستی برم کہ گویم بخت بادوم  
 اور میثم نہی اکثر امر کے جیسے پرتا ہی مکن و مخور و من اور کبھی کلمہ غانیہ بھی  
 آتا ہے مثلاً مرا سو دکندا و اور اعداد کے و آخرین جو میثم ساکن آتا ہے او کو میثم  
 نسبت یا تخصیص میثم تعین محل احوال کہتے ہیں جیسے ہم و دوم سوم وغیرہ  
 اور زائد بھی آتا ہے جیسے (شعر) فی بستر ہستم مخیلان کی گرد و شش سپاہ  
 پیلان اور باعث قرب خراج با سے تبدیل ہوتا ہے جیسے غرت و عزم اور  
 جب دو کلموں کے دویم ایک جگہ جمع ہوں تو ایک کا حذف کر دینا جائز ہے جیسے  
 (شعر) در و غم کو من نہیں استخا و ریز بر دست وی نمین اور یہ قیاد حرد  
 مکرہ میں اکثر جاری ہے کچھ خاص میثم کی خصوصیت نہیں ہے اور میثم کبھی فون کے  
 ساتھ تبدیل ہوتا ہے جیسے کہیم و کجین بمعنی گریستوان اور غلے مجھے سے  
 تبدیل ہوتا ہے جیسے برخ و برم بمعنی تالاب اور غین مجھے سے تبدیل ہوتا ہے  
 پیانہ و پیخانہ اور فل سے جیسے غیر و غیر بمعنی خامہ نیز اور واسطے ثانیہ کے  
 بھی آتا ہے جیسے خانم و بیگم

۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



## حرف نون

لغت میں معنی ابھی و ششیر و نہ درخت اور دوات کے ہی اور مختصراً لفظ  
 کنون اور کنون کا ہی اور چاہے نہ سخاں اور ابرو کو اس سے تشبیہ دیا جاتی ہو  
 نون مفتوح قبل فعل کے علامت نفی کی ہے مثلاً نکر و نکر و نکر و نکر و نکر و نکر  
 وال ساکن کے جنی مضارع میں علامت جمع کی ہے جیسے کنند و گویند و کوزند و گفتند  
 اور نون ساکن جسکے قبل الف ہو اسم کے آخر میں علامت جمع کی ہے جیسے  
 دوستان و دشمنان اور نون متحرک قبل ہائے ہوز و یاء تختائی مجہول علامت  
 نفی کی ہے جیسے نہ و فی اور نون ساکن آخر کلمہ میں علامت مصدر کی ہے جیسے  
 کرون و گفتن اور کلام میں مکررتے سے فائدہ معنی اثبات کا دیتا ہے  
 (شعر) تاکون تراصل مہمات نخوانند و تشنید فضا ترجمہ لفظ ہم راہ اور آخر  
 میں بعد حرف مدہ و لیکن تلفظ اسکا بطریق غنہ کیا جاتا ہے جیسے بان و یون  
 و یون کو مریم سے تشبیہ ہوتا ہے جیسے یان یا م اور زائد بھی آتا ہے جیسے یاد و اش و یاد

## حرف واو

لغت میں معنی کوہان شتر اور عربی میں قسم کے واسطے آتا ہے جیسے ادا و  
 فارسی میں و قسم کا ہوتا ہے معروف مجہول جسکے قبل ضمیر خالص ہو معروف کہلائی  
 جیسے طور و نور و طور اور جسکے قبل ضمیر غیر خالص ہو تو مجہول ہی جیسے نور و نور  
 و شور اور قافیہ معروف کا مجہول کے ساتھ بھی صحیح ہے جیسے

لغت میں معنی ابھی و ششیر و نہ درخت اور دوات کے ہی اور مختصراً لفظ  
 کنون اور کنون کا ہی اور چاہے نہ سخاں اور ابرو کو اس سے تشبیہ دیا جاتی ہو  
 نون مفتوح قبل فعل کے علامت نفی کی ہے مثلاً نکر و نکر و نکر و نکر و نکر و نکر  
 وال ساکن کے جنی مضارع میں علامت جمع کی ہے جیسے کنند و گویند و کوزند و گفتند  
 اور نون ساکن جسکے قبل الف ہو اسم کے آخر میں علامت جمع کی ہے جیسے  
 دوستان و دشمنان اور نون متحرک قبل ہائے ہوز و یاء تختائی مجہول علامت  
 نفی کی ہے جیسے نہ و فی اور نون ساکن آخر کلمہ میں علامت مصدر کی ہے جیسے  
 کرون و گفتن اور کلام میں مکررتے سے فائدہ معنی اثبات کا دیتا ہے  
 (شعر) تاکون تراصل مہمات نخوانند و تشنید فضا ترجمہ لفظ ہم راہ اور آخر  
 میں بعد حرف مدہ و لیکن تلفظ اسکا بطریق غنہ کیا جاتا ہے جیسے بان و یون  
 و یون کو مریم سے تشبیہ ہوتا ہے جیسے یان یا م اور زائد بھی آتا ہے جیسے یاد و اش و یاد





رہا ندی چ زما وانی بدنامی رساندی اور جب کوئی اسم ایسا ہو کہ جس کے آخری اہم  
 ہو اور اس کے آخر میں یاے نسبتی لگانی منظور ہو تو بجائے اوس یاے نسبتی کے  
 واو کو ماقبل یاے اصلی کلمہ کے زیادہ کر دیتے ہیں جیسے دہلوی غزلوی اور بھی  
 قبل یاے ترید کے زائد آتا ہی جیسے (شعر) اگر چشمش نیارم بوسہ دادن  
 ویا رخ برکت پایش نہا دن اور جب و حرفی اسم لفظ مند کے ساتھ ملے ہو  
 تو بیچ میں د اور زائدہ لایا جاتا ہی جیسے تنومند اور برومند اور بامعے خدا اور بافکار  
 اور خا اور سہرہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت اور نشت دوم دپام ویاو  
 ویا نہ وطا ووس وطا ووس وکا ووس وکا ووس اور بھی حذف کیا جاتا ہی  
 جیسے خاموشی اور خاشی اور ہوش اور ش

## حرف ہا

ہا کے معنی اڑ کے کے ٹنہ پر طحانیا زانا اور اوسکی دو تھیں ہن او  
 اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہن دوم اصلی جسکو مخفی بھی کہتے ہن ہا اصلی جملہ  
 حالات میں بحال ہستی ہی جیسے گرہ و گرہما وزرہ و زرہما اور حالت تصغیر  
 میں مفتوح اور اضافت کی وقت مکسور ہو جاتی ہی جیسے گرہک و زرہک و گرہما  
 وزرہ من اور ہاے اصلی بروقت جمع ہونے دوسری ہا کے ساقط  
 کر دیا جاتی ہی جیسے لکینہا و لالہا و پیا لہا و جامہا و خامہا اور ہاے وصلیت  
 اظہار فتحہ قبل آخر کلمہ میں آتی ہی اور صرف چار جگہ اظہار کر سہ قابل لگاتی ہی یعنی

۵ (تجزیہ) اگر کوئی لفظ کو دو سے زائد کو بیان یا نہ کر سکے یا نہ بیان کر سکے

کہ وجہ دہ و سہ میں اور ہائے وصلی حافی مفصلہ ذیل کیواسطے آتی ہے  
 زائد اور یہ صرف فصاحت کیواسطے آتی ہے معنی سے کچھ علاقہ نہیں کھنٹی  
 میں جیسے گفتہ بودم و رفتہ بودم و آئینختہ و یافتہ اور اسم میں جنت وشتابہ  
 جیسے خانہ و جامہ سے اسی متاع و در و دیار و رجاں انداختہ گوہر و در و در جیب  
 زبان انداختہ اور او سکا نام ہے سکتہ بھی ہے۔ تصغیر یہہ ہا آخر اسم میں آتی  
 ہے جیسے بزغالہ اور گو سالہ و غزالہ (شعر) اسی داغ بزل زغم خال تو لالہ لہ لہ سر  
 ساخت آہو چشم غزالہ را ہائے جمہولی دو مضمون کے دریاں آتی ہیں  
 کردہ شد و شنیدہ شد و دیدہ شد۔ ہائے مفعولی کی مثال بستہ و شکستہ و  
 وچیدہ اور اسم میں بھی کہی ہائے مفعولی آتی ہے جیسے (شعر سعدی) نہ پی  
 در ایام اور نخبہ کہ نالہ زبید و سرخ بے تعین بدت کیواسطے جیسے کیا  
 ویکہ وزہ و یکشبہ کیاقت۔ الف و نون جمع کے بعد آتی ہے جیسے شانہ  
 و مردانہ اور او سکا نام ہائے نسبت بھی ہے تشبیہ جیسے دندانہ و شانہ و زبانہ  
 تخصیص جیسے زرینہ و تشیعینہ و کینہ۔ ہائے فاعلی جیسے کفندہ و ززندہ اور  
 بحال جمع یہہ ہا کاف فارسی سے لے جاتی ہے جیسے قند و فرنگان و ززندہ  
 و زندگان ہائے صفت جیسے نختہ و سوارہ و پیادہ ہائے عطفی و اتصال  
 و فعل یا چند فعلوں کے بیچ میں عطف و اتصال کیواسطے آتی ہے جیسے یاد کردہ  
 ظاہر کردہ می زید آمد و ظاہر کردہ اور کاف فارسی اور یا تحتانی اور کاف تانی







و موسیٰ و موسیٰ و عیسیٰ و عیسیٰ اور ایک قسم کی اور یا ہوتی ہی کہ فائدہ معنی امر کا دتی  
 ہی جیسے (شعر) فوڑ احمد ابندہ نو ار رحمی \* از چون چرا جھمبہ تر رحمی \* اسی حم کن  
 اور الف اور یا ہوتے بدلی جاتی ہی جیسے آرام و بیدارم و افروز و بفرار و ساہگان  
 وراثگان و شاہگان و شاہگان \*

## فصل در بیان مقدر و مخدو فی بعض الفاظ فارسی کے

بیان جوت مفرد زائدہ کا قبل اسکے بیان حرف تہی میں نہ کہ وہ ہو چکا ہی لیکن  
 یہاں ہ الفاظ مرکب زائدہ لکھے جاتے ہیں کہ جنکے معنی نہیں لیتے جاتے یہ  
 اونکی یہی ہی سر سر بردر مگر گاہ ہم ہی کیے یک اور رافر فرد است  
 درون اندرون اندر دگر ہمیدون آن من باز خود بس بدون  
 مثال سر و فرزند کی فردوسی سے شعر بنجام خوشنشین بابر نہر \* بکشت از غم  
 جفت بیداد و ہر \* مثال در و بر زاند کی سعدی \* شبی بکشت از غم در گد  
 بکین وجاہ از ملک در گذشت \* مثال گاہ زائد امیر خسرو سے روز و شب  
 بگہ بکشت گاہ \* و مرید و بی بی بیان ماہ \*

نام شاعر	نام حرف زائد	مثال	مگر
لا اعلم	ایضا	نور خیر بزم نباتد مگر صبا سستی عدالتک گاہ گاہ بیدار بک	لیکن مرابا انشک کہ بربق پیشی کرنی یکی ز دو گیل و دین

یہاں ہ الفاظ مرکب زائدہ لکھے جاتے ہیں کہ جنکے معنی نہیں لیتے جاتے یہ  
 اونکی یہی ہی سر سر بردر مگر گاہ ہم ہی کیے یک اور رافر فرد است  
 درون اندرون اندر دگر ہمیدون آن من باز خود بس بدون  
 مثال سر و فرزند کی فردوسی سے شعر بنجام خوشنشین بابر نہر \* بکشت از غم  
 جفت بیداد و ہر \* مثال در و بر زاند کی سعدی \* شبی بکشت از غم در گد  
 بکین وجاہ از ملک در گذشت \* مثال گاہ زائد امیر خسرو سے روز و شب  
 بگہ بکشت گاہ \* و مرید و بی بی بیان ماہ \*

مثال		نام حرفت اند نام شعر	
یکے اس شعر میں نے اندھی اور ابل ماری المندر سے شہریتہ راندہ استعمال کرتے ہیں *			
مرحلقہ قریع مصطفیٰ را فرایا دناور و آن فرزا روزی غم سیدی فرودش خست نشانہ بنگ اندرون بیاید بقدرش اند فرود دگر نامور مکی گومبار ابوبکر شمع عثمانیغ	یک چاشنی زور و را سیح زری اپنی بہارا فرود خورشیم غم اند فرزا بودست خریکہ دم نمود خست نائیکہ بنگ کام جو دلاور کہ باری تھو زور مرا نام باید در سلیم شہر ہمیدین بن چشم شمع	یک امیر خسرو از و را خاقانی فر فرودوسی است حسینی اندرون امیر خسرو اندرو از سعدی دگر ایضا نظامی	
سحر گمان ناگمان بہاران			
ازین در مباد اشد کہ تاباز گویند صاحب دلا گلگونہ قدسیان بسیر کشتی جان دبستان	توئی آنکہ تان منم با ولی نظم کردم نام فلان خود خون مطہر عیان عقل شرع تو در بای خو	من نظامی باز سعدی خود و بس خاقانی نظامی	
مناخترین کے محاورہ میں لفظ برون ہمدون میر کی بہت کم رائد آتا ہے			

۱۔ زخمی ہوا  
۲۔ دگر نامور مکی گومبار  
۳۔ ابوبکر شمع عثمانیغ  
۴۔ فرایا دناور و آن فرزا  
۵۔ روزی غم سیدی فرودش  
۶۔ خست نشانہ بنگ اندرون  
۷۔ بیاید بقدرش اند فرود  
۸۔ دگر نامور مکی گومبار  
۹۔ ابوبکر شمع عثمانیغ  
۱۰۔ سحر گمان ناگمان بہاران  
۱۱۔ ازین در مباد اشد  
۱۲۔ کہ تاباز گویند صاحب دلا  
۱۳۔ گلگونہ قدسیان بسیر  
۱۴۔ کشتی جان دبستان  
۱۵۔ غم سیدی فرودش  
۱۶۔ خست نشانہ بنگ اندرون  
۱۷۔ بیاید بقدرش اند فرود  
۱۸۔ دگر نامور مکی گومبار  
۱۹۔ ابوبکر شمع عثمانیغ  
۲۰۔ سحر گمان ناگمان بہاران  
۲۱۔ ازین در مباد اشد  
۲۲۔ کہ تاباز گویند صاحب دلا  
۲۳۔ گلگونہ قدسیان بسیر  
۲۴۔ کشتی جان دبستان

# الفاظ مخفف کے بیان میں

بعض الفاظ ایسے ہیں کہ جنکے بعض اصلی حروف بہت کثرت استعمال  
 کر گئے ہیں اور جو حروف باقی رہ گئے ہیں انھیں سے ترکیب پاکر وہ اسم  
 مخفف بولا جاتا ہے تفصیل از کی فہرست ذیل سے معلوم ہوگی ۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت
کوہ	کُتہ	ناگاہ	ناگاہ	گتہ	گتہ
بود	بدو	گوہر	گوہر	گتہ	گتہ
ستو	عاجزہ	ناگاہ	ناگاہ	گتہ	گتہ
شکوہ	شکۃ	انگاہ	انگاہ	گتہ	گتہ
ہنوز	ہنوز	دہان	دہان	گتہ	گتہ
ہرگز	ہرگز	شاہ	شاہ	گتہ	گتہ
گروہ	گروہ	ایستاد	ایستاد	گتہ	گتہ
انبوہ	انبوہ	استاد	استاد	گتہ	گتہ
اندوہ	اندوہ	شاہ	شاہ	گتہ	گتہ
اکنون	اکنون	خوشید	خوشید	گتہ	گتہ
واموش	واموش	سہ	سہ	گتہ	گتہ



لفظ اصلی	لفظ مخفف	لیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	لیفیت
خاموش	خاموش	خاموش	راہ	راہ	راہ
وامان	وامان	وامان	جاہ	جاہ	جاہ
افراطون	افراطون	افراطون	گاہ	گاہ	گاہ
ارغون	ارغون	ارغون	پنن	پنن	پنن
ایک	ایک	ایک	چون کن	چون کن	چون کن
بیرون	بیرون	بیرون	چون این	چون این	چون این
نہا	نہا	نہا	ہفتا	ہفتا	ہفتا
ہشتاد	ہشتاد	ہشتاد	چہل	چہل	چہل
چون او	چون او	چون او	افغان	افغان	افغان
			زمین	زمین	زمین

واقع ہو کہ بعض لفظ اصلی لفظ مخفف سے فصیح تر شمار کیے جاتے ہیں جسے  
 گوہ شکوہ سہوہ انبوہ ہمنوز ہرگز اور بعض الفاظ مخفف اپنی اصل سے  
 فصیح زیادہ شمار کیے جاتے ہیں جیسے چنان چہن چون ناگاہ ناگمان دہنزد  
 لفظ اولوں صورت میں درجہ اسات کا کہتے ہیں جیسے اگون کنون خاموش خاموش  
 فراموش فراموش اور یہ الفاظ مفید ہیں اور متوسط ہیں اور تاخرین سبکجاوہ میں سے ہیں

اول بعض الفاظ مخفف مقدمین کے ایسے ہیں کہ جنکو متاخرین استعمال  
نہیں کرتے جیسے نہیں نہان سے جہن جہان سے گروہ سے  
شد شذیت سے برجن برچین سے استن استین سے تاند تاند سے  
سگجان سنگ جان سے دخت دختر سے پس پس سے شکر شکر  
سے جنی جوان سے چش چشم سے ہنر ہنوز سے ہز ہز سے

## بیان مقدماتین

حال مقدر ہونے الفاظ کا بعد کاف بیانہ ووا و عاطفہ کے حروف  
بتجہ میں مذکور ہو گیا لیکن یہاں بھی کچھ حال الفاظ مقدر کا لکھا جاتا ہے  
واضح ہو کہ جو ہم کہ اوپر لفظ یک آوے لفظ مقدر کا وہاں مقدر ہو  
جیسے مصرعہ کچھ نیم وزن غافل زان ہنیشم ع غافل احتیاط نفس  
کی نفس مباحش اور بعد لفظ بالفظ وجود مقدر ہوتا ہے جیسے شعر لفظ  
گہی چنیں گوہر خانہ خیر جو بوطالبی اکنی سنگریزہ اور علی ہذا جب نیچ  
پایا جاتا ہے وہاں جملہ بلکہ عبارت کی عبارت مقدر ہوتی ہے جیسے سعدی  
عقد ناز بر بندم چہ خورد بباد دفر زدم یعنی چن غیت ناز مسکینہ از بن خبا  
خاطر پریشان میشود چہ خورد بباد دفر زدم (عربی) بخط استوا کن حرکت و آفتاب  
چہ ریزہ چمن یعنی چہ در تیر وید در بہمن یعنی آفتاب و سکا ہمشہ خط استوا پر  
حرکت کیا کرتا ہے بخلاف اس آفتاب کے کہ تیر و بہمن میں حرکت نہیں کرتا اور

۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۲۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۳۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۴۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۵۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۶۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۷۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۸۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۱۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۲۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۳۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۴۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۵۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۶۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۷۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۸۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۹۹۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں  
۱۰۰۔ بعض الفاظ مقدماتین ہیں

اسی طرح مجھ نے ورت بعد کلمہ شرط کے جزو مقدمہ ہوا اگر اہی شعر نظامی سے  
گرا دیدیاریگری شہر یار و گرنہ تباراج فرست این یار و لفظ فوہو لمر و جو خدائے  
شرط کی ہی مقدمہ ہی اگر ایک لفظ مصرعہ اول میں لایا جاوے مصرعہ ثانی میں بھی ضرورت  
اور سکے لائن کی ہو اور تنگی وزن سے گنجائش اور سکے لائن کی نہ ہے  
تو اس لفظ کو دوسرے میں مقدمہ مان لیتے ہیں اور یہ کلام سعدی میں بہت  
شائع ہے ہر کہ جنگ آرد بخون خوش باریں میکند روز میدان آنگہ بگریز و جنگ  
تو یہاں مصرعہ ثانی میں بھی لفظ باریں میکند مقدمہ ہے و ناشرانی را چو بینی سختیاز  
عاقلان تسلیم کردند خست یار و اسکے یہ معنی ہیں کہ جاسیکہ ناشر سختیاز خواہی  
استخا اینم خواہی دید کہ عاقلان تسلیم اختیار کردہ اند۔ اور اسی طرح جب بامعہ  
بنام ازید کے اور آخاز کتاب میں آوے تو اس کے معنی استد اسکیم یا آخاز اسکیم  
کے ہو جاتے ہیں جیسے نظامی سے بنام بزرگ ازید و ادبخش کہ از از بزرگ  
و ادبخش و فروسی سے بنام ہاندریاس بزرگ و ادبخش و ادبخش و ادبخش  
اور لفظ باد بھی بمقام عائد آتا ہے جیسے عرفی سے یا سید محبتان تو بمقتضی  
و ذبا و حسن و ان لای و یہاں لفظ باد مقدمہ بھی مقصود کنیز باد و حسن و ان لای

فصل در بیان محبت بعض الفاظ فارسی

ہست اور نیت کو اصل میں لفظ نیت سے بنایا ہی جس کے معنی موجود کے

ہیں اسطر سے کہ الف لفظ ایست کو ہاے ہوز سے تبدیل کیا ہیست ہو  
 او سبھ ہیست میں سے بسبب کثرت استعمال کے یا اگر گئی ہست ہو گیا او سبھ  
 اس ہا ہوز ہست کو الف سے تبدیل کیا تو ہست ہو گیا اور اسطر حسنیٰ کی  
 اصل نہ ایست ہی الف بسبب کثرت استعمال کے گر گیا ایست ہو گیا جسکے معنی قائم  
 یا غیر موجودگی کے ہیں لیکن اکثر کو اس کے معنی بھی محض نسبی اعدادم کے رہ گئے باقی  
 اصل بود تھی جو صیغہ مضارع ہی الف عاصیہ قبل حرف اخیر زیادہ کیا بود ہو گیا۔  
 شود سے شود لیکن بھر بسبب کثرت استعمال حذف ہو گیا بودہ گیا لفظ ایست  
 بجائے فارسی مشہور ہی لیکن اصل میں نہت تکاف عینی ہی کس لئے کہ جب وہ خود لفظ  
 عینی ہی تو او سمین حرف مخصوص فارسی کا آتا غلط ہی نہ سکونہ اگرچہ لفظ فارسی ہی لیکن  
 تکاف تاریخی سکونہ صحیح ہی۔ رستم بقسم کے مملکت جو نام پہلوان ایران ہی محض غلط مشہور  
 کس لئے کہ صحیح نام او کا بفتح رائے مملکت یعنی رستم ہی۔ اور جہ اس شمس کی ہیہ ہی کہ جب  
 او سکی بان و داہنہ تر خراب کا ملی کو درہ شروع ہوا تھا تو شدت درہ کو بت بجا ہی  
 تھی لیکن جب وضع حمل کیا تو بے اختیار زبان فارسی میں چڑا سکی بان درہی تھی لفظ رستم  
 یعنی میں نے تکلیف درہ سے ہائی پائی منہ سے نکالا چنانچہ کو کون نے وہی نام  
 او سکے لڑکے کا رکھ دیا اور دو مرتبہ متعین تھا لفظ نوشیروان نام بادشاہ ایران ہی  
 مشہور ہی کس لئے کہ نام او سکا نوشیروان ہی اور جہ اس شمس کی ہیہ ہی کہ قبل از  
 ولادت او سکے باپ نے تمام سامان عیش و طرب مہیا کر لیا تھا جب بچہ تولد فرما دیا

گوش زد ہو اور کار پردازان مجلس طرب کو حکم دیا کہ نوشین دان یعنی نوہ شراب  
 نوشین دان کنی ہی فقہ و حکام ہو گیا ورنہ او کا دوسرا کم سری بن قبا تھا اکثر استعمال  
 نوشین دان نوشین دان ہو گیا۔ بغداد کی و تہ تسمیہ کی یہی کہ در اصل نام او کا مانج  
 یعنی وہ مانج حسین نوشین دان اور سی کیا کرتا تھا اکثر استعمال سے الف مانج کا گیا  
 بغداد ہو گیا۔ گرسنہ بسکون اے مہود گرسنہ لفتح لے مہود و نوں طرح صحیح ہی  
 مثال وسط صحت بیان اول کے سعدی ۵ و بحرانی فتہ انجلیکت ۶ گرسنہ پسند  
 ملک نیمروز مثال واسطے تصحیح بیان دوم کے۔ نظامی ۵ گرسنہ چو یا تیر خاکیا  
 بضرورتین لقرہ و ثناب اور لفظ سخن لفتح خا و ضم خا و نوں طرح صحیح ہی مثال  
 سعدی ۵ سخن اسرت امی خرمند بن ۶ میا و سخن در میان سخن ۶ مثال دیگر  
 درین سخن کیست عاشق سخن ۶ کہ عشقی نو زید با شمر بن ۶ اور اس طرح پر لفظ کہں بضم کہں  
 و فتح ہاے ہوز و نوں طرح صحیح ہی مثال کہں مضموم ۵ کہں گلن اور ہٹ نوتا کہں  
 ہر چہ کن کیست کہ گوید کہں ۶ مثال کہں مضموم ۵ اور ہٹ بہار از سر نو با جبین ۶  
 آئین در آئینہ شد خاک کہں ۶ لفظ بہن بسکون ہاے ہوز و فتح ہاے ہوز و نوں  
 طرح پر جائز اور صحیح ہی مثال سکون سعدی ۵ چہان بہن خاں کہ گستر کہہ کی غم و وفا  
 قسمت خود بہ مثال مفتوح امیر خسرو ۵ لعل از لالہ بروی چین ۶ چون گل ہو  
 ہمہ گرد و بہن ۶ گنجشک یعنی چڑیا بکاف فارسی اول صحیح ہی اور بکاف تازی غلط مشہور  
 دیا بچیم فارسی مشہور ہی اصل میں بہا بہ لفظ عربی ہی کہ جسکے معنی خسار و ہین اور جمع

یعنی نوہ شراب  
 نوشین دان کنی ہی  
 فقہ و حکام ہو گیا  
 ورنہ او کا دوسرا کم  
 سری بن قبا تھا  
 اکثر استعمال  
 نوشین دان  
 نوشین دان ہو گیا  
 بغداد کی و تہ تسمیہ  
 کی یہی کہ در اصل  
 نام او کا مانج  
 یعنی وہ مانج حسین  
 نوشین دان اور سی  
 کیا کرتا تھا اکثر  
 استعمال سے الف  
 مانج کا گیا  
 بغداد ہو گیا  
 گرسنہ بسکون  
 اے مہود گرسنہ  
 لفتح لے مہود و نوں  
 طرح صحیح ہی  
 مثال وسط صحت  
 بیان اول کے  
 سعدی ۵ و بحرانی  
 فتہ انجلیکت ۶  
 گرسنہ پسند  
 ملک نیمروز  
 مثال واسطے  
 تصحیح بیان  
 دوم کے۔ نظامی  
 ۵ گرسنہ چو یا  
 تیر خاکیا  
 بضرورتین  
 لقرہ و ثناب  
 اور لفظ سخن  
 لفتح خا و ضم  
 خا و نوں طرح  
 صحیح ہی مثال  
 سعدی ۵ سخن  
 اسرت امی خرمند  
 بن ۶ میا و سخن  
 در میان سخن  
 ۶ مثال دیگر  
 درین سخن کیست  
 عاشق سخن ۶ کہ  
 عشقی نو زید با  
 شمر بن ۶ اور اس  
 طرح پر لفظ کہں  
 بضم کہں  
 و فتح ہاے ہوز  
 و نوں طرح  
 صحیح ہی مثال  
 کہں مضموم ۵ کہں  
 گلن اور ہٹ نوتا  
 کہں ہر چہ کن  
 کیست کہ گوید کہں  
 ۶ مثال کہں  
 مضموم ۵ اور ہٹ  
 بہار از سر نو با  
 جبین ۶ آئین در  
 آئینہ شد خاک کہں  
 ۶ لفظ بہن  
 بسکون ہاے ہوز  
 و فتح ہاے ہوز و  
 نوں طرح پر  
 جائز اور صحیح  
 ہی مثال سکون  
 سعدی ۵ چہان  
 بہن خاں کہ گستر  
 کہہ کی غم و وفا  
 قسمت خود بہ  
 مثال مفتوح  
 امیر خسرو ۵ لعل  
 از لالہ بروی چین  
 ۶ چون گل ہو  
 ہمہ گرد و بہن  
 ۶ گنجشک یعنی  
 چڑیا بکاف فارسی  
 اول صحیح ہی اور  
 بکاف تازی غلط  
 مشہور دیا بچیم  
 فارسی مشہور ہی  
 اصل میں بہا بہ  
 لفظ عربی ہی کہ  
 جسکے معنی خسار  
 و ہین اور جمع



او کی دہاچ آئی ہے غنچہ بچیم فارسی شہور ہے اور اصل و سکی غنچہ بچیم نامی ہر شعر  
 و دلکش گرچہ در حال زور و خیر شدہ دو کار و خوشبوی چن غنچہ شدہ رشک مع او کا  
 سک کبیرہ ہم و سکون سین مہملہ اور رشک ضمیم و کسرہ ہم و دونوں طرح صحیح  
 ہے کسستن ضمیم کان و فتح حرف ثانی صحیح ہے اور کبیرہ نامی غلط شہور ہے اسلئے کہ  
 سطلق او کا گت اور بت کے ساتھ ہم قافیہ کیا جاتا ہے او کلفط برہنہ فتح  
 مہملہ سکون سا مہملہ و دونوں طرح صحیح ہے امیر خسرو بہنہ گشتہ نکل باغ پادشا  
 خس کسی از روی لاغ و سعدی شکوہ گاہ سگفتہ است گاہ خوشیدہ و درخت گاہ  
 برہنہ است گاہ پوشیدہ و او معنی حاکم یا عادل اصل میں او در تھا ایک ال کرت  
 استعمال سے گر گئی بلہوس اسکو بعض لوگ بوالہوس لکھتے ہیں وہ صحیح ہے و او الف  
 غلط ہے۔ مہوش و او معنی درست ہے کس لئے کہ یہ مصدر شست کا مفعول ہے  
 جسکے معنی بخود و ہوش ہونیکے ہیں۔ اور فارسی میں کہ ط خرم و فرخ کے کوئی  
 لفظ مشد و نہیدن کہا ہے مگر بوقت ضرورت شعی کے لفظ مخفف کو مشد کر لیتے ہیں  
 و بدر یختان بہ پارہ کردہ عمل میں کہ فولاد باخاہ کردہ لفظ نظارہ و نشہ مخفف اور  
 مشد و دونوں طرح پرستل ہوا ہے گل از بہر نظری رہ کردہ قباہی بہر اصل یہ کردہ  
 نظارہ کنان شہر می لشکر می بکین انصاف بکندی بہ نور عم ز قوم جتا بہر  
 پیشہ ہیں مگر فارسی انکو مخفف کے استعمال کے ہیں لفظ خضر کا کہ اول سکون فی ذیل  
 میں مروج ہے اگر اصح بفتح اول و کثرانی جو خضر کردہ دونوں صورتوں کلام میں مذکور کیا جاتا ہے

اگر کسی  
 غنچہ بچیم  
 رشک مع او  
 کبیرہ ہم  
 سکون سین  
 مہملہ اور  
 رشک ضمیم  
 کان و فتح  
 حرف ثانی  
 صحیح ہے  
 اور کبیرہ  
 نامی غلط  
 شہور ہے  
 اسلئے کہ  
 سطلق او  
 کا گت اور  
 بت کے  
 ساتھ ہم  
 قافیہ کیا  
 جاتا ہے  
 او کلفط  
 برہنہ فتح  
 مہملہ سکون  
 سا مہملہ  
 و دونوں  
 طرح صحیح  
 ہے امیر  
 خسرو بہنہ  
 گشتہ نکل  
 باغ پادشا  
 خس کسی  
 از روی لاغ  
 و سعدی  
 شکوہ گاہ  
 سگفتہ است  
 گاہ خوشیدہ  
 و درخت گاہ  
 برہنہ است  
 گاہ پوشیدہ  
 و او معنی  
 حاکم یا  
 عادل اصل  
 میں او در  
 تھا ایک ال  
 کرت  
 استعمال سے  
 گر گئی  
 بلہوس اسکو  
 بعض لوگ  
 بوالہوس  
 لکھتے ہیں  
 وہ صحیح ہے  
 و او الف  
 غلط ہے۔  
 مہوش و او  
 معنی درست  
 ہے کس لئے  
 کہ یہ مصدر  
 شست کا  
 مفعول ہے  
 جسکے معنی  
 بخود و ہوش  
 ہونیکے ہیں۔  
 اور فارسی  
 میں کہ ط  
 خرم و فرخ  
 کے کوئی  
 لفظ مشد  
 و نہیدن  
 کہا ہے مگر  
 بوقت  
 ضرورت  
 شعی کے  
 لفظ  
 مخفف کو  
 مشد کر  
 لیتے ہیں  
 و بدر  
 یختان بہ  
 پارہ کردہ  
 عمل میں  
 کہ فولاد  
 باخاہ  
 کردہ  
 لفظ  
 نظارہ  
 و نشہ  
 مخفف اور  
 مشد و  
 دونوں  
 طرح  
 پرستل  
 ہوا ہے  
 گل از  
 بہر  
 نظری  
 رہ کردہ  
 قباہی  
 بہر اصل  
 یہ کردہ  
 نظارہ  
 کنان  
 شہر می  
 لشکر می  
 بکین  
 انصاف  
 بکندی  
 بہ نور  
 عم ز  
 قوم  
 جتا بہر  
 پیشہ  
 ہیں  
 مگر  
 فارسی  
 انکو  
 مخفف  
 کے  
 استعمال  
 کے ہیں  
 لفظ  
 خضر کا  
 کہ اول  
 سکون  
 فی ذیل  
 میں  
 مروج  
 ہے اگر  
 اصح  
 بفتح  
 اول  
 و کثرانی  
 جو  
 خضر  
 کردہ  
 دونوں  
 صورتوں  
 کلام  
 میں  
 مذکور  
 کیا  
 جاتا  
 ہے

الف محدودہ کہ جو اکثر جمع یا صد وغیرہ میں آتا ہی اور کسی رسم خط عربی میں نہیں ہوتا ہے  
بعد تحریر الف کے، یعنی خط مخفی واسطے اظہار مد کے اور لکھ دیتے ہیں مگر کسی  
بہتر کہتے ہیں جیسے ضعفا استغنا الا صحرا بیدا لیکن حالت اضافت اور زو  
میں وہ ہمزہ کسور پھر آجاتا ہی۔ جیسے ضعفا نہ فراتر شہر صحرا فرات وغیرہ اور کبھی یہ ہمزہ  
یا تختانی کے ساتھ تبدیل آجاتی ہی جیسے ضیاے مغربی و ضفایے شہر  
جس طرح سے کہ عربی میں توابع مہمل آتے ہیں سطر حنفی میں بھی آتے ہیں  
جیسے شب تب تال مال یعنی ریزہ ریزہ اور تار مار یعنی پشیمان سے ہی بسائیز ہا  
جباران تال مال از دعا می غمخواران جو کلمہ کہ جس کے مخالف یا یا تختانی یا یا  
ہمزہ ہوتی ہی وہ بوقت اضافہ ہونے یا نسبتی کے واسطے بی حالی ہی جیسے  
سے تضوی اور دہلی سے دہلوی اور گنبد سے گنجوی اور کبھی ہا ہمزہ کو ذہبی کر دیتے  
ہیں جیسے کہ سے کی بنگالہ سے بنگالی اور کبھی اوسی ہا سے ہوز کو کاف فارسی  
بدل دیتے ہیں جیسے خانہ سے خانگی پردہ سے پردگی اور کبھی یا نسبت  
کے اول ان زیادہ کر دیتے ہیں جیسے حقانی ربانی اور کبھی یا آخر  
کلمہ کو بوقت نسبت نہ امی ہجرہ اور الف سے بدل کر لیتے ہیں جیسے ی  
رازی اور کبھی صرف یا نسبت کے قبل ز زیادہ کر دیتے ہیں مگر وہ

میں نے اپنے اس غمزدہ دل کو

